قمر الاسلام

مرتب:

حاجی قمر الزماں کمبوہ

کتاب قمر الاسلام فی سبیل اللہ

وحید کلاتھ، رفیع کلاتھ المعروف حاجی قمر دی ہٹی کپڑے والے

گلی زرگراں مین بازار شیخوپورہ فون موبائل 0322-7196140

انتسابِ کتاب

یہ کتاب ''قمرالاسلام'' صرف اور صرف ہم نے حضوراکرم ﷺ کی اُمت کے نفع اور د ونوں جہانوں میں کامیابی کے لیے لکھی ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ ہر مسلمان بہن اور بھا ئی اِس کو ایک بار ضرور پڑھیں تا کہ آپ کو بھی فا ئدہ ہو اور ہم بھی اپنے رب سے اچھی اُمید رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا اور تمہارا حامی و ناصر ہو۔

فقط ... حاجی قمرالزماں کمبوہ۔

نام کتاب:..........قمر الاسلام

مؤلف:..........حاجی قمر الزمان

صفحات:..........304

تاریخ طباعت..........1 مارچ 2015ء

ناشر..........حاجی قمر الزمان دی ہٹی کپڑا فروش، صرافہ سٹریٹ
مین بازار شیخوپورہ فون نمبر: 0322-7281544
0321-7998208-0322-7196140

ملنے کا پتہ: وحید کلاتھ، رفیع کلاتھ المعروف حاجی قمر دی ہٹی
گلی زرگراں مین بازار شیخوپورہ

طالب دعا: حاجی قمر الزمان مع اہل وعیال وعامۃ المسلمین

پرنٹرز: آئی این آئی پرنٹرز پبلشرز
اردو بازار لاہور 0321-5926380
0331-4299323

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

ہر دانائی کی بات مسلمان کا گم شدہ سرمایہ ہے جہاں سے مل جائے قبول اور محفوظ کر لینا چاہیے پاکیزہ ہے وہ مجلس جس میں دین کی باتیں ہوں مقدس ہے وہ انسان جو دین کی باتیں کرے اور پاکیزہ ہیں وہ لوگ جو دین کی باتیں سنیں مسلمان کے ذمہ ہے کہ دین کی کوئی بات سننے کے بعد اسے دوسروں تک پہنچائے راقم الحروف زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہے لیکن میرا ذوق یہ ہے کہ زندگی میں جو اچھی اچھی باتیں سننے میں آئی ہیں انہیں دوسروں تک پہنچایا جائے پہلے تو زبانی طور پر پہنچاتے رہے اور اب ارادہ کیا کہ ان باتوں کو کتابی شکل دے کر عام کیا جائے تاکہ ہمارے بعد بھی بطور صدقہ جاریہ لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اس لئے بھی اس عملِ خیر کو ضروری سمجھا۔ یہ تمام باتیں میری زندگی کا نچوڑ ہیں۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہوں اس لئے عین ممکن ہے کہ اس کتاب میں کوئی ایسی بات لکھی گئی ہو جو سند کے اعتبار سے مضبوط نہ ہو اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ اگر کوئی ایسی صورت نظر آئے تو ضرور اطلاع بخشیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے۔

کتاب میں کچھ ایسی نظمیں یا اشعار اردو اور پنجابی زبان میں درج

کئے گئے ہیں جن کا تعلق آخرت کی فکر سے ہے اگر کتاب کو مفید پاؤ تو بذریعہ ڈاک یا ٹیلی فون اطلاع دے کر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ ایسے بھائیوں سے خصوصی دعا کی درخواست ہے جن کو یہ کتاب پڑھ کر آخرت کی فکر پیدا ہوئی ہو۔

یادداشت: کتاب ہذا میں اکثر باتیں رائے ونڈ والی تبلیغی جماعت سے متعلقہ ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ کچھ وقت تبلیغی جماعت کے ساتھ لگا کر اس کارِ خیر سے ضرور فیض حاصل کریں۔

کتاب ہذا میں جو نظمیں یا اشعار درج کئے گئے ہیں وہ دو کتابوں یعنی گردشِ ایام اور منزلِ حق سے لیئے گئے ہیں یہ کتابیں مکتبۃ الحسن حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور سے دستیاب ہیں۔ عربی عبارت کو علماء کو سنا کر یا پوچھ کر صحت لفظی کے ساتھ پڑھیں۔

فقط والسلام

طالب دعا

محمد قمر الزمان

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَاتُ (الحدیث)

بیشک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

نیت کرنا

☆ میں اللہ کا خلیفہ ہوں۔

☆ میں نبیؐ کا نائب ہوں۔

☆ میں کتاب اللہ کا وارث ہوں۔

آج تک اِس نسبت کے بغیر میں نے جو زندگی گزاری ہے اس پر توبہ استغفار کرتا ہوں اور آئندہ اس بات کا عزم ارادہ کرتا ہوں کہ میں انشاء اللہ اللہ کا خلیفہ بن کر نبی کریمؐ کا نائب بن کر اور کتاب اللہ کا وارث بن کر زندگی گزاروں گا اور ساری اُمت کو اس پر لانے کے لئے ساری دنیا میں سفر کروں گا۔

☆☆☆

ربّ سے مانگ سب سے نہ مانگ

☆ دل کا حال دل بنانے والا جانے یا دل والا جانے۔

☆ جو بھائی سچے دل سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

☆ جو بھائی دین کی نسبت سے ہجرت کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

☆ جو بھائی حج کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

☆ جو بھائی من چاہی زندگی بسر کرتا ہے وہ کبھی سکھ نہیں پاتا۔

☆ جو بھائی رب چاہی زندگی بسر کرتا ہے وہ کبھی دُکھ نہیں پاتا۔

☆ بندے کا کام ہے اللہ کی بندگی کرنا جو بندہ اللہ کی بندگی سے جی چراتا ہے وہ بندہ نہیں ہے وہ گندہ ہے۔

جس نے دی ہے زندگی اس کی ہی جب مانے نہ تُو
سوچنے کی بات ہے کہ پھر کیا ہے زندگی
بندگی کے واسطے تجھ کو ملی ہے زندگی
نہ کرے جو بندگی وہ بے حیا ہے زندگی

☆ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان لو اور نبی کریمؐ کے طریقہ پر آجاؤ تو اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے گے۔

جنت:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

یہ صرف زبان کا بول نہ ہو دل کے اندر کی حقیقت ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا میں کامیابی دیں گے۔ عذابِ قبر سے بچ جاؤ گے۔ جنت ملے گی حوریں ملے گی باغات ملیں گے۔ سونے چاندی کے محلات ملیں گے ہمیشہ ہمیشہ کی صحت ملے گی۔ جوانی ملے گی۔ حسن جمال ملے گا۔ جنت کیسے ملیں گی کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر نبی کریمؐ کے طریقوں پر چلے گا:

☆ دنیا ہے کام کی جگہ قبر ہے آرام کی جگہ اور جنت ہے انعام کی جگہ۔

☆ آپ ﷺ کا طریقہ ایک چمکتا دمکتا ایک مہکتا گلاب ہے۔

☆ اُوپر آسمانوں میں ہمارے اللہ غفور رحیم اور نیچے ہمارے محمدؐ رؤف رحیم۔

☆ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین۔

☆ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین

دنیا تو نو چیزوں سے قائم ہے۔

(۱) اللہ رحیم کی رحمت (۲) نبی کریمؐ کی رسالت (۳) صحابہ کرامؓ کی اطاعت اور جانثاری (۴) حکماء کی عقل و حکمت (۵) عابدوں کی عبادت (۶) عالموں کی نصیحت اور عزت (۷) بادشاہوں کی سیاست و عدالت (۸) بہادروں کی شجاعت و شہادت (۹) کریموں کی سخاوت۔

کام کیا ہے؟: کیونکہ پیارے نبی علیہ السلام سے یہ کہلوایا گیا: ”آپ ﷺ کہہ دیجئے میرا کام یہ ہے کہ میں لوگوں کو بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ میرا بھی یہ کام ہے اور میرے امتیوں کا بھی یہی کام ہے۔“ (القرآن) جب میں نبی علیہ السلام کا امتی ہوں پھر میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کام والا ہوں۔

☆ میں تو حضور کے کام والا ہوں۔

☆ جو اچھی بات سنو لکھ لو اور جو لکھو اُسے حفظ کر لو اور جو حفظ کر لو اُس کو بیان کرو۔

☆ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب، ایک کعبہ رکھنے والی قوم نے اپنے آپ کو اتنے فرقوں میں بانٹ رکھا ہے۔

بکھرنا قوم کا زہر ہلاہل ہے یقین جانو — نیچے زہر ہے اوپر چڑھی اک تہہ ہے قندی
اختلافات رائے تو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے — مفادِ قوم میں حائل نہ ہو جائے گروہ بندی
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعاً — کیا تعلیم دیتی ہے ہمیں آیت خداوندی

☆☆☆

ضرورت ہے ہمیں اس وقت کہ ہم قوم کو جوڑیں — یہاں تو توڑ کے الفاظ ہر جانب برستے ہیں
شیرازہ قوم کا ہم نے بکھیرا اپنے ہاتھوں سے — کتابِ قوم کے اوراق ہر جانب لڑھکتے ہیں
سنا ہے دین کے گلشن میں اتحادی بہاریں تھیں — بہارِ جان فزا وہ دیکھنے کو دل ترستے ہیں
مسلماں تو تو بھائی ہے مسلماں کا تدبر کر — جلانے کو تیرا گھر غیر کے شعلے بھڑکتے ہیں

☆ افسوس آج اس اُمت پر مر مٹنے والے اکثر ختم ہو گئے۔ اس اُمت پر رونے والے اکثر ختم ہو گئے اس اُمت پر محنت کرنے والے اکثر ختم ہو گئے۔

☆ تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے بڑے بڑے ظالم اور جابر لوگوں کی گردنیں موت سے مروڑ دیں اور اُونچے اُونچے تختوں پر اکڑ کر بیٹھنے والے بادشاہوں کی کمریں موت سے توڑ دیں اور بڑے بڑے خزانوں کے مالکوں کی اُمیدیں موت سے ختم کر دیں۔

☆ علم حاصل کرو گود سے لے کر گور تک۔

☆ ساری دنیا کے انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینے کا فیصلہ فرما لیتے ہیں اسلام کے لئے اُس کا

سینہ کھول دیتے ہیں۔ کسی نے پوچھا آپ ﷺ سے کہ اسلام کا نور سینے میں آنے کی کیا نشانی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کر آخرت کی طرف رجوع کر موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کر۔

☆ داوٗد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نہایت شرم وحیاء والے پیغمبر تھے وہ ہر وقت رویا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے یا اللہ مجھے اپنا محبوب بنا لے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے داود علیہ السلام تو لوگوں کے دلوں میں میری محبت پیدا کر دے میں تجھے اپنا محبوب بنالوں گا۔ تو داوٗد علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ ساری دنیا کے انسانوں کے دل تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ میں لوگوں کے دلوں میں کیسے محبت پیدا کروں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے داوٗد علیہ السلام تو لوگوں کے پاس جا کر میری بڑائی بیان کر میری عظمت بیان کر میری حمد بیان کر میری ربوبیت بیان کر میری جنت بیان کر، میری دوزخ بیان کر، جب تو ایسا کرے گا۔ تو میں تمہیں اپنا محبوب بنالوں گا۔

☆ اللہ سے دوستی لگا لو پھر چین ہی چین ہے سکون ہی سکون ہے۔ مزہ ہی مزہ ہے۔ راحت ہی راحت ہے۔

☆☆☆

دُنیا دے وچ رہے نہیں زندہ رب دے خاص پیارے   مُر گئے نبی محمدؐ ورگے میں تو کون وچارے

ساڑھے نوسو سال بھی ہو عمر تیری مثل نوحؑ   اک دن جانا پڑے گا پھر بھی دنیا چھوڑ کر

☆ کہتے ہیں جب نوح علیہ السلام کا وصال ہوا دنیا سے چلے گئے تو عزرائیلؑ نے سوال کیا کہ اے نوح علیہ السلام آپ نے دنیا کو کیسے پایا تو نوح علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایک مکان کے دو دروازے ہیں ایک دروازے میں داخل ہوا اور دوسرے دروازے میں سے نکل آیا۔

جب آنحضرتؐ کی دعوت ظاہر ہوئی تو یک بارگی ایمان والوں کا حال بدل گیا اور صاحب دل یک دل یک زباں اور ایک جان ہو کر دین حق پر متفق ہو گئے۔

پہاڑ:

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو کتنا طاقتور بنایا ہے۔ پہاڑوں سے بھی زیادہ طاقتور اللہ تعالیٰ نے لوہے کو بنایا ہے۔ لوہے سے بھی زیادہ طاقتور اللہ تعالیٰ نے آگ کو بنایا ہے۔ آگ سے بھی زیادہ طاقتور اللہ تعالیٰ نے پانی کو بنایا ہے۔ پانی سے بھی زیادہ طاقتور اللہ تعالیٰ نے ہوا کو بنایا ہوا سے بھی زیادہ طاقتور اللہ تعالیٰ نے اُس صدقے کو بنایا جو دائیں ہاتھ سے دیا جائے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

دل کا قبلہ اللہ اور چہرے کا قبلہ بیت اللہ ہے:

مسلمان کا کام ہے تبلیغ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا کام ہے اس کے گھر کی حفاظت کرنا۔

واقعہ: اللہ تعالیٰ کا کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ میں نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپا رکھا ہے۔

(۱) علم کو میں نے بھوک اور سفر میں چھپا رکھا ہے۔

(۲) عزت کو میں نے شب بیداری میں چھپا رکھا ہے۔

(۳) راحت کو میں نے جنت میں چھپا رکھا ہے۔

(۴) بلندی کو میں نے تواضع اور انکساری میں چھپا رکھا ہے۔

(۵) دُعا کی قبولیت کو میں نے لقمہ حلال میں چھپا رکھا ہے۔

(۶) تونگری کو میں نے قناعت میں چھپا رکھا ہے۔

☆ ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یا اللہ اگر تیری ساری مخلوق تیری ہی نافرمان ہو جائے تو تو کیا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام ایسا ہو ہی نہیں سکتا موسی علیہ السلام کلیم اللہ تھے اور لاڈلے تھے اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے لگے یا اللہ فرض کرلو تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک جانور کو بھیج دوں گا وہ ساری دنیا کو ایک ہی لُقمہ بنا لے گا۔ تو موسی علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ وہ جانور کہاں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وہ میری چراگاہوں میں چر رہے ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ چراگائیں کہاں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ میرے علم میں ہیں۔

شانِ الٰہی: اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے اللہ مالک ہے اللہ خالق ہے۔ اللہ رازق ہے اللہ حاکم ہے اللہ پالنے والا ہے۔ اللہ دعائیں سننے والا ہے اللہ دلوں کے بھید اور سمندروں کی تہ کو جاننے والا ہے۔ ساری کائنات میں جو کچھ ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ سمندروں میں کتنا پانی ہے اور اُن کے کتنے قطرات ہیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ روئے زمین میں کتنے درخت ہیں اور اُن پر کتنے پتے ہیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ خشکی میں کتنی ریت ہے اور اُس کے کتنے ذرات ہیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کتنے پہاڑ ہیں اور اُن کے کتنے پتھر ہیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ہماری اماں حوآ کو بغیر ماں کے پیدا کیا۔ عیسیٰؑ

کی والدہ پاک مریمؑ کو بند کمرے میں بے موسم کے پھل عطا کیئے عیسیٰؑ کی پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ نے پاک مریمؑ کو تازہ کھجوریں اور پانی کا چشمہ عطا کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو ماں کی گود میں گویائی عطا فرمائی۔ عیسیٰؑ جبڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے مردوں کو زندہ کروایا۔ ان کے ہاتھ سے اندھے اور کوڑھی کو شفا عطا فرمائی۔ زکریاؑ کو بڑھاپے میں بیٹا ہونے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے آگ کو گلزار بنایا حضرت اسماعیلؑ کی ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے آبِ زم زم نکلا۔ قارون کو مال سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ حضرت یونسؑ کی اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پیٹ میں حفاظت فرمائی۔ حضرت صالحؑ کی قوم کے سامنے پہاڑ سے اُونٹنی کو نکالا اور اُن کے سامنے بچہ جنا۔ حضرت موسیٰؑ کے عصا کو اژدھا بنایا پھر اژدھا سے عصا بنایا۔ پھر موسیٰؑ کی قوم کو دریا میں ۱۲ راستے دے کر پار کیا اور فرعون اور فرعون کی فوج کو دریا میں غرق کر دیا۔

حضرت داوٗدؑ کے ہاتھ سے لوہے کو موم کی طرح نرم فرمایا۔ حضرت سلیمانؑ کے تخت کو ہوا میں اڑایا۔ اصحاب کہف کو ۳۰۹ سال سلایا اور زندہ رکھا۔ عزیزؑ کو ۱۰۰ سال موت دی اور پھر زندہ فرمایا ان کے کھانے کو گرم رکھا اور ان کے سامنے ان کے گدھے کو زندہ کیا۔ نبی کریمؐ کی غار ثور میں مکڑی کے جالے سے حفاظت فرمائی۔ نبی کریمؐ کی شہادت کی انگلی کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے کیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے سات آسمانوں کے اُوپر بلا کر اپنے سامنے بیٹھا کر نماز جیسی نعمت عطا کی، جنگ بدر میں ۳۱۳ مسلمانوں کو تین گنا سے زیادہ پر غالب فرمایا۔ ہجرت کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ۱۰۰ تلواروں سے حفاظت فرمائی۔ حضرت یوسفؑ کو کنویں سے نکال کر مصر کے تخت پر بیٹھایا اور نمرود کو تخت پر بٹھا کر ذلیل وخوار کیا۔ عمر بن خطابؓ کا خط دریائے نیل میں ڈالنے

سے دریائے نیل ۱۶ فٹ کی بلندی پر چلا آج تک خشک نہ ہوا علا بن حضرمیؓ کی دعا پر سمندر میں راستے بن گئے۔ ابو مسلم خولانی کی دعا پر دریا پتھر بن گئے ایک بڑھیا کی دعا پر اُس کا بیٹا زندہ ہوگیا۔ ایک تابعی کی دعا پر اُس کا گدھا زندہ ہوگیا۔ سراقہ کے گھوڑے کو پتھریلی زمین میں دھنسا دیا اور صحابہؓ کے گھوڑوں کو پانی پر چلا دیا اور پار کر دیا ایسے قدرتوں والے خدا تعالیٰ سے تعلق توڑنا کتنی بڑی نادانی ہے حالانکہ اس ذات پاک کا ہر چیز پر قبضہ ہے۔

ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا قبضہ ہے

ایٹم بم سے ڈرنے کی ہم کو کیا ضرورت ہے یقیں جانو ہے ایٹم پر خدا کی ذات کا قبضہ
سورج کو منع کر دے تو وہ نہ نکلنے پائے اسی کا دن پہ ہے قبضہ اسی کا رات پہ قبضہ
زمین و آسماں اس کے امر کے ساتھ بندھے ہیں جہاں کی وسعتوں میں اس کا ہے ہر بات پر قبضہ
شجر کی ذات کو دیکھو کیا پیغام دیتا ہے میری ٹہنیاں پھل پھول کانٹے پات پر قبضہ
سمندر گہرے دیکھیں، سوچیں ہیں یہ کس کے قبضہ میں صحراؤں کو دیکھو، ان کے سب ذرات پر قبضہ
زمین و آسماں پیدا کیئے ہیں سات اللہ نے ہے اللہ تعالیٰ کا، سات کے سات پر قبضہ
طوفان و زلزلے طغیانیاں جو نظر آتی ہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ہی سب آفات پر قبضہ
خدا کی قبضہ قدرت پہ کر کے غور تو دیکھو آبی خاکی پر قبضہ ملک جنات پر قبضہ
درندے اور پرندے سب ہیں تیری قبضۂ قدرت میں تیرا ہی جہاں بھر کے ہے حیوانات پر قبضہ
خداوندا تیرے قبضہ کو ہم تسلیم کرتے ہیں قسم تیری کہ تیرا ہی ہے کائنات پر قبضہ
حکیم ہیں جتنے بھی نقشے ہیں اس کی قبضہ قدرت میں ہمہ اوقات پر قبضہ ہمہ اطراف پر قبضہ

آپ ﷺ جب دنیا میں تشریف فرما ہوئے: تو زمین سے ایک روشنی آسمان تک چھا گئی۔ تو ساری دنیا کے بادشاہوں کو فکر ہوئی کہ کیا ماجرا ہوا تحقیق

کرنے کے بعد پتہ چلا کہ نبی آخر الزماں دنیا میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ جب دنیا میں تشریف فرما ہوئے تو بت اُوندھے مُنہ گر گئے اور بتوں سے آوازیں آنے لگیں کہ اب ہمارا زمانہ ختم ہوگیا ہے۔ فارس میں جو آگ صدیوں سے جل رہی تھی وہ بجھ گئی۔ قیصر و کسریٰ کے سروں کے تاج گر گئے۔ کسریٰ کے محل کے ۱۴ کنگرے گر گئے۔ خانہ کعبہ سجدے کے قریب جھک گیا اور جائے پیدائش منور و روشن ہوگئی۔ دریائے ساوا خشک ہوگیا جس میں کفار نو مولود بچے کو نہلاتے تھے۔ ابلیس کا آسمانوں میں جانا ختم ہوگیا۔

☆ آپ ﷺ یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے اور مسکینی کی حالت میں آپ ﷺ نے پرورش پائی اور فقر و فاقہ کی حالت میں اللہ نے آپ ﷺ کو نبوت عطا فرمائی۔ یہود نبیوں کی اولاد ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ٹھوکر مار کر توڑ دیا صحابہ کرامؓ بُت پرستوں کی اولاد تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اِن کو چمکا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی کی رشتے داری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو ایک اصول اور ضابطہ ہے۔ اب میرے دوستو نبیؐ تو کوئی آنا نہیں۔ نبی کریمؐ کے ختم نبوت کے صدقے یہ کام اِس امت کے ہر فرد کے ذمہ ہے۔ چاہے وہ بادشاہ ہے یا فقیر ہے وزیر ہے چپڑاسی ہے امیر ہے غریب بڑا ہے یا چھوٹا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی کریمؐ کو کامل اکمل شریعت دے کر دنیا میں بھیجا۔ ساری دنیا کو جو علم دیا وہ ایک ذرے کے یعنی ایک قطرے کے برابر دیا۔ آپ ﷺ کو جو اکیلے کو علم دیا وہ ایک صحرا یا سمندر کے برابر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے محبوب میرے گھر سے میرے پیغام کو اُٹھاؤ اور ساری کائنات کے آخری انسان تک میرا پیغام پہنچاؤ۔

☆ نہ پیسہ نہ دولت نہ حکومت نہ ہتھیار نہ فوج نہ درہم نہ دینار نہ پہرے دار نہ دو وقت کا کھانا۔ پھر آپ ﷺ نے ۱۳ سال مکی اور دس سال مدنی زندگی میں جان توڑ دین کی محنت کی جس سے ایک لاکھ ۴۰ ہزار سے زیادہ صحابہؓ کی جماعت تیار ہوئی۔ اب آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے پاس نہ کھانے کے لئے کچھ تھا۔ نہ پہننے کے لئے کوئی کپڑا تھا۔ اور نہ رہنے کے لئے کوئی مکان تھا۔ دل میں یقین تھا۔ ساری دنیا کے لشکروں کی موجودگی میں ہوتے ہوئے۔ آپ ﷺ ساری دنیا پر چھا گئے۔ آپ ﷺ نے مسجد نبویؐ کے ٹاٹ اور بوریا پر بیٹھ کر قیصر و کسریٰ کے تخت کو اُلٹا کر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے ساری زندگی درویشانہ، فقیرانہ، عاجزی، تواضع اور بندگی والی بسر کی، آپ ﷺ نے کچے حجروں میں زندگی بسر کی آپ ﷺ کا اکثر کھجور اور پانی پر گزر تھا۔ آپ ﷺ کو زمرد یاقوت سونے چاندی کے پہاڑوں کی آفر ملی آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ کو سونے چاندی کے محل کی آفر ملی آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ آپ کو براق کی آفر ملی آپؐ نے انکار کر دیا۔

واقعہ: حضورؐ کی بھوک کا:

☆ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریمؐ اور جبرائیلؑ صفا پہاڑی پر تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے جبرائیلؑ اُس ذات کی قسم جس نے تمہیں حق دے کر بھیجا ہے۔ شام کو محمدؐ کے اہل وعیال کے پاس نہ آٹا تھا اور نہ مٹھی بھر ستو تھے۔ آپ ﷺ کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے آپ ﷺ گھبرا گئے۔ آپ ﷺ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم ہونے کا حکم دے دیا ہے۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بات سُنتے ہی فرشتے کو بھیج دیا ہے۔ فرشتے نے عرض کیا

کہ یا رسول اللہؐ آپ ﷺ نے جو بات جبرائیلؑ سے کہی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے سن لی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے کے بھیجا ہے کہ یہ چابیاں نبی کریم کو جا کر پیش کریں۔ اگر آپ ﷺ کہیں تو میں تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد، یاقوت سونے اور چاندی کے بنا دوں اور یہ پہاڑ آپ ﷺ کے ساتھ چلا کریں گے۔ اب آپ ﷺ فرمائیں، اور کہا آپ ﷺ بادشاہت والی نبوت چاہتے ہیں یا بندگی والی نبوت؟ جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کو اشارہ کیا کہ تواضع والی۔ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا مجھے بندگی والی نبوت چاہیے۔

☆ ایک دفعہ حضرت جبرائیلؑ آپ ﷺ سے باتیں کرتے ہوئے آ رہے تھے۔ تو جہنم پر آ کر چپ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بولتے کیوں نہیں؟ جبرائیل نے عرض کیا یا رسولؐ آپ سے حیاء آتی ہے۔ آپ ﷺ نے کہا بتاؤ تو سہی جبرائیلؑ نے کہا کہ جہنم میں آپ ﷺ کی اُمت ہوگی جو کبیرہ گناہ کرتے کرتے مر گئے اور توبہ نہ کی حضورؐ غش کھا کر گر گئے اور لرزہ طاری ہو گیا تین دن گزر گئے نماز پڑھنے کے لیئے نکلتے اور کمرے میں بند ہو کر بیٹھ جاتے رو رہے ہیں اس بے قراری کو دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پوچھنے کے لیے اندر آنے کی اجازت چاہی اندر آنے کی اجازت نہیں ملی۔ عمر بن خطابؓ پوچھنے کے لیئے گے اندر آنے کی اجازت نہ ملی۔ حضرت سلمان فارسیؓ گئے پوچھنے کے لئے اندر آنے کی اجازت چاہی اجازت نہ ملی۔ حضرت سلمان فارسیؓ بھاگے ہوئے گئے حضرت فاطمہؓ کے پاس کہ بیٹی آج تیرے ذریعے سے کام ہوگا۔ آج تیسرا دن ہے۔ اللہ کے نبی کا یہ حال ہے تجھے نہیں رد کریں گے۔

حضرت فاطمہؓ دوڑی ہوئی گئیں دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے دستک سے پہچان لیا کہ فاطمہؓ ہے کہا اندر آ جاؤ بیٹی۔ دیکھا تو آپ ﷺ بے قرار

تڑپ رہے ہیں کہا ابا جان کیا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہؓ کیا بتاؤں کیا ہوا مجھے
جبرائیلؑ بتا گیا ہے۔ میری اُمت کا نافرمان جہنم میں جلے گا۔

☆ آپ ﷺ نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپؐ نے ۲۰ سال کی دشمنی کو ایک ہی
جملے میں ارشاد فرمایا جاؤ مکہ والو میں نے تم کو معاف کیا اُس وقت سردار لوگ حرم
شریف میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو حرم شریف میں آ جائے
اُس کو امن جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے اُس کو امن جو حکیم بنؓ حزام کے گھر چلا
جائے اُس کو امن جو ہتھیار پھینک دے اُس کو امن اِدھر نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپ
ﷺ نے بلالؓ کو ارشاد فرمایا بلالؓ اذان دو بلالؓ نے عرض کیا کہاں کھڑے ہو کر
اذان دوں یا رسولؐ اللہ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر
اذان دو۔ اب ہاشمی اور قریشی سکہ نہیں چلے گا اب سکہ محمدیؐ چلے گا۔ حارث بن
ہشام کہنے لگا اس کو کوئی اور ملتا ہی نہیں تھا۔ آفتاب کہنے لگا شکر ہے میرا باپ پہلے
ہی مر گیا اُس نے یہ منظر دیکھا ہی نہیں ابوسفیان کہنے لگا نہ بابا میں کچھ نہیں کہتا یہ
پاس پڑا ہوا پتھر بھی اس کو بتا دے گا۔ آپ ﷺ نہایت اطمینان سے طواف کر کے
مسکراتے ہوئے ان کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیوں حارث تو
کیا کہتا تھا کہ اس کو کوئی اور نہیں ملتا تھا آفتاب تو کیا کہتا تھا شکر ہے میرے باپ
نے یہ منظر نہیں دیکھا۔ ابوسفیان نے کیا کہا تھا کہ نہ بابا میں کچھ نہیں کہتا۔ یہ پاس
پڑا ہوا پتھر بھی اس کو بتا دے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ پتھر نہیں مجھے بتاتا۔
میرا اللہ تعالیٰ مجھ کو بتاتا ہے وہ تینوں کہنے لگے۔ یہ بات تو کوئی اس کو بتا ہی نہیں
سکتا۔ اُن تینوں نے اُس وقت کلمہ پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے آفتاب کو مکہ کا گورنر
بنایا اور اُسی سال حج کا امیر بنایا اس طرح آپ ﷺ نے ان لوگوں کو نوازا اور
اپنے قریب کیا۔

☆ آپ ﷺ کا جب دنیا سے جانے کا وقت آیا تو ملک الموت دروازے
کے باہر کھڑا تھا۔ جبرائیلؑ اندر تھے۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ملک
الموت باہر کھڑا اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے آپ ﷺ اجازت دیں گے تو
وہ اندر آئے گا ورنہ وہ اندر نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ نے اجازت فرمائی تو وہ اندر
آیا اور عرض کرنے لگا یا رسولؐ اللہ اللہ تعالیٰ کا امر آ چکا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے
آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا اجازت ملے تو اندر جانا نہیں تو
واپس چلے آنا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا آنا چاہیں تو لے آنا اگر رہنا چاہیں تو چھوڑ
آنا۔ یہ آپ ﷺ کو اختیار ہے پھر آپ ﷺ نے کہا کیا تو میری بھی جان نکال
لے گا۔ تو ملک الموت نے عرض کیا کہ ہاں آپ ﷺ کی بھی جان نکال لوں گا۔
کیونکہ آپ ﷺ کے رب کا امر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے جبرائیلؑ کی طرف دیکھا
کہ تو کیا کہتا ہے۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی
ملاقات کا شوق رکھتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جاؤ پہلے میرے اللہ سے
پوچھ کر آؤ کہ میرے بعد میری اُمت کا کیا کریں گے پھر میں جواب دوں گا۔ ملک
الموت کھڑا رہا جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور وہاں سے جواب لے کر آئے
کہ یا رسولؐ اللہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ تیرے بعد تیری اُمت کا ساتھ دوں
گا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔ اے میرے
رب مجھے اُوپر بلا لے آپ ﷺ نے جب یہ کہا تو جبرائیلؑ بھی آب دیدہ ہو گئے کہ
یا رسول اللہؐ اب میں بھی نہیں آؤں گا۔ یہ میرا آخری دن ہے۔ حضرات خدا کی قسم
اگر آپ ﷺ دنیا سے جاتے ہوئے امت کی حفاظت کا یہ مسئلہ حل نہ کرتے تو ہم
کب کے مسخ ہو جاتے ہم پر آگ برس جاتی زمین میں دھنس جاتے۔ بندر بن
جاتے سور بن جاتے۔

ملک الموت نے جب آپ ﷺ کی روح کو نکالا تو ملک الموت کی بھی ہائے نکلی کیا شان ہے اللہ کے نبی کی ملک الموت آپ ﷺ کی روح مبارک کو لے کر عرش پر روتا ہوا جا رہا تھا۔ وہ ملک الموت جو ایک وقت میں لاکھوں انسانوں کی روح قبض کر لیتا ہے اُس کے ماتھے پر ذرا بل نہیں پڑتا۔

آخرت کی سنو:

میدان محشر قائم ہو چکا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آ چکے ہوں گے۔ عرش قائم ہو چکا ہوگا۔ ترازو قائم ہو چکے ہونگے پل صراط قائم ہو چکا ہوگا۔ اعمال نامے کھل چکے ہوں گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جہنم کو بلاؤ جب جہنم آئے گی چیخ مارتی ہوئی آئے گی۔ تو بڑے بڑے انسان فرشتے اور الاکھ ۲۴ ہزار نبی زمین پر گر پڑیں گے یا اللہ نَفسِی نَفسِی پکاریں گے آدمؑ بھی بے ساختہ پکار اُٹھیں گے اے اللہ میری جان بچا شیثؑ عرض کریں گے اے اللہ میری جان بچا۔ نوحؑ عرض کریں گے یا اللہ میری جان بچا۔ ادریسؑ کہیں گے یا اللہ میری جان بچا۔ ابراہیمؑ کہیں گے یا اللہ تیری میری دوستی کا واسطہ میری جان بچا میں کسی کا سوال نہیں کرتا۔ عیسیٰؑ بڑے پیغمبر عرض کریں گے یا اللہ میں اپنی ماں مریمؑ کا بھی سوال نہیں کرتا تو میری جان بچا۔ اس وقت اس مجمع میں ایک ہستی ہوگی جس کی جھولی پھیلی ہوگی۔ وہ حضرت محمدؐ ہوں گے جو اللہ سے عرض کریں گے یا اللہ میری اُمت، میری اُمت، میری اُمت۔

محبوب:

اللہ تعالیٰ کو دنیا میں اگر کوئی چیز محبوب ہے تو صرف اپنا دین ہی محبوب ہے اس دین کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے جن سب نے آ

کر اس دین پر محنت کی سب سے آخر میں نبی کریم تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے بھی اس دین پر ہی محنت کی آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ آئے انہوں نے بھی اس دین پر محنت کی صحابہؓ کے بعد بزرگان دین آئے انہوں نے بھی اس دین پر محنت کی تو اس طرح دین ہماری زندگیوں میں آیا۔ اب ہم سب پر فرض عین ہے کہ ہم اس دین کو لے کر دوسرے بھائیوں تک جائیں جو بھائی دوسرے بھائی کو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ یقین کے ساتھ، بصیرت کے ساتھ حکمت کے ساتھ اور سوجھ بوجھ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اُس کو ہر کلمے کے بدلے اور ہر بول کے بدلے ایک سال کی نفلی عبادت کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

گردشِ ایام

وجہ تسمیہ کیا ہے گردشِ ایام کا — کیوں تصور دل میں آیا اس مبارک نام کا
یہ جہاں ڈوبا ہوا تھا ظلمتوں میں ہر طرف — کوئی بھی انسان آتا تھا نظر نہ کام کا
گردشِ ایام سے تشریف لائے مصطفیٰ — چھٹ گئی ظلمت نتیجہ ان کے فیضِ عام کا
جن کے جسموں میں جہالت کے سوا کچھ بھی نہ تھا — وہ مسلمان ہو کے داعی بن گیا اسلام کا
تھا خلیفہ اللہ کا لیکن خلافت روندی — پھر محافظ بن گیا وہ اللہ کے پیغام کا
اس وقت تک مسلماں کی زندگی پُر خیر تھی — جب تلک طالب رہا وہ خیر کے انجام کا
احکامات دین پر جب تک یہ تھا قائم رہا — تھا فرشتوں سے بھی بڑھ کر مرتبہ انسان کا
عہد نبوی سے مسلمانوں کو جب دوری ہوئی — زاویہ بدلا تھا پھر انسان کے رجحان کا
فکرِ دنیا ہوئی پیدا آخرت بھولی اسے — نہ رہا احساس باقی اپنے اس نقصان کا
گردشِ ایام نے اس کو لے جا پھینکا ہے دور — فرق نہ آیا نظر اس کو کفر ایمان کا
مسلماں کی زندگی میں کفر کے اعمال ہیں — فلسفہ آتا نہیں ہے سمجھ میں نادان کا

مسلماں کی زندگی میں آیا باطل انقلاب　　زندگی میں نہ رہا جو حکم تھا قرآن کا
گردش ایام لائیں سارے مل کر ہم حکیم　　پھر نبی کی طرز پر امت کو لانے کے لیے
اپنا مال و جان لے کر دہر میں گھومیں پھریں　　دین کی جانب جہاں بھر کو بلانے کے لیے
کفر کی جانب ہیں راغب دنیا میں جو مسلمان　　پہنچیں ان کے پاس ان کو حق بتانے کے لیے
دین حق سیکھیں پڑھائیں اپنی ہم اولاد کو　　جنتی سارے زمانے کو بنانے کے لیے
بٹ گئی امت نبی کی اس کی کچھ کر لیں فکر　　ایک مرکز پر انہیں لاکر بٹھانے کے لیے
روٹھے بیٹھے ہیں جو انسان آج اللہ پاک سے　　کر لیں محنت ان کو اللہ سے ملانے کے لیے
زندگی جنت کی ہے درکار سب کو اے حکیم　　عمل اور ایمان چاہیے اس کو پانے کے لیے
اپنا سب کچھ خرچ کر دیں ہم خدا کی راہ میں　　ہے یہ لازم گردشِ ایام لانے کے لیے

☆☆☆

☆ قبر کے متعلق حضورؐ نے فرمایا۔ یہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

دن اور رات:

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے دن کو بنایا اور پھر دن کو روشن کرنے کے لیئے سورج پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے دن سے رات کو پیدا کیا اور رات کو روشن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چاند اور ستارے پیدا کیئے پھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پانی پر بچھایا تو یہ تھرتھرانے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اِس پر پہاڑوں کو گاڑ دیا پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان کو پیدا کیا اور بغیر ستون کے کھڑا کر دیا۔ پہلا آسمان دوسرے آسمان کی نسبت ایک گیند ہے دوسرا تیسرے کی نسبت گیند ہے۔ تیسرا چوتھے کی نسبت گیند ہے۔ چوتھا پانچویں کی نسبت گیند

ہے پانچواں چھٹے کی نسبت گیند ہے چھٹا ساتویں کی نسبت گیند ہے۔ ساتویں آسمان سے اُوپر نور کا ایک سمندر ہے نور کے سمندر کے اُوپر سو (١٠٠) جنتیں ہیں اور سو (١٠٠) جنتوں کے اُوپر عرش معلیٰ ہے۔ اور عرش معلیٰ کے اُوپر اللہ تعالیٰ کی کُرسی ہے۔ جب مخلوق الٰہی کا یہ حال ہے تو اللہ کتنے بڑے ہوں گے۔ جبرائیلؑ فرشتے اتنے بڑے ہیں کہ اگر اپنی اصلی حالت میں آ جائیں تو اُن کے پاؤں تحت ثُریٰ میں ہیں اور سر عرش معلیٰ کو جا لگے۔ میکائیلؑ فرشتے کا سر اتنا بڑا ہے کہ اگر ساتوں آسمانوں کا پانی اور ساتوں زمینوں کا پانی اُن کے سر پر ڈال دیا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے عزرائیلؑ فرشتے اتنے بڑے ہیں کہ انہیں کسی کی جان نکالنے کے لئے دنیا کے کسی خطے میں نہیں جانا پڑتا۔ بلکہ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے ہی یوں ہی جان نکال لیتے ہیں اسرافیلؑ فرشتے اتنے بڑے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بنائی ہے اُس دن سے یہ اب تک ایسے تیار کھڑے ہیں کہ کب اللہ تعالیٰ کا صور پھونکنے کا حکم آ جائے تو میں فوراً صُور پھونک دوں ان کے مُنہ میں ایک بگل ہے جب وُہ بگل بجائیں گے تو تمام روئے زمین والوں کے کلیجے پھٹ جائیں گے اور وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔ آسمان ٹوٹ پھوٹ جائے گا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ درخت اُکھڑ بکھڑ جائیں گے۔ سمندروں میں آگ لگ جائے گی انسان پتنگوں کی طرح اُڑنے لگیں گے۔ پھر عرش عظیم کے نیچے سے ایک خاص قسم کی بارش ہوگی۔ اُس بارش کا پانی جہاں کہیں بھی پہنچ جائے گا وہ چیزیں دوبارہ زندہ ہونے کے قابل ہو جائیں گی۔

کائنات:

یہ ساری کائنات جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے صرف

۶ (چھ) دن میں بنائی ہے اور یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ نے صرف انسان کے لیئے بنائی ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

نبی کریمؐ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ اے آدمؑ کی اولاد تو اپنے آپ کو فارغ کرے میری عبادت کے لئے تو میں تیرے دل کو غنا سے پُر کردوں گا اور تیرے فقر کو زائل کردوں گا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے دل کو مشاغل سے بھر دوں گا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو اپنی ایک اُنگلی پر اُٹھا رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی اُنگلی کو ذرہ حرکت دی تو یہ ساری کائنات تھر تھرا گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو اکٹھا کیا ان سب نے اللہ سے وعدہ کیا کہ اے اللہ تعالیٰ آپ ہم کو جو بھی حکم دیں گے ہم اُس کو پورا کریں گے، آج ساری کائنات اللہ کے حکم کو پورا کر رہی ہے۔ ایک انسان ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا نہیں کر رہا یہ انسان کی سب سے بڑی غلطی ہے۔

تجھ کو کیا حق ہے کہ مرضی سے گزارے زندگی　　چاند سورج اور ستاروں نے بھی منمانی نہ کی

عیسیٰ پر ایک رات ایسی آئی کہ آندھی، طوفان، بارش بھاگے آگے ایک خیمہ نظر آیا اُس میں داخل ہو گئے آگے ایک خاندان بیٹھا ہوا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں باہر نکل آئے پھر بھاگے آگے ایک غار نظر آئی اُس میں داخل ہوئے تو آگے شیر نظر آیا تو باہر نکل آئے عیسیٰؑ کہنے لگے مولا شیروں کو ٹھکانے دیئے ابن مریمؑ کا ٹھکانہ کوئی نہیں اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی بھیجی غم نہ کر تیری ایک رات کی تھکن کے بدلے تیری چار ہزار حوروں سے شادی کروں گا اور ایک ہزار سال جنت والوں کو تیرا ولیمہ کھلاؤں گا

☆☆☆

عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو

عیسیٰ ابن مریم سے کیا گیا سوال　　بیٹھے ہوئے ہیں آپ کیوں گرد و غبار میں
عجیب زندگی گزاری آپ نے حضور　　کوئی مکان تک نہیں ہے اس دیار میں
عیسیٰ ابن مریم نے ان کو دیا جواب　　رہنا ہے کس کو ہستی ناپائیدار میں
کس طرح سے تعمیر کی، ہوگی اسے فکر　　بیٹھا ہوا ہو موت کے جو انتظار میں
جنت میں جا کے سوچے گا انسان اس طرح　　بستے رہے ہیں ہم کسی اجڑے دیار میں
تو آخرت کے واسطے کچھ فکر کر حضور　　اے مشتِ خاک سوچ ہے تو کس شمار میں
دیدار ہوگا خلد میں اللہ کا اے حکیم　　بتاؤں کیا جو ہوگی لذت اس دیدار میں

حضرت علیؓ کا قول:

حضرت علیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میرا دل چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کروں تو میں نماز پڑھتا ہوں اور جب میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ باتیں کریں تو میں قرآن پڑھتا ہوں۔

عجیب فلسفہ:

موسیٰ کی قوم نے کہا اے موسیٰؑ کیا تیرا رب سوتا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کیا بکتے ہو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی قوم کو سمجھانے کے لئے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ کل رات کو دو پیالے پانی کے بھر کر لے آنا موسیٰؑ دو پیالے پانی کے لئے ہوئے کھڑے ہیں موسیٰؑ جیسے شہہ زور پہلے تھک گئے۔ پھر نیند کے جھٹکے آئے پھر گرفت کمزور ہوئی اور پیالے ہاتھ سے گرے اور چکنا چور ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ اگر تیرے رب کو نیند آ جائے تو یہ ساری کائنات چکنا چور ہو جائے۔

سادی دنیا کو سُلا دیتا ہے میٹھی نیند وہ
اور اپنی ذات میں وہ اونگھ تک پاتا نہیں

موسیٰؑ کے واقعات:

☆ موسیٰؑ کے پیٹ میں درد ہوا کہنے لگے یا اللہ پیٹ میں درد ہے اللہ نے کہا ریحان کے پتے لے کر استعمال کرو۔ ریحان ایک چھوٹا سا خوشبودار پودا ہوتا ہے انہوں نے اس کو رگڑ پیس کر پی لیا ٹھیک ہو گئے پھر کچھ دنوں کے بعد دوبارہ پیٹ میں درد ہو گیا اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا خود ہی جا کر رگڑ پیس کر پی لیا۔ تو درد تیز ہو گیا ایک دم تیز ہوا یا اللہ یہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے کیا سمجھا تھا اِس میں شفا ہے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا تیرا رب شافی ہے۔ ریحان نہیں۔

شافعی مطلق تو تیری ذات ہے اپنی حکیم
تو نے جب چاہا تو سہرا، سر کسی کے دھر دیا!

☆ موسیٰؑ کی قوم کے ستر (۷۰) ہزار بندوں نے بچھڑے کی پوجا کی تو موسیٰؑ ان کی معافی کے لیے کوہ طور پر گئے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ تو ان کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ ان کی معافی تو قتل ہی ہے۔ انہوں نے تو قتل ہی ہونا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے موسیٰؑ تیرے بعد میرا محبوب آ رہا ہے اس کی اُمت اتنا ہی کہے گی کہ یا اللہ معاف کر دے تو میں ان کو معاف کر دوں گا۔

پھر موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ اُمت مجھے ہی دے دیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ یہ اُمت میں نے اپنے محبوب محمد ﷺ کو دی ہوئی ہے۔ پھر موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ پھر مجھے اس اُمت میں پیدا ہی کر دے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ اُمتی چھوٹا ہوتا ہے۔ اور رسول بڑا ہوتا ہے تو میرا رسول کریمؑ ہے۔ پھر موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ مجھے اس اُمت کو دِکھا دیں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تو

دیکھ نہیں سکتا کیونکہ وہ عالمِ اروح میں ہیں۔ پھر موسیٰؑ نے کہا اچھا پھر مجھے ان کی آواز ہی سنا دے پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہاں آواز سنو اللہ تعالیٰ نے روحوں کو پکارا تو تمام روحوں نے کہا لبیک لبیک موسیٰؑ نے عرض کیا کیا ہی اچھی آواز ہے۔ جس کی آواز اتنی اچھی ہے وہ اُمت کتنی اچھی ہوگی۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ملک الموت لوگوں کے پاس ظاہراً آتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے تو انہوں نے تھپڑ مار دیا جس سے ملک الموت کی آنکھ پھوٹ گئی ملک الموت نے بارگاہِ الٰہی میں شکایت کر دی الٰہی تیرے بندے موسیٰؑ نے میری آنکھ پھوڑ دی اور اگر وہ آپ کے نزدیک مکرم و محترم نہ ہوتے تو میں بھی اُن کی آنکھ پھوڑ دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تم میرے بندے کے پاس جاؤ اور اُن سے کہہ دو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل پر رکھ دیں اُن کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال ہوں گے ہر بال کے عوض ایک سال کی عمر بڑھا دوں گا ملک الموت نے اللہ رب العزت کا یہ پیغام حضرت موسیٰؑ کو پہنچایا تو موسیٰؑ نے کہا کہ اس کے بعد کیا ہوگا۔ ملک الموت نے کہا اس کے بعد بھی موت آئے گی تو موسیٰؑ نے کہا جب موت آنی ہی ہے تو ابھی سہی پھر حضرت موسیٰؑ کو ایک سیب دیا جس کو اُنہوں نے سونگھنا شروع کیا اور ملک الموت نے اُن کی روح قبض کر لی اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کی آنکھ کو درست کر دیا اس کے بعد ملک الموت لوگوں کے پاس پوشیدہ طور پر آنے لگے۔

آج اُمت یہود و نصاریٰ جو دوسروں کا خون پیتے ہیں اُن کے طریقے اور اُن کی نقل اُتارنے میں ان کو بڑا مزہ آتا ہے اور جس ذات گرامی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کی خاطر فاقے برداشت کیئے اور اپنا خون بہایا اُن کے طریقے ان کو پسند نہیں آتے اُن شریر لوگوں نے آپ ﷺ کو طائف میں ۳ میل تک پتھر

مارے جس سے آپ ﷺ کے دونوں پاؤں نعلین مبارک خون سے بھر گئے۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ آپ ﷺ کے راستے میں گڑھے خود کھودے گئے۔ آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا۔ آپ ﷺ پر اُوجھری پھینکی گئی۔ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے۔ آپ ﷺ کی نورانی پیشانی کو زخمی کیا گیا۔ آپ ﷺ سے بے رُخی اور بداخلاقی سے پیش آئے۔ آپ ﷺ کا مذاق اُڑایا گیا۔ آپ ﷺ کے پیچھے تالیاں پیٹی گئیں۔ آپ ﷺ کو پتھر مارے گئے۔ آپ ﷺ اتنی سخت تکلیف اور مشقت اُٹھانے کے باوجود نہ بددعا فرماتے ہیں اور نہ ہی کوئی بدلہ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ تو ہمت اور استقلال کے پہاڑ تھے۔ آپ ﷺ نے عرفات کے میدان میں اُونٹنی پر ۶ گھنٹے اُمت کے لئے دعا مانگی یا اللہ مظلوموں کو اپنے پاس سے بدلہ دے دے اور ظالموں کو بھی معاف کر دے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ سارے نبیوں کی تکلیفیں ایک طرف اور میری تکلیفیں ایک طرف تو میری تکلیفیں بڑھ جائیں گی۔ آپ ﷺ کا جب دنیا سے جانے کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا غلاموں کے حقوق اور نماز قائم کرو۔

☆ آپ ﷺ کی ایک سنت زمین اور آسمان سے زیادہ قیمتی ہے۔ آپ ﷺ کا ایک وقت کا فاقہ اور ایک خون کا قطرہ ساری دنیا سے زیادہ قیمتی ہے۔ زندگی میں اگر آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔ تو ایٹم بم سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اگر آپ ﷺ کے طریقے پر آپ کا جھونپڑا ہے تو وہ قیصر و کسریٰ کے قلعوں سے بہتر ہے۔ اگر آپ ﷺ کے طریقے پر آپ کی کمائی اور خرچ ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا اگر یہودوں نصاریٰ کا طریقہ ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو برباد کرے گا۔

اک شب جو مصطفیٰ کی طرز پر گزرے حکیم
زندگی کی ساری راتوں سے وہ بازی لے گئی

ابتدا میں آپ ﷺ تن تنہا بے یار و مددگار تھے اور سارا عرب بلکہ سارا عالم آپ ﷺ کا دشمن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا کہ آپ ﷺ گھبرائیے نہیں اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ ہے۔ دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ کا یہ وعدہ پورا ہوا اور مختلف اوقات میں اللہ نے آپ کو دشمنوں سے بچایا۔ چنانچہ ہجرت کے وقت جب کفار آپ ﷺ کے قتل کا پورا ارادہ کر چکے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹایا اور سورۃ یٰسین کی ابتدائی آیتیں پڑھ کر کافروں پر ایک مشت خاک ڈالی اور ان کے سامنے سے نکل کر ابوبکرؓ کے گھر گئے اور ان کو ساتھ لے کر غار ثور تشریف لے گئے کفار لوگ اندر آ کر حضرت علیؓ سے کہنے لگے اگر ہم آپ کو محمد سمجھ کر قتل کر دیتے تو؟ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ میرے پیارے نبی کریمؐ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اے علیؓ لوگوں کی امانتیں دے کر مدینے چلے آنا جب تک میں لوگوں کی امانتیں نہیں دیتا اور میں مدینے نہیں چلا جاتا اُس وقت تک مجھے موت نہیں آ سکتی۔

نا اُمید ہونا گناہ ہے:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنمیوں کو جب جہنم میں پھینکا جا رہا ہوگا تو دو جہنمی جہنم میں جا کر چیخ و پکار شروع کر دیں گے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان کو نکال کر لاؤ۔ فرشتے ان کو نکال کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ تم دونوں اتنا زیادہ کیوں چیخ رہے ہو وہ دونوں عرض کریں گے اے اللہ تیری رحمت کے امیدوار ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے واپس جا کر اپنے آپ کو جہنم میں ہلاک کر دو چنانچہ ان میں سے ایک اپنی جان کو جہنم میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی جہنم کو ٹھنڈا اور سلامتی والی بنا دے گا۔ دوسرا

شخص کھڑا رہ جائے گا جو اپنے کو جہنم میں نہ ڈالے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ تجھے کس چیز نے روکا ہے وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ جب آپ مجھے جہنم سے نکال سکتے ہیں تو جنت میں بھی داخل کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جا تیری اُمید پوری کر دی گئی اس کے بعد دونوں شخص اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

☆ انسان کی ترقی وتنزل پر نظر ڈالو اس کی اصل تو مٹی ہے پھر نطفے سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے پھر اسے ہڈیاں پہنائی جاتی ہیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت پوست پہنایا جاتا ہے۔ پھر روح پھونکی جاتی ہے۔ پھر ماں کے پیٹ سے ضعیف ونحیف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا بڑھتا جاتا ہے اور مضبوط ہوتا جاتا ہے پھر بچپن کے زمانے کی بہاریں دیکھتا ہے پھر جوانی کے قریب آ پہنچتا ہے۔ پھر جوان ہوتا ہے آخر نشو ونما موقوف ہو جاتی ہے اب قوی پھر مضمحل ہونا شروع ہوتا ہے۔ طاقتیں گھٹنے لگتی ہیں ادھیڑ عمر کو پہنچتا ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے پھر بوڑھا پھس ہو جاتا ہے۔

طاقت کے بعد یہ ناطاقتی بھی قابل عبرت ہوتی ہے کہ ہمت پست ہے۔ دیکھنا، سننا، چلنا، پھرنا، اُٹھنا، اچکنا، پکڑنا، غرض ہر طاقت گھٹ جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ بالکل جواب دے جاتی ہے۔ اور ساری صفتیں منتشر ہو جاتی ہیں۔ بدن پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ رخسار لچک جاتے ہیں۔ دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔ بال سفید ہو جاتے ہیں یہ قوت کے بعد کی ضعیفی اور بڑھاپا۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بنانا بگاڑنا اس کی قدرت کے ادنیٰ کرشمے ہیں۔ ساری مخلوق اس کی غلام ہے۔ وہ سب کا مالک وہ عالم وہ قادر ہے نہ اس کا سا کسی کا علم نہ اس جیسی کسی کی قدرت۔

پہلے بچپن پھر جوانی پھر بڑھاپا آشکار
منزلیں ہوئی ختم اب موت کا ہے خونی وار

آپ ﷺ کی عبادت، ہیبت، شجاعت، رفعت، عظمت، منزلت سعادت، ہدایت، کرامت، شفاعت، مناقبت، فضائل، معجزات، کمالات، ذاتی، صفاتی۔ حلم۔ علم۔ جودوکرم اور سخاوت ساری مخلوق سے افضل ہیں۔

بعد از خدا بزرگ تو ای قصہ مختصر

آپ ﷺ کی مجلس حلم وعلم، حیا وصبر اور متانت وسکون کی مجلس ہوتی تھی اس میں آوازیں بلند نہ کی جاتی تھیں اور کسی کی حرمت پر کوئی داغ نہ لگایا جاتا تھا اور کسی کی غلطیوں کی تشہیر نہ کی جاتی تھی۔

صحابہ گرد بیٹھتے تھے نبی کے
فلک پر گرد چاند کے جیسے تارے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایسے حال میں وفات پائی۔ آپ ﷺ کی زرّہ تیس صاع جو کے بدلے ایک شخص کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

صبر واستقامت:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا اور ایک دفعہ رات دن مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے لیئے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس

کو کوئی جاندار کھا سکے سوائے اس کے جو بلالؓ نے اپنی بغل کے اندر چھپا رکھا تھا۔

☆ حضرت عائشہؓ نے کہا یوسفؑ کو مصر کی عورتوں نے دیکھا تو ہاتھوں پر چھریاں چلائیں۔ لیکن میرے محبوب کو دیکھتی تو سینوں میں چھریاں چلاتیں آپ ﷺ کا جمال تھا ظاہر بھی، باطن بھی، چہرہ انور چمکتا تھا۔ حضرت عائشہؓ اپنے گھر میں سوئی سے کپڑا سی رہی تھیں اندھیرا تھا چراغ نہیں تھا۔ اتنے میں سوئی اندھیرے میں گر گئی تو اب وہ سوئی ہاتھ میں نہیں آتی تھی سیدہ عائشہؓ ٹٹول رہی ہیں کہاں گئی کہاں گئی اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ جب حجرے میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے چہرے کے نور سے سوئی جگمگانے لگی۔

معیت الٰہیہ:

حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر لمحہ اور تمام اوقات میں کرتے تھے اور ہمیشہ یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور کوئی چیز آپ ﷺ کو ذکر الٰہی سے باز نہ رکھتی تھی اور آپ ﷺ کی ہر بات یادِ حق حمد و ثنا توحید و تمجید تسبیح و تقدیس اور تکبیر و تہلیل میں ہوتی تھی اور اسماء و صفات الٰہی وعدہ و عید۔ امر و نہی۔ احکام شرع کی تعلیم ذکر جنت و نار اور ترغیب و ترہیب کا بیان یہ سب ذکرِ حق تھا۔ اور خاموشی کے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد قلب اطہر میں رہتی تھی اور حضورؐ کا ہر سانس آپ کے قلب و زبان اور آپ ﷺ کا اُٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا، سمیٹنا، کھانا پینا، سونگھنا، آنا جانا، سفر و اقامت، پیدل و سواری غرضیکہ کسی حالت میں بھی ذکر حق سے جدا نہ تھا۔ جو بھی صورت یاد کرنے کی ہوتی خواہ دل سے یا زبان سے ہر فعل میں ذکر الٰہی ہوتا۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ میں بار بار آپ ﷺ سے سُن

چکی تھی کہ کسی پیغمبر کی رُوح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی کہ جب تک اس کا مقام جنت میں اس کو دکھلا نہ دیا جائے اور اس کو اختیار نہ دیا جائے کہ دنیا و آخرت میں سے جس کو چاہیے اختیار کرے۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم کل نفسٍ ذائقۃ الموت تھوڑی دیر کے لیئے موت کا مزہ چکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کر دیا اور زمین پر آپ کے جسم کو کھانا حرام کیا پس آپ اب حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ کی یہ حیات حیات شہداء سے کہیں اکمل اور افضل ہے۔

لوگوں نے تو ان کی لاش دیکھی
خدا نے زندگی کی دی گواہی

☆☆☆

تدفینِ مبارکہ نبی اکرمؐ

اس جہاں میں آنے والے ہر کسی کو موت ہے
دیکھ لو اس دہر میں کوئی نہیں زندہ رہا
میں اور تو کون، ہیں اپنی حیثیت کچھ نہیں
نہ رہے زندہ جہاں میں ہیں حبیبِ کبریا
بہت ہی پردرد ہاتھوں سے صحابہ نے انہیں
قبر کی آغوشِ اطہر میں دفن تھا کر دیا
روتے اصحابِ نبی تھے بے قراری سے بہت
سیّدہ زہرہ نے ان کے غم کو تازہ کر دیا
کہا اے اصحاب تم نے اپنے پیارے نبی کو

اپنے ہاتھوں سے قبر میں دفن کیسے کر دیا
کس درد کے ساتھ ان پر ڈالتے مٹی رہے
تم نے کیسے اپنے سے، ان کو علیحدہ کر دیا
یہ کلامِ پُردرد کانوں میں پڑنے کی تھی دیر
اس نے اصحاب نبی پر حشر برپا کر دیا
عرض کی فرمایا تھا ہم کو رسول پاک نے
ویسے مجھ کو دفن کرنا جیسے سب کو کر دیا
قبر میرے آقا کی ہے ساری دنیا سے عظیم
نصیب ہو ہم کو زیارت یا الٰہی مع حکیم

☆ ایک روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ موت کے وقت رسول اللہؐ کے سامنے ایک برتن میں پانی تھا۔ آپ ﷺ اپنا ہاتھ تر کر کے بار بار چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ موت کی بڑی سختی ہوتی ہے۔

☆ قیامت کے روز دل کی کیفیت چہروں پر عیاں ہوگی جن کے دل نورِ ایمان سے منور ہیں۔ قیامت کے دن اُن کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوں گے اور جن کے باطن میں دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکنے اور کفر شرک کے باعث گمراہی کی تاریکی جمی ہوئی ہے اس روز ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

خصوصیاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سب سے پہلے نکلنے والا کلام یہ ہے:

(۱) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلاً

(۲) عالم ارواح میں سب سے پہلے آپ ﷺ کا نور پیدا ہونا۔

(۳) سب سے پہلے آپ ﷺ کو نبوت عطا ہونا۔

(۴) آپ ﷺ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہوا ہونا۔

(۵) پہلی کتابوں میں آپ ﷺ کی بشارت ہونا۔

(۶) بوقت پیدائش آپ ﷺ کے جسم اطہر کا نجاست وگندگی سے بالکل پاک وصاف ہونا۔

(۷) آپ ﷺ کا اپنی پشت کی طرف سے اس طرح دیکھ لینا جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے۔

(۸) کھارے پانی میں لعاب مبارک ڈالنے سے پانی کا میٹھا ہوجانا۔

(۹) آپ ﷺ کا لعاب دہن دودھ پیتے بچہ کے منہ میں ڈالنے سے اس کو بھوک نہ لگنا۔

(۱۰) آپ ﷺ کی بغل میں بالوں کا نہ ہونا بغل کا سفید اور چمکدا ہونا۔

(۱۱) آپ ﷺ کا اتنی دوری سے بات کو سن لینا کہ دوسرے اتنی دور سے نہیں سن سکتے تھے۔

(۱۲) آپ ﷺ کو تمام عمر جمائی نہ آنا۔

(۱۳) آپ ﷺ کو تمام زندگی خواب میں احتلام نہ ہونا۔

(۱۴) آپ ﷺ کے پسینہ کا مشک سے زیادہ خوشبودار ہونا۔

(۱۵) آپ ﷺ کے بول وبراز کو زمین کا اس طرح نگل جانا کہ اس جگہ نشان تک باقی نہ رہتا تھا۔

(۱۶) دھوپ میں چلتے وقت آپ ﷺ کے سر پر بادل کا سایہ کر لینا۔

(۱۷) آپ ﷺ جب کسی درخت کے نیچے بیٹھتے تو اس درخت کا آپؐ کی طرف جھک جانا۔

(۱۸) آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑنا۔

(۱۹) آپ ﷺ کے کپڑوں پر مکھی وغیرہ کا نہ بیٹھنا۔

(۲۰) جب آپ ﷺ کسی جانور پر سوار ہوتے تو اس کا بول و براز نہ کرنا۔

(۲۱) آپ ﷺ کا معراج کی سیر کرنا۔

(۲۲) آپ ﷺ کا دیدار الٰہی سے مشرف ہونا۔

(۲۳) آپ ﷺ کا چاند کے دَو ٹکڑے کر دینا۔

(۲۴) جملہ روئے زمین کا آپ ﷺ کے لئے مسجد بنا دینا۔ یعنی مسلمان ہر جگہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۲۵) پوری زندگی میں آپ ﷺ کا ستر نظر نہ آنا۔

(۲۶) سب مخلوق سے آپ ﷺ کا افضل ہونا۔

(۲۷) غنائم کا آپ ﷺ کے لئے حلال ہونا۔

(۲۸) آپ ﷺ کا حضرت جبرائیلؑ امین کو ان کی اصل صورت و شکل میں دیکھنا۔

(۲۹) آپ ﷺ کا سونے کی حالت میں آنکھوں کا سو جانا اور دل کا بیدار رہنا۔

(۳۰) آپ ﷺ کا اذان و اقامت میں نام مبارک ہونا۔

(۳۱) آپ ﷺ پر صدقہ کا حرام ہونا۔

(۳۲) آپ ﷺ پر نبوت ختم ہونا۔

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباہما دارند کہ تو تنہاں داری

یعنی انبیاء میں جو مختلف صفات تھی وہ تمام تنہا نبی کریمؐ میں پائی جاتی تھی۔

آپ ﷺ کو قیامت کے دن عطا کی جائیں گی۔

(۱) سب سے پہلے آپ ﷺ کا قبر سے باہر نکلنا۔

(۲) آپ ﷺ کا سب سے پہلے بے ہوشی سے ہوش میں آنا۔

(۳) آپ ﷺ کا میدان حشر میں براق پر سوار ہو کر آنا اور بطور اعزاز ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کا آپ ﷺ کے ساتھ ہونا۔

(۴) عرش کی داہنی جانب کرسی پر آپ ﷺ کا بیٹھنا۔

(۵) آپ ﷺ کو مقام محمود عطا ہونا۔

(۶) لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) آپ ﷺ کے ساتھ ہونا۔

(۷) حضرت آدمؑ اور آپ کی جملہ اولاد کا آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہونا

(۸) ہر نبی کا اپنی اپنی امتوں کے ساتھ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ہونا۔

(۹) دیدار خداوندی سب پہلے آپ ﷺ کو نصیب ہونا۔

(۱۰) شفاعت عظمٰی کا آپؐ کے لئے مخصوص ہونا۔

(۱۱) پل صراط پر سب سے پہلے آپ کا اپنی اُمت کو لے کر گزرنا۔

(۱۲) سب سے پہلے آپ ﷺ کا جنت کا دروازہ کھلوانا۔

☆ جس ذات بابرکات کے گھر میں دو دو مہینہ توا نہ چڑھتا ہو اور پانی اور کھجور پر اس کا اور اس کی بیویوں کا گزارہ ہو اور جس کا دن مسجد میں اور رات مصلے پر کھڑے ہوئے اس طرح گزرتی ہو کہ اللہ کے سامنے کھڑے کھڑے پاؤں پر ورم ہو جائے وہاں عیش و عشرت کا تصور ہی محال ہے۔

☆ ابو سفیان مدینہ پہنچ کر اول اپنی بیٹی ام المومنین اُم حبیبہؓ کے پاس گیا ابو سفیان نے کہا اے بیٹی تو نے اس بستر کو لپیٹ کیوں دیا کیا بستر کو میرے قابل نہ سمجھا یا مجھے بستر کے قابل نہ سمجھا ام حبیبہؓ نے کہا یہ رسول اللہؐ کا بستر ہے اس پر ایک

مشرک کو جو شرک کی نجاست سے ملوث اور آلودہ ہو نہیں بیٹھ سکتا ابو سفیان نے چلا کر کہا اے بیٹی عزیٰ کی قسم تو میرے بعد شر میں مبتلا ہو گئی ام حبیبہؓ نے کہا شر میں نہیں بلکہ کفر کی ظلمت سے نکل کر اسلام کے نور اور ہدایت کی روشنی میں داخل ہو گئی اور آپ سے تعجب ہے کہ آپ سردار قریش ہو کر پتھروں کو پوجتے ہیں کہ جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں۔

سجدہ کر اس ذات کو جو کہ ہے مسجودِ جہاں
جا بجا کی سجدہ ریزی سے تو اپنا سر نہ پھوڑ

☆ ایک حدیث میں حضرت اُنسؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے حضورؐ نے تبسم فرمایا۔ جس سے آپ ﷺ کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا جانتے ہو میں کیوں ہنسا؟ صحابہؓ نے لاعلمی ظاہر کی حضورؐ نے فرمایا کہ بندہ اپنے مولا سے قیامت کے دن یوں کہے گا۔ کہ یا اللہ تو نے مجھ پر ظلم سے تو امان دے رکھی ہے۔ ارشاد ہوگا کہ بالکل تو بندہ کہے گا یا اللہ میں اپنے خلاف کسی دوسرے کی گواہی معتبر نہیں مانتا۔ ارشاد ہوگا کہ اچھا ہم تجھی کو تیرے نفس پر گواہ بناتے ہیں اس کے منہ پر مُہر لگا دی جائے گی اور اُس کے بدن کے ہر اعضاء سے پوچھا جائے گا۔ اور جب وہ اپنے سب اعمال گنوا دیں گے تو اس کے مُنہ کی مُہر ہٹا دی جائے گی تو وہ اپنے اعضاء سے کہے گا۔ کم بختو تمہارا ناس ہو تمہارے ہی لئے تو میں یہ حرکتیں کرتا تھا یعنی ان حرکتوں کی لذتیں تم کو ہی ملتی تھیں تم ہی خود اپنے خلاف گواہی دینے لگے ہو۔ مگر اعضاء بھی مجبور ہیں کہ اُس دن کوئی چیز خلاف حق بات نہ کہہ سکے گی۔

حکایت:

ایک دن حضرت سلیمانؑ کے پاس ملک الموت آدمی کی شکل میں ملاقات

کے لیئے آئے۔ اس وقت حضرت سلیمانؑ کا وزیر بھی بیٹھا ہوا تھا۔ ملک الموت نے اس وزیر کی طرف کئی مرتبہ غور کے ساتھ دیکھا۔ جب ملک الموت چلے گئے تو وزیر نے حضرت سلیمانؑ سے پوچھا۔ حضرت یہ شخص کون تھا۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا۔ عزرائیل وزیر نے کہا مجھ کو کئی بار عزرائیل نے گھورا اس سے مجھ کو بڑا خوف پیدا ہوا آپ ہوا کو حکم دیں کہ مجھ کو بوماس کے جزیرے میں پہنچا دے حضرت سلیمانؑ نے ہوا کو حکم دیا اور بات کی بات میں وزیر ہوا کے گھوڑے پر سوار کئی ہزار میل دور جزیرہ بوماس میں جا داخل ہوا جونہی جزیرہ میں قدم رکھا۔ حضرت عزرائیلؑ آ موجود ہوئے اور وزیر کی روح قبض کی کئی روز کے بعد پھر عزرائیلؑ حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں آئے اور حضرت سلیمانؑ نے اپنے وزیر کا قصہ بیان کیا عزرائیلؑ نے عرض کیا اس روز جو میں اس شخص کی طرف بار بار دیکھتا تھا۔ اس کی یہی وجہ تھی میں حیران تھا کہ اس کی حیات پوری ہو چکی ہے اور دو گھڑی بعد جزیرہ بوماس میں مجھ کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم ہے۔ یہ یہاں کیوں بیٹھا ہے۔ نتیجہ یہ کہ انسان کا خمیر جہاں کا ہے وہیں اس نے مرنا ہے۔

حُسنِ اخلاق:

ایک مرتبہ ایک بدوی آیا اور حضورؐ کی چادر پکڑ کر اس زور سے کھینچی کہ گردن مبارک پر نشان پڑ گیا اور یہ کہا کہ میرے ان اُونٹوں پر غلہ لدوا دو تم اپنے مال میں سے یا اپنے باپ کے مال میں سے نہیں دیتے ہو (گویا بیت المال کا مال ہم ہی لوگوں کا ہے تمہارا نہیں ہے۔)

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک تو اس چادر کو کھینچنے کا بدلہ نہیں دے گا میں غلہ نہیں دوں گا اس نے کہا خدا کی قسم میں بدلہ نہیں دیتا۔ حضور تبسم فرما رہے

تھے اور اس کے اونٹوں پر غلہ لدوا دیا۔

امت کی بخشش کے لئے ایک لپ ہی کافی ہے:

جنت: ایک حدیث میں ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے اور اضافہ فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اور اتنا مزید تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے ابوبکرؓ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو حضورؐ کی ساری امت کو ایک ہی لپ میں جنت میں داخل کر دیں گے تو حضورؐ نے فرمایا۔ عمرؓ نے سچ کہا۔

ایک صحابیؓ کا واقعہ:

حبیب بن زیدؓ کو حضورؐ نے بھیجا مسلمہ کذاب کے پاس مسلیمہ نے ان کو ایسی بے دردی سے شہید کر دیا کہ پہلے ایک ہاتھ کاٹا پھر دوسرا ہاتھ پھر ایک پاؤں پھر دوسرا پاؤں پھر ان کی زبان کاٹی اسی طرح سے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کا سارا گوشت پوست اُتار کر اپنے ہاتھ سے اُٹھایا۔ جس طرح بکرے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے۔ مسلیمہ کا دعویٰ نبوت کا تھا اور وہ اس صحابی سے یہ بات کہلوانا چاہتا تھا کہ تم میری نبوت کا اقرار کرو اور وہ کہتے تھے کہ نہیں اس طرح جب ان کی زبان کو کاٹا تو سر ہلا کر اس کی نبوت سے انکار کرتے تھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے جب یہ خبر ان کی والدہ حضرت ام عمارہؓ کو پہنچی کہ تیرے بیٹے کو مسلمہ نے شہید کر دیا تو غیرت وایمان سے بھرپور ماں نے جواب دیا کہ اس دن کو دیکھنے کے لئے میں نے اس کو دودھ پلایا تھا۔ ابھی اللہ کی رحمت سے امید کرتی ہوں کہ میرے بیٹے کی وجہ سے میری بھی بخشش ہو جائے گی۔

☆ ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ لوگ جیسا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں ایسے ہی ننگے میدان حشر میں ہوں گے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ سب کے سامنے ننگا ہونے سے کیسی شرم آئے گی، ایک دوسرے کو دیکھیں گے حضورؐ نے فرمایا اس وقت لوگ اپنی مصیبت میں اس قدر گرفتار ہوں گے کہ ایک کو دوسرے کے دیکھنے کا ہوش بھی نہ ہوگا۔ سب کی آنکھیں اُوپر کی طرف لگی ہوئی ہوں گی ہر شخص اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں غرق ہوگا کسی کا پسینہ پاؤں تک چڑھا ہوا ہوگا۔ کسی کا پنڈلی تک کسی کا پیٹ تک کسی کا مُنہ تک ہو ہوگا۔ فرشتے عرش کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہوں گے اُس وقت ایک ایک شخص کا نام لے کر پُکارا جائے گا۔ وہ مجمع سے نکل کر وہاں حاضر ہوگا جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اعلان کیا جائے گا کہ اس کے ذمہ میں جس کا مطالبہ ہو وہ آئے اُس کے ذمہ میں جس کا کوئی حق ہوگا یا اُس کی طرف سے اُس پر کسی قسم کا ظلم ہوگا۔ وہ ایک ایک کر کے پُکارا جائے گا اور اُس کی نیکیوں میں سے ان کے حقوق ادا کئے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی یا نہیں رہیں گی تو اُن لوگوں کے گناہ اُس پر ڈال دیئے جائیں گے اور جب وہ اپنے گناہوں کے ساتھ دوسرے گناہوں کو بھی لے لیگا تو اُس سے کہا جائے گا کہ جا اپنی سزا کی جگہ میں چلا جا حساب اور عذاب کی اِس شدت کو دیکھتے ہوئے کوئی مقرب فرشتہ یا نبیؑ ایسا نہ ہوگا۔ جس کو اپنا خوف نہ ہو مگر وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ فرما دے اس وقت ہر شخص سے چار چیزوں کا سوال ہوگا۔

(۱) اپنی عمر کس کام میں خرچ کی۔

(۲) اپنی جوانی کس چیز میں خرچ کی۔

(۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

(۴) اپنے علم میں کیا عمل کیا۔

ا؎ اس حدیث کی تشریح مشہور زمانہ کتاب فضائل صدقات کا ضرور مطالعہ کریں۔

حوض کوثر کا منظر:

اس دن اللہ کے رسول ؐ کا حوض ہوگا

ایک کنارے پر حضرت ابو بکرؓ کھڑے ہوں گے۔

ایک کنارے پہ حضرت عمرؓ کھڑے ہوں گے۔

ایک کنارے پہ حضرت عثمانؓ کھڑے ہوں گے

ایک کنارے پہ حضرت علیؓ کھڑے ہوں گے

اور محمد مصطفیٰ ؐ کھڑے ہوں گے۔ آج اس حوض کے پلانے والے پانچ بڑے ہیں۔ ان میں ایک اللہ کا رسولؐ ہے۔

روزِ حشر کو پینا ہے دستِ نبیؐ سے جام
ان کے پلانے امت کے پینے کی خیر ہو

واقعہ حضرت ابو عبداللہ:

ابو عبداللہ اپنے ۳۰۰ مریدوں کو لے کر حج کے لئے جا رہے تھے کہ راستے میں عیسائی بستیسے گزر ہوا تو اُن کو حقیر نگاہ سے دیکھا اور ساتھ ہی ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا جس کو دل دے بیٹھے اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان کا حساب کر دیا۔ مریدوں نے کہا حضرت جی چلیں کہنے لگے چلتے ہیں حضرت جی چلے کہنے لگے چلتے ہیں۔ آخر کار کہنے لگے آپ چلے میں نہیں جا سکتا کیونکہ میں اس لڑکی کو اپنا دل دے بیٹھا ہوں مرید تو واپس چلے گئے ابو عبداللہ اُس لڑکی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں اُس کے باپ نے کہا

آپ کو اپنے مذہب کو چھوڑنا پڑے گا اور عیسائی مذہب قبول کرنا پڑے گا۔ ابو عبداللہ نے کہا قبول ہے اور اُس کے باپ نے پھر کہا کہ ایک سال سؤر چرانے پڑیں گے کہنے لگے قبول ہے۔ اب جنگل میں سور چراتے۔

ایک سال کے بعد حضرت شبلیؒ کو خیال آیا حضرت جی کا پتہ کرنے کے لئے آئے تو بستی والوں سے پوچھا کہ وہ حضرت جی کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ جنگل میں سور چرا رہے ہیں۔ شبلیؒ جنگل میں گئے تو کیا دیکھا کہ وہ سور چرا رہے ہیں اُس عصاء سے جس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ شبلیؒ نے پوچھا حضرت جی یہ کیسے ہوا ابو عبداللہ نے کہا جیسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ پھر شبلیؒ نے پوچھا کوئی قرآن کی آیت یاد ہے کہنے لگے صرف ایک یاد ہے۔ وہ یہ کہ ایمان فروخت کر کے کفر خریدا پھر شبلیؒ نے پوچھا کوئی حدیث یاد ہے کہنے لگے ایک یاد ہے۔ وہ یہ کہ مرتد کو قتل کر دیا جائے شبلیؒ تو رونے لگ گئے اس زور سے روئے کہ ابو عبداللہ بھی رونے لگے اور سارے سور بھی رونے لگے۔

ابو عبداللہ نے کہا یا اللہ اتنا قریب کر کے اتنا دور کر دیا۔ شبلیؒ تو اُن کو روتے ہوئے چھوڑ گئے۔ شبلیؒ کے پیچھے ابو عبداللہ دریائے دجلہ پر غسل کر رہے تھے۔ ابو عبداللہ نے کہا۔ شبلیؒ سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا اور میرا ایمان مجھے واپس کر دیا۔ اب بغداد میں خوشیاں اور چراغاں ہوگیا۔ وہ لڑکی بھی ابو عبداللہ کی محبت میں گھر کو چھوڑ کر بغداد پہنچ گئی اور حضرت ابو عبداللہ سے کہنے لگی آپ مجھے کلمہ پڑھا دیں اور اپنے نکاح میں لے لو۔ ابو عبداللہ نے کہا نہیں صرف کلمہ پڑھ لو اُسی وقت لڑکی نے کلمہ پڑھ لیا۔ پھر اُس لڑکی نے کہا کہ اب مجھے واپس نہیں جانا میں یہاں ہی رہوں گی اُس کو وہاں ایک کمرہ دے دیا گیا اب وہ وہاں پر رہنے لگی اور ابو عبداللہ کی محبت میں مرتی رہی۔ آخر کار آخر وقت آ گیا کہنے لگی کہ میری

حضرت جی کے ساتھ آخری ملاقات کرادیں حضرت جی آئے تو اُس لڑکی نے اُن کو دیکھا اور کلمہ پڑھا اور روح پرواز کرگئی۔ ایک مہینہ کے اندر اندر ابو عبداللہ کا بھی انتقال ہوگیا۔

شبلیؒ نے خواب میں ان دونوں کو ایک تخت پر دیکھا اور پوچھا کہ ابو عبداللہ کیا ہوا ابو عبداللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو جنت میں یہاں ساتھی بنادیا۔

دوزخ:

ایک قطرہ دورخ کے پانی کا زمین میں ڈال دیں سارا جہاں کڑوا ہو جائے گا ایک لوٹا دوزخ کے پانی کا سات سمندروں میں ڈال دیں سارے سمندروں کا پانی اُبلنے لگ جائے گا۔ ایک دوزخ کا پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیں سارے پہاڑ پگھل کے سیاہ پانی بن جائیں۔ ایک زنجیر کا کڑا نکال کے ہمالیہ پہاڑ پر رکھیں تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہوا ساتوں زمین کو چیرتا ہوا نیچے چلا جائے گا۔

اگر جہنمیوں کو جہنم سے نکال کر دنیا کی آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ میٹھی نیند سو جائیں گے یعنی دو ہزار سال تک نیند آجائے۔ ۷۰ ہاتھ لمبی زنجیر میں اسے پرو دیا جائے گا وہ زنجیر مُنہ کے راستے سے ڈال کر پاخانے کے راستے سے نکل جائے گی۔

☆ اگر جہنم سے ایک سوئی کے ناکہ کے برابر سوراخ کر دیا جائے تو اس کی گرمی سے روئے زمین پر رہنے والے سب مرجائیں۔

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند رہے اور وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں جاگی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گو اس میں سے مکھی کے سر

کے برابر آنسو نکلے۔

قیامت کے دن جہنم کی آمد اور چیخ و پکار:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جہنم کو لاؤ تو جہنم آئے گی منہ زور گھوڑے کی طرح ستر (۷۰) ہزار لگام ہوں گی ہر لگام پہ ستر (۷۰) ہزار فرشتے ہوں گے پانچ ارب فرشتوں نے اِس کو پکڑا ہوا ہوگا۔ پھر بھی وہ چھینتی ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنا دست قدرت اس کی طرف متوجہ نہ کرے تو وہ جہنم کیا نیک کیا بد سب کو ہی لپیٹ کر کھا جائے وہ آتے ہی چیخ مارے گی ساری محشر کی انسانیت پھر گھٹنوں کے بل زمین پر گر جائے گی۔

آدمؑ بھی بے ساختہ پکار اُٹھیں گے اے اللہ میری جان بچا شیثؑ عرض کریں گے اے اللہ میری جان بچا، نوحؑ، ادریسؑ کہیں گے اے اللہ میری جان بچا۔ ابراہیمؑ کہیں گے یا اللہ تیری میری دوستی کا واسطہ میری جان بچا۔ عیسیٰؑ کہیں گے یا اللہ میں اپنی ماں مریمؑ کا بھی آج سوال نہیں کرتا میری جان بچا۔ آپ ﷺ ارشاد فرمائے گے یا اللہ میری اُمت، میری اُمت۔

آپ ﷺ تو بخشے بخشائے ہیں آپ ﷺ کی بیویاں بھی بخشی بخشائی ہیں۔ آپ ﷺ کی بیٹیاں بھی بخشی بخشائی ہیں۔ آپ ﷺ کے نواسے بھی بخشے بخشائے ہیں۔ آپ ﷺ کے داماد بھی بخشے بخشائے ہیں اور آپ ﷺ کے تمام صحابہ بھی بخشے بخشائے ہیں۔ تو پھر آپ ﷺ روتے کس کے لئے ہیں صرف اُمت کے لئے روتے ہیں۔ ہائے یا اللہ میری اُمت میری اُمت۔

جیس دین دی خاطر نبی سوہنے ، رورو کے خون نچوڑیا اے
تو رسم رواجاں نوں دین کہہ کے اوس نبی دا دل کیوں توڑیا اے

☆ جنت کی عورت پیدا نہیں ہوتی جیسا کہ دنیا کی عورت کا بچہ بچی پیدا ہوتی ہے۔ جنت میں ایک نہر ہے وہ ڈھکی ہوئی ہے اس کے اندر مشک، عنبر، زعفران کافور مل کر چلتا ہے جیسے آٹا گوندھا جاتا ہے۔ مشین میں یوں چلتا ہے ایک دم اللہ کا نور اُوپر سے آ کر اس میں پڑتا ہے۔ تو اس میں سے پوری جنت کی حُور تیار ہو کر باہر نکل آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے سو سو جوڑے پہنائے اس کے چہرے پر اپنے نور کی تجلی ڈالی۔ اب اربوں کھربوں سال بعد بھی اس کا حسن مانند نہ پڑے گا۔ دمکتا جائے گا چمکتا جائے گا۔ مہکتی جائے گی نہ حسن میں کمی آئے گی نہ ناز و انداز میں کمی آئے گی اور ہر نظر میں پہلے سے بہتر (۷۲) گنا زیادہ حسین ہو جائے گی۔ جب یہ نکل کر باہر آتی ہیں تو ان کے خیموں میں بیٹھایا جاتا ہے پھر یہ مل کر گانے گاتی ہیں۔

واقعہ: ایک ارب حور عین والا محل:

حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ آیت پڑھی جنات عدن پھر فرمایا جنت میں ایک قسم کا محل ہے جس کے چار ہزار دروازوں کے پٹ ہیں۔ ہر دروازہ پر پچیس ہزار حور عین ہیں اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ مگر نبی ﷺ نے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو یا صدیقؓ داخل ہوگا پھر فرمایا اے ابوبکرؓ آپ کو مبارک ہو یا شہید داخل ہوگا مگر عمرؓ کیلئے شہادت کا رتبہ کہاں پھر فرمایا وہ ذات جس نے مجھے کفر کی بدحالی سے نکالا وہ اس پر بھی قادر ہے، کہ مجھے شہادت کا رتبہ عطاء فرمائے۔ چنانچہ آپؓ کی یہ تمنا بھی پوری ہوئی اور آپؓ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

واقعہ جنت و دوزخ کی بحث:

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ جنت اور دوزخ نے آپس میں بحث کی

پس دوزخ بولی کہ میرے اندر بڑے بڑے تکبر کرنے والے فرعون، شداد نمرود جیسے ظالم شہنشاہ، قارون، ابوجہل، ابولہب جسے بڑے بڑے سرمایہ دار قیام کریں گے۔

جنت افسوس کے ساتھ کہنے لگی کہ عموماً میرے اندر ضعیف، کمزور حقیر، گمنام اور لوگوں کی نظروں سے گرے ہوئے بے عزت اور بھولے لوگ داخل ہوں گے تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے جنت تو میری رحمت کا مقام ہے۔ جس پر رحمت کرنا چاہوں گا اُس کو تیرے اندر داخل کروں گا۔ اور دوزخ سے فرمایا اے دوزخ تو میرے عذاب کی جگہ ہے۔ جس پر عذاب کرنا چاہوں گا اس کو تیرے اندر داخل کروں گا۔ اور تم دونوں کا پیٹ بھروں گا۔ لیکن دوزخ نہیں بھرے گی۔ جب تک کہ رب العزت اپنا پاؤں اس میں نہ رکھیں گے اس کے بعد دوزخ عرض کرے گی بس۔ بس۔ بس پس اس وقت بھر جائے گی۔

قصہ حاطب بن ابی بلتعہ: (بدری صحابہ کی شان)

صحیح بخاری میں ہے اس اثناء میں حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کے نام ایک خط لکھا کہ حضورؐ مکہ کی تیاریاں فرما رہے ہیں اور ایک عورت کے ہاتھ اس خط کو مکہ روانہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بذریعہ وحی کے اس کی اطلاع دی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو روانہ کیا کہ تم برابر چلے جاؤ یہاں تک کہ روضہ خانے میں تم کو اُونٹ پر سوار ایک عورت ملے گی اُس کے پاس مشرکین مکہ کے نام حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے وہ اس سے لے آؤ چنانچہ روضہ خانے میں پہنچ کر ہم کو ایک عورت ملی اُونٹ بٹھلا کر اُس کی تلاشی لی کہیں خط نہ ملا ہم نے کہا خدا کی قسم اللہ کا رسول کبھی غلط نہیں کہہ سکتا۔

ہم نے اُس عورت سے کہا کہ بہتر ہوگا کہ وہ خط ہم کو دیدے ورنہ ہم

برہنہ کر کے تیری تلاشی لیں گے اُسی وقت اُس عورت نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کر ہم کو دیا ہم وہ خط لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے حاطب کو بلا کر دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے۔ حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جلدی نہ کریں۔ یا رسول اللہ قریش سے میری کوئی قرابت نہیں۔ میرے اہل وعیال آج کل مکہ میں ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں تو اُن کے ساتھ کوئی احسان کروں جس کے صلہ میں وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں۔ خدا کی قسم میں نے دین سے مرتد ہو کر اور اسلام کے بعد کفر سے راضی ہو کر ہرگز یہ کام نہیں کیا۔ میری غرض فقط وہی تھی جو میں نے عرض کی۔

پس میں نے ایک خط لکھا کہ جس میں میرا یہ نفع ہے اور اللہ اور اُس کے رسول کا کوئی نقصان نہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ جانتے ہو یہ بدری ہیں۔ جن کے اللہ تعالیٰ نے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔

تیرے مُنہ سے حُقہ کی بو آتی ہے:

دورِ حاضرہ میں بھی کئی بزرگوں نے دور سے حضور کی زیارت کی۔ قریب آنے کی اجازت چاہی تو حقہ کا عذر پیش کیا گیا اس لیے تمباکو سے پرہیز کریں۔ شراب اور خنزیر کے بعد جو مضر بیماریاں لگتی ہے ان میں بھی تمباکو صفِ اوّل میں ہے۔

کہتے ہیں ایک شخص جنگل میں تنہا چلا جا رہا تھا۔ اتفاق اس کی سواری کے جانور کا پیر ٹوٹ گیا۔ پریشانی کے عالم میں اس نے درود شریف کا ورد شروع کیا

دیکھتا کیا ہے۔ کہ تھوڑی دیر بعد تین بزرگ تشریف لائے ان میں سے ایک دور کھڑے رہے اور دو صاحبان نزدیک تشریف لائے۔ اور اس کے جانور کا پیر درست کر دیا اس شخص نے دریافت کیا کہ آپ حضرات کون ہیں ان دونوں صاحبان نے فرمایا کہ ہم حسنؓ اور حسینؓ ہیں اور وہ جو دور کھڑے ہیں وُہ ہمارے نانا (صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس شخص نے فریاد کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو قدم بوسی سے کیوں محروم فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے منہ سے حقہ کی بو آتی ہے۔

پس جس وقت عورتوں کے حسن و جمال کا جال شیطان کو دکھلایا گیا تو رقص کرنے لگا اور ناچنے لگا اور چٹکیاں بجانے والی اور عورتوں کے حسن و جمال کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہی وہ دریائے فتنہ ہے کہ جس سے کوئی صحیح سالم بچ کر نہیں گزر سکتا اور بولا کہ اے پروردگار یہ جال مجھ کو جلدی دے دیجئے پس میں اپنی مراد کو پہنچ گیا لوگوں کے پھانسنے کیلئے یہ بہترین جال ہے اور آگے اسی جال کے جال کا بیان ہے۔

مردوں کی کمی شراب خوری اور زنا کی کثرت ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے۔ کہ علم اُٹھ جائے گا۔ جہالت بہت بڑھ جائے گی۔ زنا کی کثرت ہوگی۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مرد کم ہو جائیں گے۔ عورتیں اس قدر زیادہ ہو جائیں گی۔ کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کے لیئے ایک ہی مرد ہوگا۔

قیامت کی نشانی:

گناہوں کی کثرت ماں باپ کی نافرمانی کرنا، امانت میں خیانت، گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی، بے علم وکم علم پیشوا بننے لگیں کم درجہ کے لوگ جیسے

چرواہے وغیرہ اُونچے اُونچے مکان بنوانے لگیں۔ خدا تعالیٰ کے مال کو اپنی ملک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈنڈ کی طرح بھاری سمجھنے لگیں۔ دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں۔ شراب کی کثرت ہونے لگے۔ بعد کے لوگ پہلے بزرگوں کو بُرا کہنے لگیں۔

ابو ہریرہؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ کو کب نبوت ملی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمؑ کے آنے سے ایک ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت عطا فرمائی اور پھر مجھ پر ہی نبوت ختم کر دی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات چھ دن میں بنائی اور پھر آدمؑ کو پیدا کیا۔

سعد بن معاذؓ کی موت پر اللہ کا عرش ہل گیا:

آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ جبرائیلؑ آئے اور کہا یا رسول اللہ آج کون فوت ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے کہا پتہ نہیں جبرائیلؑ نے عرض کیا کہ اللہ کا عرش ہل گیا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا، سعدؓ بیمار تھا اُس کا پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا ان کا انتقال ہوگیا۔ تو آپ ﷺ مسجد سے ایسی تیزی کے ساتھ دوڑے کہ صحابہؓ کے جوتوں کے تسمے ٹوٹ گئے اور چادریں گر گئیں اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ہم کو تھکا دیا آپ ﷺ فرمانے لگے جلدی کرو مجھے خطرہ ہے کہ فرشتے سعدؓ کو غسل نہ دے دیں اور ہم اس سعادت سے محروم ہو جائیں آپ ﷺ سعدؓ کے سرہانے کے پاس جا کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم سارا کمرہ فرشتوں سے بھرا پڑا ہے۔ میرے لئے کوئی جگہ نہ تھی اس لئے پاؤں سکیڑ کر بیٹھا ہوں آج سعدؓ کے جنازے میں ایسے فرشتے اُترے ہیں جنہوں نے کبھی زمین کو چھوا نہیں ان کو اللہ نے بھیجا ہے کہ جاؤ میرے سعدؓ کی نماز جنازہ پڑھ کے آؤ۔

شانِ صحابہؓ

جہاں بھر میں جو کہ ہیں اعلیٰ و عرفا — ہیں وہ نبیؐ کے صحابہ پیارے
بعد از انبیاء مرتبہ ہے انہی کا — ہمسری میں ان کے کوئی دم نہ مارے
ادب میں اگر کچھ کمی ان کے ہوئی — دونوں جہانوں میں جاؤ گے مارے
کیا سماں ہوگا کہ جب انجمن میں — دیدارِ نبیؐ کر رہے ہوں گے سارے
نبیؐ کے گرد بیٹھے ہوں گے یہ ایسے — فلک پر گرد چاند کے جیسے تارے
سخت کافروں پر وہ تھے انتہا کے — آپس میں لیکن رحم دل تھے پیارے
جان و مال لے کر وہاں پہنچتے تھے — نبی پاکؐ ان کو جہاں بھی پکارے
چہروں پہ سجدوں کے ان کے نشاں تھے — قیامت کو چمکیں گے جیسے ستارے
کہا آقا نے ہیں صحابہؓ ستارے — لے جائیں گے دین کو ہر دیارے
سینے سے ان کو نبیؐ تھے لگاتے — بہت فیض سینوں میں ان کے اتارے
آپس میں تھی ان کی ایسی محبت — ایک دوسرے کے تھے بنتے سہارے
محبت صحابہؓ کی یا رب عطا کر — بجز ان کی الفت کے ہیں ہم بے چارے
محبت صحابہ کی جو پائیں دولت — حکیم ان کے ہو جائیں وارے نیارے
ادب میں صحابہ کے گر کمی ہوئی — بے ادب نادان جائیں گے مارے

حضرت معاویہؓ کے جنازہ پر فرشتوں کی آمد:

آپ ﷺ تبوک کے سفر میں تھے سورج نکلا بڑا چمکدار آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا آج سورج بڑا چمکدار نکلا ہے۔ کیا بات ہے۔ تو فوراً جبرائیلؑ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورج کی روشنی نہیں ہے۔ مدینے میں

آپ کے ساتھی معاویہؓ بن معاویہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ ان کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے آئے ہوئے ہیں یہ ان کا نور ہے۔ جو سارے جہاں میں پھیلا ہوا ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا میں اس کا جنازہ حاضر کرتا ہوں آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھے جبرائیلؑ نے اشارہ کیا زمین سکڑتی گئی اور جنازہ تبوک میں پہنچ گیا آپ ﷺ نے جنازہ پڑھیں پھر جبرائیلؑ نے اشارہ کیا زمین پھیلتی گئی اور جنازہ مدینے پہنچ گیا۔ یہ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری تھے۔ حضورؐ کی غلامی میں آئے تو اتنا اونچا مقام ملا۔

☆ لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے پوچھا کہ آپ سوتے کیوں نہیں فرمایا۔ آنسو تھمتے نہیں۔

رو دھو کے میں تحریر کیتا، چار اتھرو تسی وگا لینا
رون والیاں تے ہوندا رب راضی رو کے رب دی ذات منا لینا

جنگ بدر کے بعد:

صفوان بن اُمیہ اور عمیر بن وہاب اِن دونوں نے جنگ بدر کے بعد حضورؐ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ عمیر بن وہاب کو اللہ تعالیٰ نے ہدائیت دے دی جنگ حنین میں بہت سا مال اور اُونٹوں سے بھری پڑی وادی تھی۔ صفوان بن اُمیہ یوں دیکھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صفوان کیا یہ منظر اچھا لگ رہا ہے۔ تو صفوان بولا ہاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اُونٹوں کی بھری وادی تجھے ہدیہ تو صفوان بن اُمیہ نے اُسی وقت کلمہ پڑھا اور کہنے لگا اتنی بڑی سخاوت سچے رسولؐ کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔

☆ قیامت تک اللہ کا نام اور محمد کا نام اکٹھا رہے گا۔ آپ ﷺ آگے سے

بھی دیکھ لیتے تھے اور پیچھے سے بھی دیکھ لیتے تھے۔

☆ بندہ اپنے رب کے ساتھ جیسا گمان رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جب اس جہاں کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے پانی کو پیدا فرمایا پھر پانی پر اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی ڈالی تو اُس کی برکت سے ایک بلبلا نکل کر پھٹا اُس پھٹے ہوئے بلبلے پر اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھایا تو زمین تھرتھرانے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر پہاڑوں کو گاڑ دیا جس سے زمین رکی پھر سب چیزیں پیدا کرنے کے بعد سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا صرف اپنی عبادت کے لئے پھر اس زمین میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار خزانے رکھ دیئے۔ پانی کے خزانے، ہیرے اور جواہرات کے خزانے سونے کے اور چاندی کے خزانے کانسی کے خزانے تانبے کے خزانے پیتل کے خزانے لوہے کے خزانے نمک کے خزانے گیس کے خزانے پیٹرول کے خزانے سبزیوں کے خزانے پھلوں کے خزانے گندم کے خزانے چاول کے خزانے۔

نبی آخرالزمانؐ:

مکہ میں ایک قبیلہ کئی سو سال پہلے آباد تھا اس قبیلہ کا نام قریش تھا ہاشم اس قبیلہ کے بہت بڑے سردار تھے ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے گھر کی متولی تھی اس وجہ سے بنو ہاشم کی بڑی عزت کی جاتی تھی ہمارے نبی کریمؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ جناب عبداللہ ہاشم کی اولاد میں سے تھے آپ تجارت کرتے تھے۔ ایک دفعہ جناب عبداللہ تجارت کے لئے مدینہ گئے۔ جناب عبداللہ اس سفر میں مدینہ میں فوت ہوگئے آپ کو وہیں دفن کردیا گیا جناب عبداللہ کی وفات کو چھ ماہ گزر گے ۲۲

اپریل ۵۷۱ء کو پیر کا دن تھا۔ صبح صادق کا وقت تھا۔ ۴ بج کر ۴۵ منٹ (اُس زمانے میں گھڑیاں تو نہیں تھی لیکن دور حاضرہ کے محققین نے یہ وقت تعین کیے ہیں) جناب عبداللہ کے گھر ہمارے نبی کریمؐ پیدا ہوئے۔ جناب عبداللہ کے والد عبدالمطلب وہ کعبہ کے متولی تھے۔ جناب عبدالمطلب کو اپنے پوتے کی پیدائش پر بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے اپنے پوتے کا نام محمدؐ رکھ دیا مکہ میں اس سے پہلے ایسا نام کبھی نہیں رکھا گیا تھا۔ لوگوں نے پوچھا آپ نے یہ نام کیوں رکھا ہے۔ جناب عبدالمطلب نے کہا یہ نام میں نے اس لئے رکھا ہے۔ کہ میرا پوتا ایسا اچھا ہو کہ اس کی تعریف زمین اور آسمان پر ہو نبی کریمؐ کی والدہ جناب آمنہ نے خواب میں ایک فرشتہ دیکھا اس فرشتے نے بشارت دی کہ بچے کا نام احمدؐ ہوگا۔ مکہ کے سردار اپنے بچوں کو پرورش کے لئے گاؤں کی دائیوں کو دے دیتے تھے۔ یہ دائیاں بچوں کی اچھی طرح پرورش کرتیں۔ جب بچے سمجھ دار ہو جاتے تو ان کے ماں باپ کو واپس کر دیتیں۔ یہ دائیاں ہر سال بچوں کو لینے کے لئے مکہ آتیں اس سال دائیاں سب بچے لے گئیں۔ صرف ایک بچہ باقی رہ گیا تھا۔ جو یتیم تھا۔ دائی حلیمہ کو کوئی بچہ نہ ملا اس نے اپنے خاوند سے کہا خالی ہاتھ جانے سے یتیم بچہ ہی اچھا ہے مائی حلیمہ کی قسمت جاگ اُٹھی۔ وہ کیا جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے گھر جا رہی ہے۔ واپسی پر اس کی کمزور اُونٹنی نبی کریمؐ کی برکت سے سب سے تیز چلنے لگی۔ گاؤں میں اس کی کمزور بکریوں نے بھی وافر دودھ دینا شروع کر دیا۔ اس کے گھر میں دین و دنیا کی برکت آ گئی ہے۔ آپ ﷺ کی برکت سے حلیمہ کا سارا کنبہ خوش حال ہو گیا دائی حلیمہ اپنے کنبہ میں سب سے زیادہ غریب تھی۔ مگر رسول کریمؐ کے آنے کے بعد اس کے گھر میں ہر طرح برکت ہی برکت تھی۔

دائی حلیمہ نے پانچ سال کے بعد حضورؐ کو آپ کی والدہ کو واپس کر دیا۔ عمر

کے چھٹے سال میں والدہ حضورؐ کو مدینہ لے گئیں واپسی کے سفر میں والدہ چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔ آپ ﷺ اپنے دادا جناب عبدالمطلب کے پاس مکہ میں تشریف لے آئے ابھی آپ کی عمر آٹھ سال کی ہوئی تھی کہ دادا بھی فوت ہو گئے اب آپ ﷺ نے اپنے چچا جناب ابو طالب کے ساتھ رہنا شروع کیا۔ ابو طالب آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ بچپن میں آپ نے تمام پہلے پیغمبروں کی طرح بکریاں چرائیں۔ آپ لوگوں کی بکریاں اور اُونٹ چراتے تھے اور جس قدر مزدوری ملتی وہ اپنے چچا ابو طالب کو دے دیتے۔ دنیا کے آرام سے آپ شروع ہی سے محروم تھے والد پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ والدہ اور دادا ایک دوسرے کے بعد فوت ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کو ثابت کرنا تھا۔ کہ اس کے آخری نبی کی پرورش انسانوں کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ خود اُس کی نگرانی میں تھی۔

بارہ سال کی عمر میں آپ کے چچا ابو طالب شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ وہ حضورؐ کو اپنے ساتھ لے گئے اس سفر میں آپ ﷺ نے بہت کچھ سیکھا اس زمانے میں اہل مکہ جوا بازی، شراب خوری، بت پرستی اور بے حیائی میں مبتلا تھے۔ جُوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی۔ شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کعبہ میں بھی بہت سے بت رکھ دیئے گئے تھے۔ ان بتوں کو خدا سمجھ کر پُوجا کی جاتی تھی اس زمانے میں عورت ایک بیوگی کی حالت میں بھیڑ بکریوں سے بھی بدتر تھی عورت ایک تجارتی جنس گنی جاتی تھی۔ شادیوں پر کوئی پابندی نہ تھی ایک مرد جتنی عورتوں سے چاہتا نکاح کر لیتا۔ موت کے بعد باپ کی بیویاں بیٹے کو وراثت میں مل جاتی تھیں بیٹا اپنی ماؤں سے شادی کر لیتا۔ عرب سردار پسند نہ کرتے کہ کوئی آدمی ان کا داماد بنے اس لئے وہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی دفن کر

دیتے اس بے رحمی پر وہ فخر کرتے ذرا ذرا سی بات پر عرب تلواریں نیام سے نکال لیتے اور مدتوں آپس میں لڑتے رہتے کہیں مویشی چرانے پہ جھگڑا۔ کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا۔ سارا عرب ان پڑھ اور جاہل تھے۔ عربوں کی اخلاقی پستی سے نبی کریمؐ بہت پریشان رہتے وہ اکثر سوچ اور فکر میں رہتے۔ جوانی کے دنوں میں آپ ﷺ نے مختلف قبیلوں اور عقلمند لوگوں سے بات کی اور آپ ﷺ نے ان کی توجہ عوام کی بے چینی، ملک میں بدنظمی، غریبوں پر ظلم اور مسافروں کے لٹنے کی طرف دلائی۔ آپ ﷺ کی کوشش سے ایک انجمن قائم ہوئی۔ اس انجمن کے مقاصد یہ تھے کہ (۱) ملک سے بدنظمی دور کرنا۔ (۲) مسافروں کی حفاظت کرنا (۳) غریبوں کی مدد کرنا۔ (۴) کمزوروں کو اُن کا حق دلانا۔ (۵) مظلوموں کی حمایت کرنا۔ جوانی کے دنوں میں آپ ﷺ اپنے بلند اخلاق کی وجہ سے مشہور تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے، لوگ آپ ﷺ کی بہت عزت کرتے مکہ میں ایک شریف اور نیک بیوہ تھیں ان کا نام بی بی خدیجہ تھا۔ بی بی خدیجہ بعض لوگوں کو تجارتی سامان دے کر دوسرے ملکوں میں بھیجا کرتی تھیں۔ حضورؐ کی نیک نامی اور شہرت سن کر بی بی خدیجہ نے آپ ﷺ کو تجارتی سفر پر مال لے جانے کی درخواست کی آپ ﷺ نے یہ درخواست قبول کر لی۔ آپ ﷺ بی بی خدیجہ کا تجارتی سامان لے کر شام بصرہ اور یمن کئی بار گئے آپ ﷺ کی محنت دیانت اور کوشش سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ منافع ہوا آپ ﷺ کے بلند کردار نے بی بی خدیجہ کے دل پر بہت اثر کیا۔ انہوں نے شادی کا پیغام بھجوایا۔ جسے آپ ﷺ نے منظور فرما لیا آپ ﷺ کا نکاح بی بی خدیجہؓ سے ہوگیا۔ آپ ﷺ کی عمر پچیس (۲۵) سال اور اس وقت بی بی خدیجہؓ چالیس (۴۰) سال کی تھیں شادی کے بعد آپ ﷺ کی زیادہ توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گئی۔ آپ ﷺ

اکثر عوام کی بھلائی کے کام کرتے رہتے۔ لیکن زیادہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہی۔ آپ ﷺ پانی اور ستو لے کر شہر سے دور ایک پہاڑ کی غار میں چلے جاتے اس غار کا نام غارِ حرا ہے جب تک پانی اور ستو ختم نہ ہوتے آپ ﷺ واپس نہ آتے ہوتے ہوتے آپ ﷺ کو تنہائی زیادہ پسند آنے لگی غار میں آپ ﷺ کے قیام کے دن بڑھتے گئے۔ آپ ﷺ کی دیانت کی وجہ سے لوگ اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھتے لوگ اپنی ذاتی اور گھریلو باتوں میں آپ ﷺ سے مشورہ کرتے مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو صادق الامین کہہ کر پکارتے جب آپ ﷺ کی عمر ۳۵ سال کی تھی تو کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی ہر قبیلہ اور خاندان حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے رکھنا چاہتا تھا۔ حجر اسود رکھنے پر لڑائی شروع ہونے کا خطرہ تھا۔ یہ طے ہوا کہ اگلی صبح جو شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو اُسے ثالث مان لیا جائے۔ اتفاق سے صبح سب سے پہلے آپ ﷺ کعبہ میں تشریف لائے۔ لوگ پکار اُٹھے امینؐ آ گئے۔ ہمیں ان کا فیصلہ منظور ہے۔ آپ ﷺ نے ایک چادر بچھائی اس چادر پر حجر اسود اپنے ہاتھوں سے رکھ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہر ایک قبیلے کے سردار کو کہا چادر کو پکڑ کر اُٹھائیں اس طرح سب نے مل کر چادر اُٹھائی۔ آپ ﷺ نے پھر حجر اسود کو اُٹھایا اور کعبہ کے مشرقی کونے میں رکھ دیا۔ سب سردار اور ان کے قبیلے خوش ہو گئے۔ لڑائی ٹل گئی۔ خون خرابہ رُک گیا۔ آپ ﷺ کو سچے خواب آنے لگے۔ جو کچھ رات کو خواب میں دیکھتے دن میں وہی ہوتا۔ ان ہی دنوں آپ کو ایک روشنی اور چمک نظر آنے لگی۔ آپ اس روشنی کو دیکھ کر خوش ہوا کرتے اس روشنی میں کوئی آواز شکل نہ ہوتی آپ ﷺ کی عمر جب ۴۰ سال ہوئی۔ آپ ﷺ غارِ حرا میں عبادت کر رہے تھے ایک فرشتہ آیا اس فرشتے کا نام جبرائیلؑ تھا۔ جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آیا جبرائیلؑ کے ہاتھ میں ایک ورق تھا۔ اس نے آتے ہی کہا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا نبی بنایا ہے اور پھر کہا اقرأ یعنی پڑھ۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں امی ہوں تو اس نے آپ کو زور سے سینے سے لگایا اور پھر کہا پڑھ آپ نے پھر پہلے والا جواب دیا۔ دوسری مرتبہ فرشتے نے آپ کو زور سے سینہ سے لگایا اور پھر کہا پڑھ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دہرایا۔ جبرائیلؑ نے پھر آپ ﷺ کو زور سے سینہ سے لگایا اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے ہر شے پیدا کی انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ تیرا رب عزت والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم دیا اور انسان کو وہ سکھایا، جو وہ نہیں جانتا تھا۔ آپ ﷺ گھر آئے تو آپ ﷺ کی عجیب حالت تھی آتے ہی لیٹ گئے اور کہا۔ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ بی بی خدیجہؓ نے عرض کیا۔ آپ کیوں حیران ہیں آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں مہمان نواز ہیں۔ محتاجوں اور غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ نیک کام کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا۔ اس کے بعد آپ باقاعدہ غارِ حرا تشریف لے جاتے رہے ایک دن پھر اللہ تعالیٰ کا پیغام ملا۔

اے چادر کے اوڑھنے والے اُٹھ اور لوگوں کو ڈرا اپنے رب کی بزرگی پھیلا اور پاک دامنی اختیار کر۔ نجاست سے علیحدہ رہ کسی پر احسان نہ جتا اپنے رب کے لئے رسالت کرتے ہوئے ہر ایک امتحان اور تکلیف پر صبر کر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو نئے پیغام کے متعلق بتلایا۔ وہ فوراً آپ کی نبوت پر ایمان لے آئیں۔ حضرت بی بی خدیجہؓ، حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت ابوبکرؓ نے ایک ہی دن میں اسلام قبول کیا۔ تین سال کی مسلسل دعوت سے چالیس افراد مسلمان ہوئے ان چالیس افراد کا بڑا درجہ ہے ان دنوں مسلمان چھپ کر پہاڑ کی گھاٹی میں جا کر نماز پڑھا کرتے تھے ایک دن آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر مکہ کے لوگوں کو بلایا۔ جب لوگ آ گئے تو آپ ﷺ نے پوچھا تم

مجھے سچا جانتے ہو یا جھوٹا۔ انہوں نے آپ کے سچا ہونے کی گواہی دی آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں کہوں پہاڑی کے اس طرف ایک دشمن ہے جو مکہ پر حملہ کرنے والا ہے۔ تو آپ لوگ مان لیں گے۔ انہوں نے کہا بے شک آج تک آپ نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے عزیزو میں تمہیں ایک سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ یقین کر لو کہ موت تمہارے قریب آ رہی ہے اور تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ میں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو یہ الفاظ سن کر آپ کا چچا ابولہب جو خوب موٹا تازہ اور سُرخ رنگ کا تھا۔ بڑا ناراض ہوا مکے کے لوگ بھی بات سن کر ناراض ہوئے۔ مگر آپ نے اسلام کی اشاعت جاری رکھی۔ آپ ﷺ نے میلوں پر جا کر تبلیغ کی حج کے دنوں میں باہر سے آنے والے قبیلوں کو بھی آپ نے اسلام کی دعوت دی۔ ابولہب اور ابوجہل آپ کی مخالفت میں ہر وقت پیش پیش تھے۔ حضورؐ کی کوشش سے آہستہ آہستہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی مکہ کے لوگ کمینی حرکتوں پر اُتر آئے۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے ڈال دیتے۔ راہ چلتے آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینک دیتے ایک دن ایک ظالم نے آپ ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر اس زور کے ساتھ بل دیئے کہ آپ ﷺ کا دم گھٹنے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کو چھڑایا اس پر کافروں نے حضرت ابوبکرؓ کو اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ حضرت خدیجہؓ زوجۂ اول رسول — تھی وہ محبوبہ نبیؐ کی مومنوں کی تھی وہ ماں

جب کوئی مشکل وقت آتا رسول پاک پہ — وہ مدد کے واسطے تھیں پیش کرتی مال و جان

وحی اول کے وقت گھبرائے تھے پیارے رسول — کہا ہے محفوظ آقا ہر طرح سے تیری جان

دعوت دی تھی جب رسول پاکؐ نے ایمان کی
عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ لائیں ایمان

سب سے پہلے یہ رسول اللہؐ کی تھیں زوجہ بنیں
اس طرح سے دنیا بھر کے مومنوں کی بنی ماں

تاجرہ تھیں، مال و دولت کی بڑی بہتات تھی
مال ان پر خرچ کرتی جو تھے ہوتے مسلمان

ایک بیٹے کے سوا باقی نبی کی سب اولاد
انہیں سے پیدا ہوئے یعنی کے ہیں یہ سب کی ماں

تھے رسول اللہ اِن سے انتہا کرتے پیار
سیدہ بھی دل و جاں سے آپ پہ ہوتی مہربان

مدتوں تک میاں بیوی نے گزاری زندگی
زندگی بھر دونوں ہی کو تھا مکمل اطمینان

اتنی دل داری سے خدمت کی رسول اللہؐ کی
زندگی بھر ان کے ہاتھوں نہ ہوئے تھے پریشان

سیدہ تیرے مقدر کے برابر کون ہے
جلوۃ و خلوۃ میں محبوب خدا نے دی امان

یاد کرتے زندگی میں بعد از تیرے وصال
بیویوں میں تیری گنواتے نبی تھے خوبیاں

جب بھی اچھی بیویوں کا ذکر کرتے تھے رسولؐ
سیدہ تیرا تذکرہ اکثر آتا بر زبان

ہم تیری اولاد کی طرح ہیں اُمت مومنین
کرنا امت کی سفارش تاکہ پائیں جنتان

کل زمانہ بھر سے اچھی تیری نسبت ہے حکیم
ہے ملی تجھ کو خدیجہؓ جیسی اچھی اماں جان

آپ ﷺ کا شام کا پہلا سفر

آپ ﷺ جب بارہ سال کے ہو چکے تھے کہ ابو طالب نے قریش کے قافلہ تجارت کے ساتھ شام کا ارادہ کیا اور ابو طالب کا آپ ﷺ کو ساتھ لے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا عین روانگی کے وقت آپ ﷺ کے چہرے پر رنجیدگی اور ملال کے آثار جب ابوطالب نے دیکھے تو آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لے لیا اور روانہ ہوئے۔ جب شہر بصریٰ کے قریب پہنچے تو وہاں ایک نصرانی راہب رہتا تھا۔ جس کا نام جرجلین تھا اور بحیرا راہب کے نام سے مشہور تھا اور نبی آخر الزماں کی جو علامتیں آسمانی کتابوں میں تھیں ان سے بخوبی واقف اور باخبر تھا۔ چنانچہ یہ قافلہ

جب بحیرا راہب کے صومعہ کے پاس جا کر اُترا تو اُس نے حضورؐ پُر نور کی صورت دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی نبیؐ ہیں کہ جن کی کتب سابقہ میں خبر دی گئی ہے اور آپ کا اُس نے ہاتھ پکڑ لیا سرداران قریش نے اس راہب سے کہا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا راہب نے کہا میں نے دیکھا کہ جس وقت آپ سب گھاٹی سے نکلے تو کوئی شجر اور حجر ایسا باقی نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو اور شجر اور حجر نبیؐ ہی کے لئے سجدہ کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ میں آپ کو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو سیب کے مشابہ آپ کے شانہ کے نیچے واقع ہے۔ راہب یہ کہہ کر واپس ہو گیا اور فقط ایک آپ ﷺ کی وجہ سے تمام قافلہ کے لئے کھانا تیار کرایا کھانے کے لیئے سب حاضر ہوئے تو آپ موجود نہ تھے راہب نے دریافت کیا کہ آپ کہاں ہیں معلوم ہوا کہ اُونٹ چرانے گئے ہوئے ہیں آدمی بھیج کر آپ کو بلایا۔ جس وقت آپ تشریف لائے تو ایک ابر آپ پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ جب آپ اپنی قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ لوگ آپ سے پہلے درخت کے سایہ میں جگہ لے چکے ہیں اب کوئی جگہ سایہ کی باقی نہ رہی آپ ایک جانب کو بیٹھ گئے۔ بیٹھتے ہی درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک گیا راہب نے کہا درخت کے سایہ کو دیکھو کہ کس طرح آپ کی طرف مائل ہے اور کھڑے ہو کر لوگوں کو قسمیں دینے لگا اور کہا کہ آپ لوگ ان کو روم کی طرف نہ لے جائیں۔ رومی اگر ان کو دیکھ لیں گے تو آپ کی صفات اور علامات سے آپ کو پہچان کر قتل کر ڈالیں گے اثناء کلام میں اچانک اور یکا یک جو راہب کی نظر پڑی تو دیکھا کہ روم کے سات آدمی کسی تلاش میں اس طرف آ رہے ہیں۔ راہب نے پوچھا تم کس لئے نکلے ہو رومیوں نے کہا کہ ہم اس نبیؐ کی تلاش میں نکلے ہیں جس کی توریت اور انجیل میں بشارت مذکور ہے کہ وہ اس مہینہ میں سفر کے لیئے نکلنے والا ہے۔ ہر طرف ہم نے اپنے آدمی بھیجے ہیں۔

راہب نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ کہ جس شے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمالیا ہو کیا اس کو کوئی روک سکتا ہے۔ رومیوں نے کہا نہیں اس کے بعد اُن رومیوں نے راہب سے عہد کیا کہ ہم اب اس نبیؑ کے در پے نہ ہوں گے اور یہ سات رومی وہیں راہب کے پاس رہ پڑے کیونکہ جس مقصد کے لئے نکلے تھے وہ خیال ہی بدل گیا راہب نے پھر قریش کے قافلہ کو قسم دے کر یہ دریافت کیا کہ تم میں سے اس کا ولی کون ہے۔ لوگوں نے ابو طالب کی طرف اشارہ کیا راہب نے ابو طالب سے کہا کہ آپ ان کو ضرور واپس بھیج دیں۔ ابو طالب نے آپ کو ابوبکر اور بلال کے ہمراہ مکہ واپس بھیج دیا راہب نے ناشتہ کے لئے روٹی اور زیتون کا تیل ساتھ کر دیا پھر راہب نے اُٹھ کہ آپ ﷺ کی پشت مبارک کو دیکھا تو دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی اور مہر نبوت کو اس صفت پر پایا جو اس کے علم میں تھی۔

معجزاتِ نبی ﷺ :

ایک دفعہ، ایک کافر مردہ گوہ[1] لایا اور کہا کہ اے محمدؐ اگر یہ گوہ آپ ﷺ کی گواہی دے تو میں آپ ﷺ پر ایمان لے آؤں گا۔ آپ ﷺ نے گوہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ گوہ نے آنکھ کھولی اور عربی میں بولی میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں میرے تو بھاگ جاگ گے اے قیامت کے دن کو حسین بنانے والے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو کس کی پوجا کرتی ہے۔ گوہ بولی جس کا عرش آسمان پر اور حکومت زمین پر راستے پانیوں میں۔ رحمت جنت میں عذاب جہنم میں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو میرے بارے میں کیا کہتی ہے۔ گوہ بولی آپ ﷺ تو ختم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ تو دو جہاں کے سردار ہیں۔ پھر گوہ بولی یا رسولؐ اللہ جو آپ ﷺ کو مانے گا وہ جنت میں جائے گا۔ اور جو آپ

ﷺ کا انکار کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ یہ دیکھ کر کافر مسلمان ہوگیا۔ ([1] یہ ایک نیولے کی شکل کا جانور ہوتا ہے)

جنگ حنین میں خالدؓ بن ولید کا سارا جسم زخموں سے چُور چُور ہوگیا تھا وہ حضورؐ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے جب خالدؓ کی طرف دیکھا تو وہ زخموں سے چُور تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو سوئی کے نوک کے برابر بھی زخم نہ رہے۔

تیرے منہ سے جو بات نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

☆ غار ثور میں حضرت صدیقؓ کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے لُعاب دہن لگا دیا جس سے وہ اُسی وقت صحت یاب ہو گئے۔

☆ عبداللہ بن عتیقؓ جب ابو رافع کو قتل کر کے واپس آنے لگے تو زینہ سے اُترتے ہوئے گر پڑے اور ٹانگ ٹوٹ گئی آپ ﷺ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا فوراً ایسی اچھی ہوگئی گویا کہ کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی۔ ابو رافع ایک شاعر تھا جو مسلمانوں کے خصوصاً مسلمان عورتوں کے خلاف بہت بے ہودہ شعر کہتا تھا نبیؐ کے اُس نے قتل کا حکم دیا تھا۔

☆ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جو صحابیؓ تین دن نظر نہ آتا تھا تو آپ ﷺ اُس کے بارے میں صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ فلاں صحابی نظر نہیں آیا تو ایک صحابی آپ ﷺ کو تین دن سے نظر نہ آیا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ فلاں صحابی نظر نہیں آ رہا تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ صحابی بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چلو اُس کی خیر خبر لیں آپ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ اُس کے پاس پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہ بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا بات

ہوئے۔ اُس صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مغرب کی نماز آپ ﷺ کے پیچھے
پڑھی تھی جس میں آپ ﷺ نے القارعۃ ما القارعۃ سورت پڑی تو میں نے اللہ سے
دعا مانگی یا اللہ جو سزا دینی ہے وہ دنیا ہی میں دے دیں آخرت میں نہ دینا۔ آپ
ﷺ فوراً غصے میں آ گئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے عافیت کیوں نہ
مانگی اُس کے بعد آپ ﷺ نے اُس کے سارے جسم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اچھا
ہو گیا۔

ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے
ابو ہریرہ کو حکم دیا کہ سب اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ جو ستر آدمی تھے سب کے سب ایک
پیالہ دودھ سے سیراب ہو گئے اور دودھ کا پیالہ اُسی طرح باقی رہا۔

☆ خیبر میں حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھنے آ گئیں آپ ﷺ نے اپنا لب مبارک ان
پر لگایا فوراً یعنی اُسی وقت صحیح سلامت ہو گئیں اور پھر کبھی دکھنے نہیں آئیں۔

☆ آپ ﷺ تبوک کے سفر سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں آپ ﷺ
نے پڑاؤ ڈالا اور آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے کہ ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا
اور آپ ﷺ کے قریب آ کر تھوڑی دیر کے بعد واپس چلا گیا۔ جب آپ ﷺ
بیدار ہوئے تو حضرت انسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا
اور تھوڑی دیر کے بعد واپس چلا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اِس کی
آنکھوں سے اُوجھل تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر میرا دیدار کرنے آیا تھا۔

☆ ایک دفعہ تمام لشکر پیاس سے بے تاب ہو گیا تو حضور پُر نُور نے ایک
چھوٹے سے پیالے میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی
پھوٹنے لگا۔ جس سے تمام لشکر نے پانی بھی پیا اور وضو بھی کیا۔

☆ ابو ہریرہؓ مٹھی بھر کھجوریں ستائیس سال کھاتے کھلاتے رہے ابو ہریرہؓ ارشاد

فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضورؐ کے ساتھ تھے ایک جگہ ہم نے پڑاؤ ڈالا پھر
آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا ابو ہریرہؓ کچھ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ توشہ
دان میں کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لے آؤ۔ میں نے توشہ دان
لا کر حضور کو دیا۔ آپ ﷺ نے اس توشہ دان کو چادر پر ڈال دیا۔ پھر اپنا دستِ
مبارک اُن کھجوروں پر پھیرا اور برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر دس دس آدمی آ کر کھاتے
رہے یہاں تک کہ سارے لشکر نے کھا لیا اور پھر آپ ﷺ نے باقی کھجوروں کو
توشہ دان میں ڈال دیا پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہؓ جب بھی
کھجوریں نکالنا ہوں تو اس میں ہاتھ ڈال کر نکالنا اور اُلٹانا نہیں۔ ابو ہریرہؓ ارشاد
فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی ساری زندگی میں اس سے نکال کر کھاتا اور کھلاتا رہا پھر
حضرت ابو بکرؓ کی ساری زندگی میں اس میں سے کھاتا اور کھلاتا رہا۔ پھر حضرت عمرؓ کی
ساری زندگی میں اس میں سے کھاتا اور کھلاتا رہا پھر حضرت عثمان غنیؓ کی ساری
زندگی میں اس سے کھاتا اور کھلاتا رہا۔ پھر جب حضرت عثمان غنیؓ شہید ہو گئے تو
میرا سامان بھی لٹ گیا اور وہ توشہ دان بھی لٹ گیا۔ کیا میں آپ لوگوں کو بتا نہ
دوں کہ میں نے اس میں کتنی کھجوریں کھائی اور کھلائی میں نے اس میں سے یعنی
ایک ہزار پچاس من سے بھی زیادہ کھجوریں کھائی اور کھلائی ہیں۔

☆☆☆

☆ قتادہ بن نعمانؓ ایک صحابی ہیں جنگ اُحد کی لڑائی میں اِن کی آنکھ میں
ایک تیر لگا۔ اندر گھس گیا تو ساری آنکھ کا چورا چورا ہو گیا قیمہ ہو گیا۔ آنکھ کا وہ قیمہ
اُٹھا کر لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میری آنکھ ضائع ہو گئی۔ آپ ﷺ اللہ
سے دعا کریں کہ اللہ میری آنکھ ٹھیک کر دیں آپ ﷺ نے کہا آنکھ لو گے یا جنت
لو گے؟ انہوں نے کہا میں دونوں ہی لوں گا۔ اللہ کے پاس کمی ہے۔ دونوں ہی لوں

گا۔ یا رسول اللہ، میری بیوی کو بڑا بُرا لگے گا کہ میری آنکھ نہیں ہے تو آپ ﷺ مسکرا دیئے وہی قیمہ تھا اُٹھایا اس کے آنکھ کے ڈھیلے میں رکھا اور ہاتھ پھیرا اے اللہ اس آنکھ کو دوسری سے خوبصورت کر دے پھر وہ آنکھ دوسری سے زیادہ خوبصورت ہو کر چمک رہی تھی شافی تو اللہ ہے جو چاہے کر دے۔

حضورؐ خیبر کے قریب مقام منہا میں تھے اور سر مبارک حضرت علیؓ کی گود میں تھا۔ اور حضرت علیؓ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ اسی حالت میں وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ تم نے عصر کی نماز پڑھی عرض کیا نہیں حضورؐ اُسی وقت دست بدعا ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ علیؓ تیرے رسولؐ کی اطاعت میں تھا آفتاب کو واپس بھیج دے تا کہ علیؓ نماز عصر اپنے وقت پر ادا کر سکے۔ چنانچہ سورج واپس آ گیا۔

☆ حضرت علیؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات میں حضورؐ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا علیؓ اتنی رات گئے گھر سے کیوں نکلے؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھوک نے گھر سے نکالا نیند نہیں آ رہی تھی۔ کچھ دور آگے بڑھے تو دیکھا کہ کچھ صحابہؓ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ان سے جب دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی عذر پیش کیا سامنے ایک کھجور کا درخت تھا، سردی کا موسم تھا۔ حالانکہ سردی کے موسم میں کھجور نہیں ہوتی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علیؓ اس درخت سے جا کر کہو کہ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ ہمیں کھجوریں کھلاؤ۔ حضرت علیؓ درخت کے قریب گئے اور فرمایا اے درخت اللہ کا رسول کہتا ہے کہ ہمیں کھجوریں کھلاؤ۔ حدیث میں ہے کہ درخت کے پتوں سے کھجوریں گرنے لگیں۔ حضرت علیؓ نے دامن بھرا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔

☆ جب ابن حدیق آنکھوں سے اندھا تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

لعاب لگایا تو روشن ہو گیا۔

نبی کریمؐ کا معجزہ بعد الوفات:

واقعہ یہ ہے کہ عارف باللہ شیخ کی عادت تھی کہ ہمیشہ اپنے وطن سے سفر کر کے اوّل حج ادا کرتے اور پھر زیارت روضہ رسول اللہ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ حاضری دربار کے وقت والہانہ اشعار قصیدہ حضورؐ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ حضرت صدیقؓ اکبر اور حضرت فاروق اعظمؓ کی شان میں لکھ کر روضہ اقدس کے سامنے پڑھا کرتے تھے ایک مرتبہ حسب عادت وہ قصیدہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک رافضی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آج میری دعوت قبول کیجئے۔ حضرت شیخ نے اتباع سنت دعوت قبول فرمائی۔ آپ کو اس کا حال معلوم نہ تھا کہ یہ رافضی ہے۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ کے یہ خلاف تھا۔ آپ حسب وعدہ اس کے مکان پر تشریف لے گئے مکان میں داخل ہوتے ہی اُس نے اپنے دو رافضی غلاموں کو اشارہ کیا جن کو پہلے سمجھا رکھا تھا۔ وہ دونوں اِس ولی اللہ کو لپٹ گئے اور آپ کی زبان مبارک کاٹ ڈالی اس کے بعد اس کمبخت رافضی نے کہا کہ جاؤ یہ لے جاؤ کٹی ہوئی زبان کو اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو کہو کہ وہی اس زبان کو جوڑ دے شیخ کٹی ہوئی زبان کو ہاتھ میں لیئے ہوئے روضہ اقدس کی طرف دوڑے اور روضۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا واقعہ ذکر کیا اور خوب روئے تو اِن کی آنکھ لگ گئی اور خواب میں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہؓ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ بھی اس واقعہ کی وجہ سے غمگین صورت میں تھے۔ حضورؐ نے شیخ کے ہاتھ میں سے یہ کٹی ہوئی زبان اپنے دست مبارک میں لی اور شیخ کو قریب کر کے زبان ان کے منہ میں اپنی جگہ پر

رکھ دی۔ یہ خواب دیکھ کر شیخ بیدار ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ زبان بالکل صحیح وسالم اپنی جگہ پر لگی ہوئی ہے۔ دربار نبوت کا یہ کھلا ہوا معجزہ دیکھ کر اپنے وطن واپس آ گئے سال آئندہ پھر حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حسب عادت قصیدہ روضہ اقدس کے سامنے پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر ایک شخص نے دعوت کے لئے درخواست کی شیخ نے پھر توکلاً علی اللہ قبول فرمائی اور اس کے ساتھ مکان میں داخل ہوئے تو وہی پہلے دیکھا ہوا مکان معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر داخل ہوئے اس شخص نے نہایت اعزاز و اکرم کے ساتھ بیٹھایا اور تکلف کے کھانے کھلائے کھانے کے بعد یہ شخص شیخ کو ایک کوٹھڑی میں لے گیا وہاں دیکھا کہ ایک بندر بیٹھا ہوا ہے اس شخص نے شیخ سے کہا کہ آپ جانتے ہیں یہ بندر کون ہے شیخ نے فرمایا نہیں اِس شخص نے عرض کیا کہ یہ وہ شخص ہے۔ جس نے آپ کی زبان قطع کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بندر کی صورت میں مسخ کر دیا۔ یہ میرا باپ ہے۔ اور میں اس کا بیٹا ہوں۔

ایہہ تذکرے نیں پاک بندیاں دے رکھیں ادب ملحوظ پیاریا اوئے
جے کر ادب دے وچ کوئی کمی ہوئی ایویں مفت وچ جائیں گا ماریا اوئے

☆ سراقہ نے بوقت ہجرت آپ ﷺ کا تعاقب کیا اور آپ ﷺ کے نزدیک پہنچ گیا آپ ﷺ نے دُعا کی کہ اے اللہ اس کا گھوڑا زمین میں دھنس جائے اُسی وقت فی الفور گھٹنوں تک دھنس گیا۔ پھر جب اُس نے ایمان قبول کیا تو آپ ﷺ نے دُعا کی اُس وقت گھوڑا زمین سے نکل آیا۔

حضرت ابو مسلم خولانیؒ کی عجیب کرامت:

مسیلمہ کذاب کا نام شیطان کی طرح ایسا مشہور ہے کہ غالباً بہت سے

عوام بھی اس سے واقف ہیں کہ حضورؐ کے عہد مبارک میں اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کا اعلان کیا کہ میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نبوت ہوں یمن میں اس کا نشوونما ہوا۔ بیوقوف اور محروم القسمت گمراہوں کی ایک بڑی جماعت اس کے ساتھ ہوگئی یہاں تک کہ اطراف یمن پر چھا گئی اور لوگوں کو جبراً اپنے باطل مذہب کی طرف دعوت دینے لگا۔ ایک روز مسیلمہ کذاب نے حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو گرفتار کرا کے اپنے سامنے حاضر کیا اور دریافت کیا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت ابو مسلم خولانیؒ نے فرمایا کہ میں سنتا نہیں ہوں۔ اس نے پھر کہا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ابو مسلم خولانیؒ نے فوراً کہا بے شک اس نے پوچھا کہ کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابو مسلم خولانیؒ نے فوراً جواب دیا کہ میں سنتا نہیں پھر پوچھا کہ تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تو فرمایا کہ ہاں اسی طرح تیسری مرتبہ دونوں جملے دریافت کئے اور یہی دونوں جواب سُنے۔ غصہ میں آ کر حکم دیا کہ ایک عظیم الشان آگ روشن کرو اور ابو مسلم خولانیؒ کو اس میں ڈال دو۔ اس حزب شیطان نے حکم پاتے ہی یہ جہنم کا نمونہ تیار کر دیا اور ابو مسلم خولانیؒ کو بے دردی کے ساتھ اِس میں ڈال دیا اللہ قادر مطلق نے حضرت خلیل اللہ کے لئے دہکتی آگ کو ایک پُر فضا باغ بنا دیا تھا۔ وہ آج بھی اپنے رسولؐ کی محبت میں جاں نثاری کرنے والے ابو مسلم خولانیؒ کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس وقت پھر معجزہ ابراہیمی کی ایک جھلک دنیا کو دکھلا دی اور مسیلمہ کی ساری کوششیں خاک میں ملا دی۔ حضرت ابو مسلم خولانیؒ صحیح سالم اس آگ سے برآمد ہوئے تو مسیلمہ کذاب کے ساتھی خود تذبذب ہونے لگے اور مسیلمہ کذاب نے اس کو غنیمت سمجھا کہ کس طرح یہ یمن سے چلے جاویں۔ ابو مسلم خولانیؒ نے اس

کوقبول کیا اور یمن کو چھوڑ کر مدینۃ الرسولؐ کی راہ لی مدینہ طیبہ پہنچے تو مسجد نبوی میں
داخل ہو کر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی اچانک حضرت فاروق
اعظمؓ کی نظر ان پر پڑی تو بعد نماز دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ انہوں
نے عرض کیا کہ یمن سے (مسیلمہ کذاب کا یہ واقعہ کہ کسی مسلمان کو اُس نے آگ
میں جلا دیا ہے۔ بہت مشہور ہو چکا تھا۔ اور فاروق اعظمؓ بھی اس سے متاثر اور
حقیقت دریافت کرنے کے مشتاق تھے۔ ان سے پوچھا کہ آپ کو اس شخص کا حال
معلوم ہے۔ جس کو مسیلمہ کذاب نے آگ میں جلا دیا تھا؟ ابو مسلم خولانیؒ نے
نہایت ادب سے صرف اپنا نام لے کر عرض کیا وہ شخص عبداللہ بن ثوب (یعنی وہ
فرد) میں ہوں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے قسم دیکر فرمایا کہ کیا واقعی آپ ہی کو اُس
نے آگ میں ڈالا تھا۔ انہوں نے بقسم عرض کیا کہ میں ہی ہوں جس صاحب کا
واقعہ ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور اِن سے معانقہ کیا پھر
روتے رہے اور اپنے ساتھ لے گئے اور صدیق اکبرؓ کے اور اپنے درمیان بٹھلایا
اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے اس وقت تک زندہ رکھا کہ اپنی
آنکھوں سے میں نے ایسے شخص کی زیارت کر لی جس کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا
جو حضرت خلیل اللہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

کذاب نے مسلمؒ کو چاہا تھا جلانا نار سے
مثل ابراہیم نکلے آگ کے انبار سے

حضرت صدیق اکبرؓ:

ایک بار حضرت ابوبکر صدیقؓ جناب رسول اللہؐ کے پاس صرف ایک عبا
پہنے ہوئے کہ اس میں بجائے کسی پیوند کے ایک کانٹا لگا ہوا تھا۔ حاضر ہوئے حضورؐ

نے دریافت کیا کہ اے ابوبکرؓ یہ کیا وضع ہے انہوں نے ابھی کچھ جواب نہ دیا تھا کہ
اتنے میں جبرائیلؑ بھی اس ہیئت سے تشریف لائے اس سے آپ ﷺ کو اور بھی
زیادہ تعجب ہوا اس کا سبب دریافت کیا انہوں نے کہا کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم
صادر فرمایا ہے کہ جس طرح ابوبکرؓ نے زمین پر اپنی وضع بنائی ہے۔ تم آسمان پر بناؤ
اور مجھ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ ابوبکرؓ سے میرا سلام کہو اور
دریافت کرو کہ اس حال میں تم مجھ سے راضی ہو۔ یہ سن کر ابوبکرؓ صدیق نے تین
مرتبہ زور سے نعرہ مارا کہ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ تم پر ابوبکرؓ کو کثرت نماز روزہ کے سبب سے فضیلت نہیں دیتا بلکہ اس
چیز کے سبب سے فضیلت دیتا ہوں جو اس کے سینہ میں ہے۔ فرمایا کہ ابوبکرؓ کا ایمان
تمام جن وانس کے ایمان سے وزن کیا جائے تو ابوبکرؓ کے ایمان کا پلہ جھکتا رہے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بچپن سے لے کر عمر بھر جن کا رہا پیار
پیارے نبیؐ کے دل و جاں سے یار تھے صدیقؓ
بچپن پیارے نبی کا گزرا تھا ان کے ساتھ
رہے جوانی میں بھی جانثار تھے صدیقؓ
جنہوں نے سب سے پہلے کیا دین تھا قبول
باقاعدہ ان کے اندر بھی شمار تھے صدیقؓ
فوراً ایمان لائے تھے دعوت نبیؐ پہ وہ
پہلے سے ماننے کو ہی تیار تھے صدیقؓ
بیٹی تھی ابوبکرؓ کی پیارے نبیؐ کے گھر

قریب تر نبیؐ کے رشتے دار تھے صدیقؓ

ہجرت کا حکم ہوا تو فوراً ہوئے تیار

کتنی ہے خوش نصیبی یارِ غار تھے صدیقؓ

بعد از نبیؐ خلیفہ بنائے گئے تھے آپ

مسندِ خلافت کے حق دار تھے صدیقؓ

شانِ صدیق کو کریں ہم کس طرح بیاں

سفر و حضر میں اور درمزار تھے صدیقؓ

حق چار یار کہتے ہیں جن جن کو اہل دین

ان میں بھی پہلے نمبر پر شمار ہیں صدیقؓ

مومن کی عمر کے درجے

(۴۰ سال) جب بندہ حالتِ اسلام میں چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تین قسم کی بیماریوں سے محفوظ کر دیتے ہیں۔ (۱) جنون (۲) جذام (۳) برص سے (۵۰) سال جب بندہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب ہلکا کر دیتے ہیں۔ (۶۰ سال) جب بندہ ۶۰ ساٹھ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف رجوع کی توفیق دیتے ہیں۔ (۷۰ سال) جب بندہ ستر سال کو پہنچتا ہے تو سب آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ (۸۰سال) جب بندہ کی اسی سال کی عمر ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اس کو اپنے گھر والوں کے معاملے میں شفاعت کرنے کا حق دیتے ہیں اور اس کی شفاعت قبول فرماتے ہیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایمان ساری دنیا کے جن وانس کے ایمان سے

زیادہ ہے۔ ساری دنیا کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ دیدار عام کرائیں گے۔ ابوبکر صدیقؓ کو دیدار خاص کرائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا مجھے ابوبکر صدیقؓ کے مال نے نفع دیا ہے۔ اتنا کسی کے مال نے نفع نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب کا میں بدلہ دے چکا ہوں ابوبکرؓ کا بدلہ اللہ دے گا۔

صَلٰوۃُ التوبہ

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں ایک دن صبح کے وقت حضورؐ نے حضرت بلالؓ کو بُلا کر فرمایا اے بلالؓ تم کس عمل کی وجہ سے مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے؟ آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے چلنے کی آہٹ سُنی اُنہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ جب بھی مجھ سے گناہ ہو جاتا ہے تو میں فوراً دو رکعت صلوۃ التوبہ پڑھتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے۔ میں اُسی وقت فوراً وضو کر کے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

سب کو موت ہے:

اگر کسی کو اللہ تعالیٰ موت سے بچاتا تو اپنے محبوب کو بچاتا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی کہہ دیا۔ میرے نبیؐ تجھے پابند نہیں کرتا ہوں کہ تو نے تریسٹھ (۶۳) سال ہی زندہ رہنا ہے تجھے آزادی دیتا ہوں کہ تو جب تک چاہے گا تو زندہ رہے گا۔ میرا فرشتہ تیرے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن ایک دن موت کا پیالہ تجھے بھی پینا پڑے گا صرف تیرا رب موت سے پاک ہے باقی سب کے لیئے موت کا حکم نافذ ہے جاری اور ساری ہے۔

رہے نہیں اس دنیا اندر رب دے خاص پیارے

ٹُر گئے نبی محمد ورگے میں توں کون وچارے

حضورؐ کی غلامی میں تاجر آیا تو صدیق بن گیا۔ ایک اُونٹوں کا چرانے والا آیا تو فاروق بن گیا۔ دولت مند آیا تو ذوالنورین بن گیا۔ ایک گلیوں میں کھیلنے والا ساڑھے آٹھ سال کا بچہ آیا تو حیدر کرار بن گیا۔ حبشہ کا غلام آیا تو سیدنا بلالؓ بن گیا اور جوتی سمیت جنت کا وارث بن گیا۔

سلمانؓ فارس کو چھوڑ کر نبیؐ کے در پر گیا۔ صہیبؓ روم کو چھوڑ کر نبیؐ کے در پر گیا۔ ابو ہریرہؓ یمن سے نکل کر نبیؐ کے در پر گیا۔ عمرو بنؓ طفیل دوسی دوس کو چھوڑ کر نبیؐ کے در پر گیا۔ مکہ سے ایک سو پندرہ صحابہؓ نکل کر نبیؐ کے در پر گئے۔ آج بھی ستر ہزار فرشتے حضورؐ کے در پر درود پڑھتے ہے۔ ساری دنیا نبیؐ کے در پر جاتی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں نبیؐ کے در پر لے جائے آمین۔

☆ مسجد نبیؐ میں نماز پڑھو تو پچاس ہزار کا ثواب حضورؐ نے فرمایا جو میرے مزار کو دیکھے گا اس کی شفارش کروں گا۔ جو مدینے میں آ کر دفن ہو گیا قیامت تک میرا ہمسایہ رہے گا۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ کا وصال (انتقال):

حضرت فاطمہؓ کا جب انتقال ہونے لگا تو آپؓ بیمار تھیں۔ حضرت علیؓ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اپنی خادمہ کو بلا کر فرمایا میرے لئے پانی تیار کر پانی تیار کیا پھر فرمایا مجھے غسل کرواغسل کروایا پھر اس کے بعد کپڑے پہنے۔ پھر فرمایا میری چارپائی درمیان میں کردے انہوں نے چارپائی کو درمیان میں کردیا۔ پھر لیٹ گئیں اور قبلے کی طرف مُنہ کرلیا۔ پھر فرمایا اب میں مر رہی ہوں میرا غسل ہو چکا ہے۔ خبردار میرے جسم کو کوئی نہ دیکھے۔ بس یہی میرا غسل ہے اور یہ کہہ کر

انتقال کر گئیں۔

حضرت علیؓ آئے تو دیکھا کہانی ختم ہو چکی ہے۔ چوبیس (۲۴) سال کی عمر میں انتقال فرمایا تو ان کی خادمہ نے قصہ سنایا تو فرمایا اللہ کی قسم ایسا ہی ہوگا جیسے فاطمہؓ کہہ گئیں پھر قبر میں دفن کر دیا۔

چنانچہ جب یا جوج ماجوج کے نکلنے کا وقت آئے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیلؑ کو بھیج کر زمین سے قرآن اور سارا علم اُٹھالیں گے اور اِس طرح جبرائیلؑ بیت اللہ کے رکن سے حجر اسود اور مقام ابراہیم اور موسیٰؑ کا صندوق بمعہ ان چیزوں کے جو اس کے اندر ہیں اُٹھالیں گے اور جب یہ چیزیں زمین سے اُٹھالی جائیں گی تو زمین والے دنیا اور آخرت کی ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو ایک سفید موتی سے پیدا کیا ہے۔ اس کا قلم نور کا ہے۔ اس کی کتاب نُور ہے۔ اس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے درمیان فاصلے کے برابر ہے۔ روزانہ اللہ تعالیٰ اسے تین سو ۳۶۰ ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں اور ہر دفعہ پر نہ معلوم کتنی مخلوق کو پیدا کرتے ہیں۔ زندہ کرتے ہیں اور موت دیتے ہیں۔ عزت دیتے اور ذلت دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری:

حضرت ایوب علیہ ۱۸ برس بیمار رہے۔ وہ بیماری کسی دوسرے پر نہیں آئے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صحت دے دی۔ تندرستی، توانائی قوت دی، کسی نے پوچھا کہ بیماری کے دن یاد آتے ہیں کہنے لگے ہاں وہ دن بڑے مزے کے تھے واہ واہ کیسے مزے کے تھے وہ دن فرمانے لگے۔ جب میں بیمار تھا اللہ تعالیٰ روزانہ مجھے پوچھتے تھے کہ ایوب کیا حال ہے۔ اس ایک بول میں ایسی لذت تھی جو کس چیز میں

نہیں تھی۔

وقت اک آنے والا ہے بڑا ہی پُرلطف ہوگا
عالی شان قائم ہوگا دربارِ خداوندی
محبت سے خدا پوچھے گا اپنے نیک بندوں سے
کیسے ہو میرے بندے کیسی ہے میری بندی

☆ ضحاک ایرانی بادشاہ تھا جس نے آگ کی پوجا شروع کی تھی شکار کو نکلا ہوا تھا اژدہا سامنے آیا اسے مارا پتھر، پتھر آگے نکل کر دوسرے پتھر پر پڑا تو پتھر نے آپس میں رگڑ کھائی تو اس سے چنگاری نکلی ساتھ خشک لکڑی پڑی تھی تو اس میں آگ لگ گئی۔ جس سے وہ سانپ جل گیا اور مر گیا یہاں سے آتش پرستی شروع ہوئی۔ ایک ہزار سال سے وہ آگ جل رہی تھی۔ جب نبی علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ آگ یک دم بجھ گئی۔ جیسے کہ کسی نے پانی ڈال دیا۔

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف فرماتے ہیں اسلام ناگواریوں اور سختیوں کو لے کر اُترا ہے۔ یعنی ناگواریاں اور سختیاں برداشت کرنے سے اسلام کو ترقی ملی ہے ہم نے سب سے زیادہ بھلائی ناگواری میں پائی چنانچہ ہم حضورؐ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے بڑی ناگواری کے ساتھ نکلے لیکن اللہ نے اسی ہجرت کی وجہ سے ہمیں بلندی اور کامیابی عطا فرمائی۔

اِس طرح ہم حضورؐ کے ساتھ غزوہ بدر میں گئے تھے اُس وقت ہمارا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا تھا۔ پھر ہمیں انتہا درجہ کی کامیابی نصیب ہوئی۔

امام غزالیؒ کا قول:

امام غزالیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین اور آسمان کا خلا اگر رائی کے

دانوں سے بھر دیا جائے اور سو سال کے بعد ایک پرندہ آئے اور ایک دانہ لے جائے تو یہ دانے کبھی نہ کبھی ختم ہو جائیں گے لیکن آخرت کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کی ہے۔ جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

سپین کا بادشاہ عبدالرحمٰن ناصر:

سپین کے بادشاہ عبدالرحمٰن ناصر نے اپنی باندی کے عشق میں ایک محل بنوایا۔ اس کی باندی کا نام زہرہ تھا۔ اس کے لئے جگہ کا انتخاب کیا گیا۔ قرطبہ میں یہ محل چار میل لمبا اور تین میل چوڑا تھا۔ اس کے برج اور ستون چار ہزار ایک سو پینتیس تھے۔

☆ دس ہزار مستری اور مزدور اس میں کام کرتے تھے۔
☆ چار ہزار خچر سامان لاتے تھے۔
☆ دس ہزار غلام اس میں خدمت کرتے تھے۔
☆ چھ ہزار باندیاں اس کی خدمت کرتی تھی۔
☆ بارہ ہزار فوج اس کی حفاظت کے لئے تھی۔
☆ پچیس سال میں یہ محل مکمل ہوا۔
☆ ایک کھرب روپے اس میں لاگت آئی۔
☆ یہ محل پچاس سال تک قائم رہا اور اُس کے بعد یہ ختم ہو گیا۔

عمر بن خطابؓ کے زمانہ خلافت میں دنیا نے دیکھا۔ زمیں و آسمان نے دیکھا کہ شہنشاہ ایران کا تخت ایک سو ستر ہاتھ لمبا اور ایک سو دس ہاتھ چوڑا تیس سیر پینسٹھ من سونا لگا ہوا تھا۔ ایک ہزار دو سو تیرہ من اس پر چاندی لگی ہوئی تھی۔ وہ تخت مدینہ کی گلیوں میں پہنچا اور مسجد نبویؐ میں پہنچا اور اس کے ٹکڑے

ٹکڑے ہو گئے۔شہنشاہ ایران کے خاندان نے تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال دنیا پر راج کیا ہے۔عرب کے بدوؤں نے جو اونٹنیوں کا دودھ پینے والے اور گوہ کا گوشت کھانے والوں نے مسلمان ہو کر ایران کا تخت اُلٹا کر رکھا دیا اور وہ زمین میں مٹی پر مٹی ہو گیا۔

☆ حضرت سفینہؓ سمندر میں جا رہے تھے طوفان آ گیا طوفان سے سفینہؓ نے کہا اے سمندر تھم جا تو کالا حبشی ہی تو ہے۔ یہ کالا حبشی کیوں کہا سمندر جب گہرا ہوتا ہے۔تو پانی کالا جھاگ دیتا ہے۔تو کہنے لگا ٹھہر جا اے سمندر کالا حبشی ہی تو ہے۔اس کے بعد دوسری موج نہیں اُٹھی وہیں تھم گیا۔اور کشتی میں سفر کر رہے تھے اور اپنا قرآن سی رہے تھے قرآن کے اوراق سی رہے تھے تو وہ سوئی ہاتھ سے گر کر پانی میں چلی گئی تو کہا، یا اللہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری سوئی مجھے واپس کر کہ میرے پاس دوسری سوئی نہیں ہے تو وہ سوئی پانی میں یوں کھڑی ہو گئی اور آپ نے پکڑ لی۔

واثق باللہ کی عجیب موت:

☆ خلیفہ واثق باللہ کی عبرتناک موت اور دنیا کی بے وفائی واثق باللہ ایسا زبردست خلیفہ تھا۔ بڑا جابر اور ظالم تھا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ایسی اِس کی آنکھوں میں کوئی مقناطیسیت تھی اس نے اپنے ہاتھ سے ہزاروں لوگوں کو موت کی گھاٹ اُتارا۔ جب مرنے لگا مرض الموت آیا تو اس کا وزیر تھا اِس نے وہ شاہی خلافت کی جو چادر اس کے اُوپر ڈالی ہوئی تھی۔اس کے وزیر نے ذرا چادر اُٹھائی دیکھنے کے لئے کہ زندہ ہے یا مر گیا۔تو اس نے یوں آنکھیں اُٹھا کے دیکھا تو وہ اس حال میں بھی وزیر لڑکھڑا کے پیچھے جا پڑا اتنی اس وقت بھی اس کی آنکھوں میں طاقت تھی۔تھوڑی دیر میں چادر کے نیچے حرکت ہوئی

تو بھاگ کے گئے کہ یہ کیا حرکت ہے۔ چادر اُٹھا کے دیکھا تو وہ مر چکا تھا۔ اور ایک چوہا اس کی دونوں آنکھیں کھا رہا تھا۔

عجیب کفارہ:

ایک دفعہ ایک صاحب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں تباہ ہو گیا۔ارشاد ہوا کیوں؟ اس نے کہا میں نے رمضان میں بیوی سے ہم بستری کی۔آپ ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ وہ بولا غریب ہوں غلام کہاں سے لاؤں۔ارشاد ہوا دو مہینے کے روزے رکھو وہ بولا یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا۔فرمایا ساٹھ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے کہا اتنا مقدور نہیں اتفاق سے زنبیل بھر کھجوریں کہیں سے آ گئیں۔آپ ﷺ نے فرمایا لو غریبوں میں خیرات کر آؤ۔ اس نے عرض کی اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنایا۔سارے مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر کوئی غریب نہیں۔آپ ﷺ بے ساختہ ہنس پڑے اور فرمایا اچھا لو تم خود ہی کھا لو۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے آپ ﷺ کو دیکھا اور پھر آپ ﷺ پر ایمان لایا۔آپ ﷺ نے سات مرتبہ ارشاد فرمایا کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے مجھے نہیں دیکھا اور وہ مجھ پر ایمان لایا۔

عمرؒ ثانی:

عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن خطابؓ کی یاد تازہ کر دی۔حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں دُنیا دیکھ چکی ہے۔جس میں شیر اور بکری کو ایک جگہ پھرتے اور کھاتے پیتے دیکھنا کوئی اتفاقی بات نہ تھی روزمرہ کا مشاہدہ تھا۔ابن سعد نے نقل کیا ہے۔کہ حضرت موسیٰ بن اعین حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت

میں ملک کرماں کے کسی جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے اور وہاں ہمیشہ کا یہ معمول تھا کہ بکریاں اور درندے بھیڑیئے وغیرہ وحشی جانور ایک جگہ چرتے پھرتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز دیکھا کہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کر دیا۔ یہ واقعہ دیکھتے ہی موسیٰ بن اعین بول اُٹھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوگئی۔ لوگوں نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اسی رات میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ۲۰ رجب ۱۰۱ میں عمر بن عبدالعزیز بنواُمیہ کے خاندان میں سے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے چاردن ایک ماہ دوسال میں ایک دن بھی چار پائی پر سو کے نہیں دیکھا۔ مصلے پر ہی جو سوتے تھے وہ ان کی نیند ہوتی وہ ہی ان کا آرام ہوتا۔

بیوی کا سارا زیور غریبوں میں تقسیم کر دیا اور بنواُمیہ کی جاگیریں چھین کر غریبوں میں تقسیم کر دیں۔

ابولہب کا عذاب:

ابولہب نے بھتیجا پیدا ہونے کی خوشی میں اپنی باندی ثوبیہ کو آزاد کر دیا اور آزاد کرتے وقت انگلی سے آزادی کا اشارہ کیا ابولہب کے انتقال کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے تو ابولہب نے جواب دیا جس دن سے میرا انتقال ہوا ہے آج تک قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہوں لیکن جب حضورؐ کی پیدائش کی رات آتی ہے میری شہادت کی انگلی سے جس سے ثوبیہ کی آزادی کا اشارہ کیا تھا۔ شیریں شہد جیسا پانی جاری ہو جاتا ہے اور میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ ثوبیہ نے بھتیجا ہونے کی خوشخبری دی تھی نہ کہ نبیؐ ہونے کی۔

بن دیکھے سودا سستا ہے:

ایک دن ہارون الرشید اپنی بیوی کے ساتھ دریا کے کنارے ٹہل رہا تھا۔ کہ ایک جگہ حضرت بہلولؒ دانا کو بیٹھے ہوئے دیکھا اس نے کہا اسلام علیکم بہلولؒ دانا نے جواب میں کہا وعلیکم السلام ہارون الرشید نے کہا بہلول کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں ریت کے گھر بنا رہا ہوں پوچھا کس کے لئے بنا رہے ہو؟ بہلول نے جواب دیا کہ جو آدمی اس کو خریدے گا میں اس کے لئے دعا کروں گا۔ کہ اللہ رب العزت اس کے بدلے اس کو جنت میں گھر عطا فرمادے۔ بادشاہ نے پوچھا بہلول اس گھر کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک دینار ہارون الرشید نے سمجھا کہ یہ ایک دیوانے کی بڑ ہے لہٰذا وہ آگے چلا گیا۔ اِس کے پیچھے زبیدہ خاتون آئیں اس نے بہلولؒ کو سلام کیا پھر پوچھا بہلولؒ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں ریت کے گھر بنا رہا ہوں اس نے پوچھا کس لیئے گھر بنا رہے ہو؟ بہلولؒ نے کہا کہ جو آدمی اس گھر کو خریدے گا میں اس کے لئے دعا کروں گا کہ یا اللہ اس کے بدلے اس کو جنت میں گھر عطا فرمادے اس نے پوچھا بہلول اس گھر کی قیمت کیا ہے۔۔ بہلول نے کہا ایک دینار۔ زبیدہ خاتون نے ایک دینار نکال کر اس کو دے دیا اور کہا کہ میرے لئے دعا کر دینا وہ دعا کروا کر چلی گئی رات کو جب ہارون الرشید سویا تو اس نے خواب میں جنت کے مناظر دیکھے۔ آبشار، مرغزاریں اور پھول وغیرہ دیکھنے کے علاوہ بڑے اُونچے اُونچے خوبصورت محلات بھی دیکھے ایک سرخ یاقوت کے بنے ہوئے محل پر اس نے زبیدہ کا نام لکھا ہوا دیکھا ہارون الرشید نے سوچا کہ دیکھوں تو سہی کیوں کہ یہ میری بیوی کا گھر ہے۔ وہ محل میں داخل ہونے کے لئے جیسے ہی دروازے پر پہنچا تو ایک دربان نے اسے

روک لیا ہارون الرشید کہنے لگا اس پر تو میری بیوی کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے اندر جانا ہے۔ اس نے کہا نہیں یہاں کا دستور الگ ہے۔ جس کا نام ہوتا ہے اُسی کو اندر جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ کسی اور کو اجازت نہیں ہوتی لہٰذا آپ کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ جب دربان نے ہارون الرشید کو پیچھے ہٹایا تو اس کی آنکھ کھل گئی اسے بیدار ہونے پر فوراً خیال آیا کہ مجھے تو لگتا ہے کہ بہلول کی دعا زبیدہ کے حق میں اللہ رب العزت کے ہاں قبول ہوگئی پھر اسے اپنے آپ پر افسوس ہوا کہ میں بھی اپنے لیئے ایک گھر خرید لیتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ وہ ساری رات اس افسوس میں کروٹیں بدلتا رہا۔ صبح ہوئی تو اس نے دل میں سوچا کہ آج پھر میں ضرور دریا کے کنارے جاؤں گا اگر آج مجھے بہلول ملے تو میں بھی ایک مکان ضرور خریدوں گا۔ چنانچہ وہ شام کو پھر بیوی کو لے کر چل پڑا وہ بہلول کو تلاش کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک جگہ بہلول بیٹھا اُس طرح کا مکان بنا رہا تھا۔ اس نے کہا اسلام علیکم بہلول نے جواب میں وعلیکم السلام کہا ہارون الرشید نے پوچھا کیا کر رہے ہو؟ بہلول نے کہا میں گھر بنا رہا ہوں اس نے پوچھا کس لئے بہلول نے کہا جو آدمی یہ گھر خریدے گا میں اس کے لیئے دُعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلے جنت میں گھر عطا کر دے ہارون الرشید نے پوچھا بہلول اس کی قیمت کیا ہے۔ بہلول نے کہا اس کی قیمت پوری دنیا کی بادشاہی ہے۔ ہارون الرشید نے کہا اتنی قیمت تو میں دے نہیں سکتا کل تو ایک دینار کے بدلے دے رہے تھے اور آج پوری دنیا کی بادشاہی مانگتے ہو۔ بہلول نے کہا بادشاہ سلامت کل بن دیکھے معاملہ تھا۔ اور آج دیکھا ہوا معاملہ ہے۔ کل بن دیکھے سودا تھا اس لیئے سستا مل رہا تھا اور آج چونکہ دیکھ کے آئے ہو اس لئے اب اس کی قیمت زیادہ دینی پڑے گی۔ آج ہم نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے

رسول کو بن دیکھے مانا ہے اس لئے جنت بڑی سستی ہے۔ لیکن جب موت کے وقت آخرت کی نشانیاں دیکھ لیں گے تو اس کے بعد اس کی قیمت ادا نہیں کر سکیں گے۔

عبدالرحمٰن بن عوف:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج رات جنت میں تم سب لوگوں کے مرتبوں کو دیکھا ہے۔ سب صحابہؓ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر جنت میں جا رہے ہیں۔ اے عبدالرحمٰنؓ بن عوف تم گھسٹ کر جنت میں جا رہے ہو۔ عبدالرحمٰنؓ رونے لگے یا رسولؐ اللہ میں کیا کروں حضور نے فرمایا اپنے مال کو چلتا کرو عرض کیا کتنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سارا مال یہ سن کر فوراً اُٹھے تا کہ سب مال لا کر حاضر کریں حضورؐ نے اُن کے پیچھے قاصد بھیج کر اُن کو بلایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جبرائیل امین ابھی میرے پاس آئے اور یہ پیغام دے گئے کہ عبدالرحمٰنؓ سے کہہ دیجئے کہ مہمان نوازی کیا کریں۔ غریبوں کو کھانا کھلایا کریں۔ سوال کرنے والوں کا سوال پورا کیا کریں اور جو اُن کے عیال ہیں اُن پر صدقہ کیا کریں یہ چیزیں اُن کے درست ہونے کے لئے کافی ہیں۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آج رات ہی میرے پاس مصر کی تجارت سے سو (۱۰۰) اُونٹ بمعہ سامان کے لدے ہوئے آئے ہیں یہ مدینہ منورہ کے فقرا اور یتیموں پر صدقہ ہیں۔ ایک موقعہ پر چالیس ہزار دینار اشرفیاں صدقہ کیں۔ ایک موقعہ پر پانچ سو گھوڑے پانچ سو اُونٹ جہاد کے لیئے دیئے۔ ایک موقعہ پر تیس ہزار غلام آزاد کیے اور ایک روایت میں ہے کہ تیس ہزار گھرانے آزاد کیئے۔ ایک مرتبہ ایک زمین چالیس ہزار اشرفیوں میں فروخت کر کے سب فقرا مہاجرین اور رشتہ داروں پر تقسیم کر دی

انتقال کے وقت وصیت کی ہر اُس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا فی آدمی کو چار سو دینار کی وصیت کی تھی ایک باغ جو چالیس ہزار اشرفیوں میں فروخت کر کے ازواج مطہرات میں رقم تقسیم کر دی تھی۔ جب ان کا انتقال ہوا تو تین ارب دس ۱۰ کروڑ ۲۰ لاکھ دینار کا ترکہ چھوڑا۔

؎ مال متروکہ لگا تقسیم ہونے جب حکیم   اپنے حصے میں فقط قبروں کے ویرانے ہوئے

ایک گھڑی کی سوچ پر:

عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے سارے مدینے والوں کے لوگوں کی دعوت کی آپ ﷺ نے بھی دعوت نوش فرمائی اُس کے بعد آپ ﷺ مسجد نبویؐ میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے کیا دیکھا کہ حضرت انسؓ بڑی گہری سوچ میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ دعوت پر نہیں گئے۔ انسؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں اِس سوچ فکر میں ہوں کہ میرے والدین اور سارے غیر مسلم کیسے اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف ایسی ہزاروں دعوتیں کریں انسؓ کے ثواب سے نہیں بڑھ سکتے۔

عورتوں کے لیئے خصوصی بیان:

(۱) ایک حاملہ عورت کی دو رکعت نماز بغیر حاملہ عورت کی اسی (۸۰) رکعتوں سے بہتر ہے۔

(۲) جو عورت حاملہ ہو اِس کی رات عبادت ہے اور دن روزہ میں شامل ہوتا ہے۔

(۳) جو عورت بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیفیں برداشت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر رگ کے درد پر ایک ایک حج کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۴) جب کسی عورت کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے لیے ستر سال کی نماز اور روزہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(۵) اگر عورت بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس (۴۰) دن کے اندر اندر فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے شہادت کا درجہ عطا فرمائے گا۔

(۶) جو عورت اپنے بچہ کو اپنا دودھ پلاتی ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک ایک بوند پر ایک ایک نیکی عطا فرماتے ہیں۔

(۷) جب بچہ رات کو روئے ماں بد دُعا دیئے بغیر دودھ پلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک سال نماز اور روزہ کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۸) جو عورت اپنے بچے کے رونے سے رات بھر سو نہ سکے اللہ تعالیٰ اُسے بیس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۹) جو عورت اپنے بچے کی بیماری کی وجہ سے سو نہ سکے اور اپنے بچہ کو آرام دینے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اس کو بارہ سال کی قبول عبادت کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۱۰) جب بچہ کا دودھ پینے کا وقت پورا ہو جائے تو آسمان سے ایک فرشتہ آ کر اس عورت کو خوشخبری سناتا ہے کہ اے عورت اللہ تعالیٰ نے تجھ پر جنت واجب کر دی ہے۔

(۱۱) جب شوہر پریشان حال گھر آئے اور اس کی بیوی اِس کو مرحبا کہے اور تسلی دے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کو جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۱۲) جب شوہر سفر سے واپس گھر آئے اُس کو کھانا کھلائے اور اِس دوران اس پر کوئی خیانت بھی نہ کی ہو تو اس عورت کو اللہ تعالیٰ بارہ سال کی نفلی عبادات کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۱۳) جب عورت اپنے شوہر کو کہے بغیر دبائے تو اس کو سات تولہ سونا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اگر شوہر کے کہنے پر دبائے تو سات تولہ چاندی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۴) جس عورت کا خاوند اُس پر راضی ہو وہ مر جائے تو جنت اُس پر واجب ہوگی۔

(۱۵) جو شخص اپنی بیوی کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی اپنے شوہر کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۱۶) جو عورت نماز روزہ کی پابندی کرے پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اختیار دے دیتے ہیں کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۱۷) جو مرد اپنی بیوی کو ایک مسئلہ سکھائے تو اللہ تعالیٰ اُسے اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۱۸) دو افراد کی نماز سر سے اُوپر نہیں جاتی ایک وہ جو اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہو دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو۔

(۱۹) جو عورت اپنے شوہر کو اللہ کے راستے میں جہاد یا دین سیکھنے سکھانے بھیجے وہ عورت مرد سے پانچ ۵۰۰ سو سال پہلے جنت میں جائے گی اور ستر ہزار فرشتوں اور جنت کی حوروں کی سردار ہوگی اس عورت کو جنت میں غسل دیا جائے گا اور یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے شوہر کا استقبال کرے گی۔

(۲۰) جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ تعالیٰ اِس کو خانہ کعبہ میں جھاڑو دینے کی طرح ثواب دیتے ہیں۔

(۲۱) جو عورت بسم اللہ شریف پڑھ کر آٹا گوندھے اللہ تعالیٰ اس روزی میں

برکت ڈال دیتے ہیں۔

(۲۲) جو عورت اپنی گائے یا بھینس کا دودھ بسم اللہ شریف پڑھ کر دوھے وہ جانور اس عورت کو دعائیں دیتا ہے۔

(۲۳) ایک نیکوکار عورت ستر (۷۰) مردوں سے افضل ہے۔

نسخہ کیمیا برائے روحانی امراض:

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکیم سے کہا۔

مجھے گناہوں کا مرض ہے اگر اس کی دوا بھی آپ کے پاس ہو تو عنایت کیجئے۔ یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اُٹھا کر کہا۔ جو تجھ سے لو لگاتے ہیں وہ تنکے چنتے ہیں۔

شبلیؒ: یہاں آؤ میں اس کی دوا بتاتا ہوں۔ حیا کے پھول، صبر شکر کے پھل عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال حسن اخلاق کے بیج۔

یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو اور اشک پشیمانی کا عرق ان میں روز ملاتے رہو۔ ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ۔ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جس وقت تیار ہو کر اُترے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا حضرت شبلیؒ نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

تین باتیں:

ایک مرتبہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں بہت محبوب

ہیں۔ (۱) خوشبو (۲) عورتیں (۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ حضور ؐ
کے پاس چند صحابہؓ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں بہت محبوب ہیں۔ (۱) آپ ﷺ کا
مبارک چہرے کا دیکھنا۔ (۴) اپنے مال کو آپ ﷺ پر خرچ کرنا (۳) میری بیٹی
آپ ﷺ کے نکاح میں ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ آپ نے سچ فرمایا
مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں بہت محبوب ہیں۔ (۱) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کرنا یعنی (۱) اچھے کاموں کا حکم کرنا اور (۲) بُری باتوں سے روکنا) (۳) پرانا
کپڑا پہننا حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا آپ نے سچ کہا مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں
محبوب ہیں۔ (۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۳) اور قرآن
پاک کی تلاوت کرنا حضرت علیؓ نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا میں تین
چیزیں بہت محبوب ہیں۔ (۱) مہمان کی خدمت کرنا (۲) سخت گرمی کا روزہ رکھنا
(۳) اور دشمن پر تلوار چلانا اتنے میں جبرائیلؑ تشریف فرما ہوئے اور عرض کیا مجھے
اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور فرمایا کہ اگر میں (جبرائیل) دنیا والوں میں ہوتا تو بتاؤں
مجھے کیا پسند ہوتا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بتاؤ۔ عرض کیا (۱) بھولے ہوؤں کو
راستہ بتانا۔ (۲) غریب عبادت کرنے والوں سے محبت رکھنا۔ (۳) اور عیال دار
مفلسوں کی مدد کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے بندوں کی تین
چیزیں بہت پسند ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مال سے یا جان سے
(۲) ندامت کے وقت اپنے گناہوں پر رونا۔ (۳) اور فاقہ آئے تو صبر کرنا۔

وقت آخر:

ملک الموت جب کسی مومن بندے کی روح نکالنے کے لئے آتا ہے تو
۵۰۰ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اُس بندے کے پاس آتے ہیں۔ اُن ۵۰۰

فرشتوں کے ہاتھوں میں ریحان کے گلدستے ہوتے ہیں۔ جن میں ہر ایک میں ۲۰
رنگ ہوتے ہیں اور ہر رنگ میں نئی خوشبو ہوتی ہے۔ اور ایک سفید ریشمی رومال
میں مشک کی خوشبو لگی ہوتی ہے۔ ملک الموت اس کے سرہانے بیٹھے ہیں اور ۵۰۰
فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اس کے ہر عُضو پر اپنا ہاتھ رکھتے
ہیں اور یہ مشک والا رومال اِس کی تھوڑی کے نیچے رکھتے ہیں اور جنت کا دروازہ
اس کی نگاہ کے سامنے کھول دیتے ہیں۔ اس کے دل کو جنت کی نئی نئی چیزوں سے
بہلایا جاتا ہے۔ کبھی اس کی حوریں سامنے کر دی جاتی ہیں کبھی وہاں کے پھل کبھی
عمدہ عمدہ لباس، کبھی اِس کی حوریں خوشی میں کودنے لگتی ہیں۔ ان سب منظروں کو
دیکھ کر اس کی روح بدن میں پھڑکنے لگتی ہے۔ جیسا کہ پنجرہ میں جانور نکلنے کو پھڑکتا
ہے۔ پس جس وقت روح بدن سے جدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ ۵۰۰ فرشتے
میت کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور جب وہ نہلانے والے اس کو کروٹ دیتے
ہیں۔ تو وہ فرشتے فوراً اس کو کروٹ دینے لگتے ہیں۔ اور جب وہ کفن پہناتے ہیں
تو اُسے اپنا جنت کا لایا ہوا کفن پہنا دیتے ہیں۔ اور جب وہ خوشبو ملتے ہیں۔ تو وہ
فرشتے اِس سے پہلے جنت سے لائی ہوئی خوشبو اسے مل دیتے ہیں۔ اس کے بعد
وہ ۵۰۰ فرشتے اس کے دروازہ سے قبر تک دونوں جانب قطار لگا کر کھڑے ہو
جاتے ہیں اور اس کے جنازہ کا دعا اور استغفار کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔
جب اس کی نعش قبر میں رکھی جاتی ہے۔ تو اُس کی نماز اِس کے دائیں طرف آ کر
کھڑی ہو جاتی ہے۔ روزہ بائیں طرف آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک کی
تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سر کی طرف آ کر کھڑا ہو جاتے ہیں۔ اور جماعت کی
نماز کو جو قدم چلے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلے ہیں وہ پاؤں کی طرف آ کر
کھڑے ہو جاتے ہیں۔ صبر قبر کے ایک جانب کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد

عذاب اس قبر میں اپنی گردن نکالتا ہے۔ جب وہ دائیں طرف آتا ہے۔ تو نماز اُس کو پیچھے ہٹا دیتی ہے۔ پھر وہ بائیں طرف سے آتا ہے تو روزہ اس کو پڑے ہٹا دیتا ہے پھر وہ سر کی طرف سے آتا ہے تو قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر اِس کو روک دیتے ہے۔ پھر وہ جب پاؤں کی طرف آتا ہے تو وہ قدم جو نماز کے لیئے چلے تھے اُس کو روک دیتے ہیں وہ عذاب عاجز ہو کر واپس چلا جاتا ہے پھر وہ صبر آ کر کہتا ہے اب اس کا اعمال نامہ جب تُلنے لگے گا اُس وقت میں اس کی مدد کروں گا اس کے بعد دو فرشتے اُس مردہ کے پاس آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ ان دونوں فرشتوں کے پاس ایک ایک ہتھوڑا ہے آگ کا ساری دنیا کے انسان اور جنات مل کر اُٹھائیں تو اُن سے اُٹھ نہ سکے گا۔ وہ آ کر مردے سے کہتے ہیں بیٹھ جا مردہ ایک دم بیٹھ جاتا ہے وہ سوال کرتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے؟ تیرا مذہب کیا ہے؟ تیرے نبیؐ کا کیا نام ہے؟ مُردہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ جَلَّ شانہ ہے۔ میرا مذہب دین اسلام ہے۔ میرا نبی محمدؐ ہے پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ تم نے ٹھیک کہا ہے۔ اب اس کی قبر چاروں طرف سے کھل جاتی ہے۔ اس کی قبر اتنی کھل جاتی ہے جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے۔ پھر جنت سے ایک بستر آ جاتا ہے اُس کو قبر میں بچھا دیا جاتا ہے۔ فرشتے اس کو کہتے ہیں سو جا پہلی رات کی دُلہن کی طرح وہ سو جاتا ہے ادھر قیامت کا دن قائم ہو جاتا ہے لوگ اپنی اپنی قبر سے نکل کر میدان محشر میں جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور فرشتے آ کر اس کو اُٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں جاؤ مشک کے ٹیلے کی سیر کر کے آؤ اور جب یہ مُشک کے ٹیلوں کی سیر کر کے واپس آتے ہیں تو قیامت کا دن ختم ہو جاتا ہے۔ لوگ اپنی اپنی جنت میں چلے جائیں گے اور کوئی اپنی اپنی جہنم میں چلے جائیں گے۔ یہ جب آئیں گے تو ان کو آتے ہی خوش خبری دی جائے گی کہ اپنی جنت

میں چلے جاؤ وہ وہاں سے اپنی جنت میں جب جائیں گئے تو جنت کے دروازے پر جب وہ آئیں جائیں گے تو جنت کے دروازے پر ایک درخت ہو گا اُس کے نیچے دو چشمے ہوں گے ایک کا وہ پانی پیئے گا۔ تو حسد، کینہ، بغض سب ختم ہو جائے گی دوسرے چشمے میں وہ غسل کرے گا تو جنت کی تروتازگی آ جائے گی پھر اُس کو دو عدد سفید چادریں دی جائے گی وہ اس کو پہنے گا پھر اُس کو آدمؑ کا قد دیا جائے گا پھر یوسفؑ کا حسن دیا جائے گا۔ عیسیٰؑ کی عمر دی جائیگی پھر داودؑ کی آواز دی جائے گی پھر نبی کریمؐ کے اخلاق دیئے جائے گے۔ ایوبؑ اور یعقوبؑ والا صبر دیا جائے گا۔ پھر ان کو بڑے اکرام کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

جنت کا منظر:

جنت میں ایک میدان ہے اس کی لمبائی چوڑائی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس میدان کو اللہ تعالیٰ نے خوب سجایا ہوا ہے۔ قالین بچھائے ہوئے ہیں۔ سونے کی کرسیاں، چاندی کی کرسیاں لُؤ لُؤ موتی کی کُرسیاں عنبر کے ٹیلے مُشک کے ٹیلے اللہ تعالیٰ اس میں سب جنتیوں کو بلائیں گے سب کو بٹھائیں گے پھر ان سب کو کھانا کھلائیں گے پانی پلائیں گے تازہ پھل کھلائیں گے۔ کپڑے پہنائیں گے پھر عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلے گی وہ مشک، زعفران کے ٹیلوں پر جو گرد و غبار کو اڑا کر ان کے گریبانوں اور سروں اور کپڑوں پر ڈال دے گی۔ ہوا ان کو ایسے میک اپ کر لے گئی جیسے عورت اپنے آپ کو میک اپ کرتی ہے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جنت کی حُوروں سے فرمائے گا آؤ اور سناؤ میرے بندوں کو جنت کا نغمہ تو حُور چل کر آئے گئی اس کے پاس اُس نے پازیب یعنی پاؤں کا زیور پہنے ہوئے ہوں گے اس میں سے جنت کے حسین خوبصورت پرندوں کی آواز آئے گی

پھر حُور نغمہ سنائے گی پھر اسرافیلؑ نغمہ سنائیں گے پھر داودؑ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے پھر نبی کریمؐ سورۃ یٰسین سنائیں گے پھر اللہ تعالیٰ خود سورۃ رحمان سنائیں گے تو سب لوگ سجدے میں گر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے یہ سجدے کا وقت نہیں ہے۔ خوشی کا وقت ہے مانگو مجھ سے سب مل کر اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے اے اللہ تعالیٰ اگر دینا ہے تو اپنا دیدار نصیب فرما تو پھر اللہ تعالیٰ کا جنت کے دربان رضوانؑ کو حکم ہوگا کہ ہٹا دو پردے تو ستر ہزار نور کے پردے ایک ایک کر کے ہٹ جائیں گے تو سب اللہ تعالیٰ کو ایسے دیکھیں گے جیسے چاند کو لوگ دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے باتیں بھی کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی خوشنودی کا پروانہ عطا کریں گے کہ اب میں کبھی بھی آپ سے ناراض نہیں ہوں گا اُس کے بعد جب یہ اپنے گھروں کو لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ایک ایک سبز انار دیں گے جس کے اندر ستر (۷۰) دانے ہونگے ہر دانہ کے سو رنگ ہونگے۔ جنت میں میاں بیوی دونوں تخت پر بیٹھے ہوں گے اور مزے لے رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو ایک تحفہ دے کر بھیجیں گے وہ فرشتہ تحفہ لے کر آئے گا جب وہ دروازے پر آئے گا۔ اور دروازہ کو کھٹکھٹائے گا اندر سے دربان دروازہ کھولے گا وہ فرشتہ کہے گا میں نے آپ کے آقا کو ملنا ہے۔ تخت سے لے کر دروازے تک دو قطاریں خادموں کی لگی ہوئی ہوں گی ایک طرف سے ایک خادم دوسرے کو اطلاع دیں گے آگے دوسرا تیسرے کو تیسرے چوتھے کو اس طرح تخت تک اطلاع پہنچ جائے گی۔ پھر تخت سے اطلاع واپس آئے گی کہ آنے دیا جائے آنے دیا جائے پھر وہ فرشتہ سر جھکائے ہوئے تخت تک جائے گا اور سلام کرے گا۔ پھر اس کے پاس ایک تھال ہوگا اُس پر ایک پھل ہوگا وہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے یہ پھل آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اس کو کھائیے جب وہ جنتی تھال پر سے ریشمی رومال

اتارے گا تو ایک پھل پڑا ہوا ہوگا۔ وہ کہے گا یہ اللہ نے کیا بھیج دیا یہ پھل جنت میں پہلے ہی ہے۔ یہ تو میں نے ابھی کھایا ہے۔ فرشتہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کو بھی کھا کر دیکھیئے اگر اس میں ایک ہزار پھل ہیں تو ایک ہزار ذائقے اور اگر ایک کروڑ پھل ہیں تو ایک کروڑ ذائقے اور اگر ایک کھرب پھل ہیں تو ایک کھرب ذائقے ہوں گے پھر وہ مزے لے کر کھا رہا ہے اور بیوی کے مُنہ میں بھی دے رہا ہے۔

وہ حُور اس کو ایک ہزار چال چل کر دکھائے گی اور ایک لاکھ نخرے دکھائے گی جب وہ چلے گی تو ناز و نخرہ سے چلے گی اٹک کے چلے گی مٹک کے چلے گی بل کھا کر چلے گی۔ شرم کو درمیان سے اُٹھا کر چلے گی۔ رقص کرتے چلے گی۔ خوبصورت ہو کر چلے گی خوشی میں چلے گی اور مستی دکھائے گی مسکرائے گی جب وہ ایک لاکھ انداز کے چلنے کے بعد بیٹھے گی اور اِس کی زلفیں اور مینڈھیاں لٹک رہی ہوں گی جنتی اس کیف مناظر حسن کو دیکھ کر ایسا بے چین اور بے قرار ہوگا کہ اگر وہاں موت ہوتی تو وہ خوشی کے مارے مر جاتا یہ اپنے خاوند سے کہے گی اے ولی اللہ خوب عیش کرو جنت میں موت کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔

جنت کی بہاریں:

جنت میں من پسند محبوبہ ہوگی، حسین ہوگی۔ ناز و نخرہ والی ہوگی۔ البیلی ہوگی، رنگیلی ہوگی، خوش وضع ہوگی۔ شوخ چنچل ہوگی شوخ نظر والی ہوگی معشوقانہ انداز والی ہوگی معصومانہ انداز والی ہوگی پیار لانے والی ہوگی شہوت پرست ہوگی ہر جائی نہیں ہوگی بے وفا نہیں ہوگی قول و قرار کی پکی ہوگی وعدہ خلافی نہیں کرتی اپنے خاوند کی رمز کو فوراً سمجھنے والی ہوگی۔ اگر وہ حُور کھارے سمندروں میں تھوک دیں تو

کھارے سمندر میٹھے ہو جائیں اگر وہ مردے سے بات کرے وہ مردہ زندہ ہو جائے اگر اُس کی کلائی سورج کے سامنے کردی جائے تو سورج کی روشنی مدھم پڑ جائے۔ اگر وہ اندھیرے میں آجائے تو سارا گھر روشن ہو جائے اگر وہ دنیا میں اپنی زیب و زینت کے ساتھ آجائے تو سارا جہاں چمک جائے اُس حُور نے مُشک اور زعفران کے باغوں میں پرورش پائی ہے۔ یاقوت اور مرجان کی ٹہنیوں میں کھیلی ہے۔ اس حُور نے جنت فردوس میں جو درخت طوبیٰ ہے اس کی جڑوں میں جو چشمہ سلسبیل ہے اُس کا اس نے پانی پیا ہے۔

جو قالین بچھائے جائیں گے ان پر وہ چالیس سال بھی چلتا جائے تو وہ ختم نہ ہوں گے گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ پھل جھکے ہوئے ہوں گے۔ خوشے جھکے ہوئے ہوں گے۔ پھل پکے ہوئے ہوگے۔ سائے پھیلے ہوئے ہوگے۔ پانی بہتے ہوئے ہوگے۔ پرندے اڑتے ہوئے ہوگے۔ نہریں موجیں مارتی ہوں گی۔ حوریں ناز و انداز دکھاتی ہوئی ہوں گی۔ مسکراتی ہوں گی سامنے آتی ہوئی ہوں گیں۔ اپنے حسن کے ساتھ جمال و کمال کے ساتھ آتی ہوئی ہوں گیں۔

جس کے اندر نہ پاخانہ، نہ گندگی نہ غلاظت نہ بڑھاپا نہ غصہ نہ لڑائی نہ غداری نہ بے وفائی نہ جھگڑا نہ موت نہ جوانی کا ڈھلنا نہ بالوں کا سفید ہونا۔ نہ مُنہ کا تھوکنا نہ ناک سے بلغم کا نکلنا نہ کان کی میل کا نکلنا جو پاک، پاکیزہ، خوبصورت اور کامل ہو۔ اس سے معانقہ کریں تو ستر برس بھی اس کے معانقے کی لذت ختم نہ ہو۔ اس سے بات کرے تو ہزاروں سال بیت جائیں اس کی بات کی لذت ختم نہ ہو ایسی خوبصورت بیویوں کو اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے۔ یہ بیویاں ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لانے کے بعد نیک عمل کرتے ہیں۔

اے شیدائے حسن گر تو حسن کی بات کرتا ہے

خلد کی بات کر جس میں حسن کی ہے فراوانی
یہاں پر تو حسن مخلوق کا تو دیکھ پاتا ہے
مگر جنت میں تو ہوگا تجھے دیدارِ یزدانی

☆ جنت عدن میں ایک محل ہے جس کے ۵۰۰ دروازے ہیں ہر دروازہ پر ۵۰۰۰ حوریں کھڑی ہیں یعنی ۲۵۰۰۰۰ ہیں یہ حوریں کس کو ملیں گی جو اللہ کے راستے میں نکل کر اللہ کے دین کی محنت کرے گا اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا۔ اُس کو ملیں گی گھر بیٹھنے والے اور اللہ کے راستے میں نکلنے والے دونوں برابر نہیں ہیں۔
دعوت دین تمام انبیاء علیہ السلام کی مبارک سنت ہے جو سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔

☆ (۱) شراب نہ پینا (۲) گناہ نہ کرنا۔ (زنا) (۳) کسی پر الزام نہ لگانا۔ صحیح روزہ رکھنے والے کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ۱۰۰ حُوروں سے اُس کی شادی کریں گے۔

☆ جو سچا ہونے کے باوجود نہ جھگڑے اللہ تعالیٰ اُس کو جنت دیں گے اور جو مذاق میں بھی نہ جھوٹ بولے اُس کو بھی اللہ تعالیٰ جنت دیں گے۔

☆ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہیں داخل ہوگا کوئی بھی مگر اللہ کی رحمت سے عرض کیا گیا اور آپ بھی؟ فرمایا ہاں میں بھی اللہ کی رحمت ہی سے داخل جنت ہوں گا۔

یا عادل عدل کرنے والی تیری ذات ہے
عدل سے مشکل ہے جنت فضل کی سوغات دے

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی مسلمان تین بار جنت کی دُعا مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل کردے اور جو شخص اللہ کے نام سے تین بار جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے پروردگار اس کو جہنم سے پناہ

دے۔

ہرنا گواری قیامت کے دن باغ و بہار بن جائے گی۔

جنتی کو جنت میں ۱۰۰ مردوں کی طاقت دی جائے گی اور ۴۰ مردوں کی رغبت ہوگی جنتی ایک دن میں ۱۰۰ بیویوں سے صحبت کرلے گے۔ خوب جوش و خروش سے صحبت کرے گا۔ جنتی جب اپنی بیویوں سے صحبت کرلیں گے۔ تو وہ پھر سے کنواری ہو جائیں گی مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر ۷۰ سال تک باقی رہے گی۔ جس کی اس کو لذت محسوس ہوگی پیشاب اور جنابت جنتیوں کے پہلوؤں کے نیچے سے پسینہ کی شکل میں بہہ کر قدموں تک جاتے جاتے کستوری بن جائے گی۔

حور عین اور لائبہ:

عرش کے نیچے حور عین پر جنت کے پتوں کی ہوا چلتی ہے۔ جس سے متاثر ہو کر وہ یوں دُعا کرتی ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اپنے بندوں سے ہمارے لئے ایسے شوہر مقرر فرما جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور پھر ہم اُن کی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

☆ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حُور ہے جس کا نام لائبہ ہے جو مشک، عنبر کافور اور زعفران کے عناصر اربعہ سے بنی ہے۔ اس کا خمیر نہر حیوان کے پانی سے تیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کُن فرمایا وہ وجود میں آئی تمام حوریں اس کی مشتاق ہیں ایک بار سمندر میں تھوک دے تو اس کا کڑوا پانی میٹھا ہو جائے اس کے سینے پر لکھا ہوا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میرے جیسی حُور اسے

مل جائے تو اسے میرے رب کی اطاعت میں لگنا چاہیئے۔

☆ جنتی جب جنت میں بیٹھا ہوا مزے لے رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اے میرے بندے یہاں یوں ٹیک لگا کر بیٹھ جا آگے اللہ تعالیٰ ایک ایسا منظر کھول دیں گے جس کے بارے نہ اللہ نے ہمیں بتایا ہے اور نہ ہمارے نبیؐ نے بتایا ہے۔ کہ وہ کیا منظر ہوگا۔ ۷۰ سال گزر جائیں گے منظر کو دیکھتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے میرا بندہ ایک ہی چیز میں کھو گیا اسے کوئی اور منظر دیکھاؤ۔ پھر ایک حُور آئے گی اور اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی تو وہ مڑ کر دیکھے گا تو ایک نوری نور ہوگا وہ حور کھڑی ہوگی وہ جب اُس کو دیکھے گا تو اس کو اپنا چہرہ اُس کے چہرے سے نظر آئے گا پھر وہ اُس کو دیکھتے ہوئے ۷۰ سال گزر جائیں گے۔ جب وہ حور اپنے بالوں کو لہراتی ہے تو اُس کے بالوں میں سے نور چمکتا ہے۔

جنت کے خوبصورت لباس:

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت الفردوس میں ایک درخت ہے اس کے نیچے سے سرخ یاقوت کا گھوڑا نکلتا ہے اور اس کی شاخوں سے جوڑے نکلتے ہیں جب بندہ اس سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اور جوڑے پہن کر ہوا میں اُڑے گا تو اس کے چہرے کا نور ساری جنت میں پھیلتا چلا جائے گا اور نیچے کی جنت والے اس شان کو دیکھ کر کہیں گے۔

یا اللہ اتنا بڑا درجہ اسے کیوں دیا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اپنے گھر میں بیوی کے پاس بیٹھا تھا اور یہ میرے راستے میں در بدر پھرتا تھا اس لئے میں نے اس کو یہ درجہ دیا ہے گھر بیٹھنے والے اور اللہ کے راستے میں پھرنے والے دونوں

برابر نہیں ہو سکتے۔

جنت میں جانے والے دنیا کے بارہ (۱۲) جانور:

(۱) اصحاب کہف کا کتا (۲) حضرت اسماعیلؑ کا دنبہ (۳) حضرت صالحؑ کی اُونٹنی (۴) حضرت عزیرؑ کا گدھا (۵) حضورؐ کا براق (۶) حضورؐ کی اونٹنی (۷) حضرت موسیٰؑ کی گائے (۸) حضرت یونسؑ کی مچھلی (۹) حضرت سلیمانؑ کی چیونٹی (۱۰) حضرت بلقیس کا ہدہد (۱۱) حضرت یعقوبؑ کا بھیڑیا (۱۲) حضورؐ کا خچر دلدل۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھتی ہو رمضان کے روزے رکھتی ہو عفت اور حیاء کے ساتھ رہتی ہو خاوند کی اطاعت کرتی ہو تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والا پکارے گا اے محمدؐ کی اُمت میرے حقوق جو تمہارے ذمہ تھے وہ میں نے تمہیں معاف کر دیئے البتہ تمہاری باہمی ظلم و زیادتیاں باقی ہیں وہ ایک دوسرے کو معاف کر کرا دو اور میری رحمت کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کے سارے دروازے کھول دیں گے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

کہیں اندر ہو شرک چھپ کے بیٹھا
مسلمان اپنے دل کی لے تلاشی

شکر کرنے پر جنت ملے گی اور صبر کرنے پر بھی جنت ملے گی۔

ایک حدیث میں حضورؐ نے فرمایا: جو عورت شوہر کی تابعدار و مطیع ہو اس کے

لئے پرندے ہوا میں استغفار کرتے ہیں اور مچھلیاں دریا میں استغفار کرتی ہیں اور فرشتے آسمانوں میں استغفار کرتے ہیں اور درندے جنگلوں میں استغفار کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دل چار قسم کے ہیں۔

(۱) ایک تو صاف دل جو روشن چراغ کی طرح چمک رہا ہو۔ (پہلا دل مومن کا)

(۲) دوسرے وہ دل جو غلاف آلود ہیں۔ (دوسرا کافر کا دل ہے)

(۳) تیسرے وہ دل جو اُلٹے ہیں۔ (تیسرا منافق کا ہے جو جانتا ہے اور انکار کرتا ہے۔)

(۴) چوتھے وہ دل جو مخلوط ہیں (چوتھا دل اس منافق کا ہے جس میں ایمان اور نفاق دونوں جمع ہیں۔)

ابن ماجہ میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لے اِس کو کوئی بڑی بلا نہیں پہنچے گی۔

ف: چار چیزوں میں خیر و برکت اور شفاء ہے۔

(۱) قرآن کریم (۲) بارش کا پانی (۳) شہد (۴) اور بیوی کا مہر

علماء نے لکھا ہے کہ جب کوئی شخص کاروبار کرے تو اپنی بیوی کی مہر میں سے کچھ رقم کاروبار میں لگائے ان شاء اللہ کاروبار میں فائدہ ہوگا مہر کی رقم طرفین کے لئے خیر و برکت کی چیز ہے۔

جنت میں چھ چیزیں نہ ہوں گی

(۱) موت نہ ہوگی۔ (۲) نیند نہ ہوگی (۳) حسد نہ ہوگا۔ (۴) نجاست نہ ہوگی۔ گندگی (۵) بڑھاپا نہ ہوگا۔ (۶) ڈاڑھی نہ ہوگی بلکہ بغیر ڈاڑھی کے جوان ہوں گے۔

جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ (مسلم)

☆ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی شب جب آپ ﷺ جنت

میں داخل ہوئے تو حوروں کی ایک خاص جماعت نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور کہنے لگیں کہ آپ ﷺ اپنی اُمت سے فرمایئے کہ وہ مسواک کیا کریں کہ اِس سے ہمارے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔

دنیا کی آنکھ حُور کو نہیں دیکھ سکتی:

مری میں ہمارے ایک دوست نے خواب میں ایک حُور دیکھی تو تین مہینہ تک بے ہوش رہا سارے ڈاکٹروں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو کہا کہ حور دیکھی ہے اور کچھ نہیں ہوا سچی بات ہے جب خواب میں نشہ طاری ہو گیا تو ویسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا۔ اس لئے اُدھار رکھنا پڑا جس حور کی انگلی کو سورج نہیں دیکھ سکتا اِس حُور کے چہرے کو ہم کیسے دیکھ سکتے ہیں۔

رسول اللہؐ ارشاد فرماتے ہیں حبشیوں کو دیکھا کہ ان میں سے تین شخص اہل جنت کے سردار (سید) (۱) لقمان حکیم (۲) نجاشی (۳) بلالؓ۔

اے شاہِ جہاں کیا تم نے پایا بازی لے گیا شاہِ نجاشی

میت پر بین والی کو عذاب:

نوحہ کرنے والی نے اگر موت سے پہلے توبہ نہ کر لی تو اسے قیامت کے دن گندھک کا کُرتا اور دوپٹہ پہنایا جائے گا۔ مسلم شریف میں بھی ہے حدیث ہے اور یہ بھی روایت میں ہے کہ وہ جنت دوزخ کے درمیاں کھڑی کی جائے گی گندھک کا کُرتا ہوگا اور منہ پر آگ کھیل رہی ہوگی۔

مومن کی روح ایمان کی وجہ سے منور ہو جاتی ہے اس لئے کہ ایمان حقیقت میں ایک نور ہی ہے اور کافر کی روح کفر کی وجہ سے تاریک ہو جاتی ہے جیسا کہ حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کی

خطاؤں نے اس کو سیاہ کر دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں سارے جہاں اگر ان میں سے ایک میں جمع ہو جاویں تو سب سما جاویں۔ جنتی جنت میں بیٹھا ہوا ہوگا اور مزے لے رہا ہوگا ایک پرندہ آ کر کہے گا کہ میرا گوشت کھا کر دیکھ بڑے مزے کا ہے۔ دوسرا پرندہ آ کر کہے گا کہ میرا اس سے اچھا ہے پھر تیسرا پرندہ آ کر کہے گا کہ میرا ان دونوں سے اچھا ہے۔ پھر وہ آپس میں لڑیں گے اور جھگڑیں گے ایک اُن میں سے کہے گا کہ میرے ایک طرف شوربہ والا ہے اور دوسری طرف بھونا ہوا ہے۔ میں نے جنت الفردوس میں جو گھاس ہے۔ زعفران وہ میں نے کھایا ہے۔ اور جنت الفردوس میں ایک درخت ہے طوبیٰ اُس کی جڑ میں ایک چشمہ ہے سلسبیل میں نے اُس کا پانی پیا ہے۔

☆ جنتی کے سامنے پرندوں کی قطار لگی ہوئی ہوگی اور اُوپر پھلوں کی بہار ہوگی اور نیچے بہتی ہوئی انہار ہوں گی کیسا پیارا سماں ہوگا۔

☆ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں جو کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے اُس کو حور عین میں سے اس کی بیوی دنیا کی بیوی سے کہتی ہے کہ تیرا بُرا ہو اس کو تکلیف نہ دے کیونکہ وہ تیرے پاس چند دن کا مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جُدا ہو کر ہمارے پاس پہنچے گا۔

☆ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ وضو سے ہمیشہ رہنے کی اگر قدرت ہو تو ہمیشہ وضو سے رہو کیونکہ ملک الموت جس وقت بندہ کی روح قبض کرتا ہے اور وہ بندہ اس وقت اگر وضو سے

ہے تو اس کو شہید کا مرتبہ ملتا ہے۔

☆ سچ نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ بدی ہے اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ (مسلم)۔ خودکشی کرنے والا جہنمی ہے۔

☆ صورتِ محمدیؐ اور سیرتِ محمدیؐ مطلوب ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو کھیل نہیں بنایا۔ تماشہ نہیں بنایا بلکہ یہ دھوکے کا گھر ہے۔ (۱) دنیا دھوکے کا گھر ہے۔ (۲) یہ مچھر کا پر ہے۔ (۳) یہ مکڑی کا جالا ہے۔

☆ فاطمہؓ جب پل صراط سے گزریں گی تو میدان حشر میں اعلان ہوگا نظریں جھکالو فاطمہؓ پل صراط پر آرہی ہے۔

مسلمان عورتوں کے لیے نمونہ کی زندگی

اُمہات المومنین کی جیسے گزری زندگی — یا گزاری زندگی تھی جس طرح سے صحابیات

دیکھ لو پیارے نبی کی بیٹیوں کی زندگی — سب کی سب یہ بیبیاں کامل ترین تھیں صالحات

جب نبی کی بیٹیاں ہوئی نہیں ہیں بے ستر — بے ستر ہونے کو پھر تو نے کیوں سمجھا سوغات

تو تو گاتی ناچتی بے پردہ پھرتی ہے نادان — وہ ہمہ اوقات ہوتی تھیں خدا کی ذاکرات

تو نے نادانی میں ناداں، نسلیں لیں اپنی بگاڑ — گود میں تھے ان کے بنتے بچے مومن مومنات

جسم آتا ہے نظر پہنا ہے جو تو نے لباس — ڈھیلے ڈھالے سیدھے سادھے ان کے ہوتے پارچات

تو نے سمجھا ہی نہیں کیا ہے معیارِ زندگی — وہ سمجھتی تھیں معیارِ زندگی ہے صادقات

سمجھ لے اب بھی وقت ہے توبہ کرلے اے حکیم — بعد توبہ کرنے کے بن جاؤ گی تم صالحات

دین کی پابند رہ کر بسر کر تو زندگی — پوری کرنا جا کے جنت میں تُو اپنی خواہشات

اس طرح سے زندگی محسوس کر تو اے حکیم — ہے پیغامِ موت تیری زندگی، ہے سچی بات

☆ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا ایک گناہ ایسا ہے جس کی سزا دنیا میں بھی ملے گی

اور آخرت میں بھی ملے گی۔ باقی گناہ اُوپر ہیں لیکن ایک گناہ ایسا ہے جس کی سزا یہاں بھگت کے مرنا ہوگا۔ اور وہ ماں باپ کی نافرمانی ہے۔

ہیرے قیمتی نیں میاں قدر کر لے

کیہہ فائدہ خاک رُلایاں دا

ہو گئے گم تے فیر نہیں ہاتھ آنے

کی فائدہ پھیر پشتایاں دا

☆ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا شرک کے بعد سب سے کبیرہ گناہ ماں باپ کو دکھ دینا اور ماں باپ کی نافرمانی ہے۔

☆ ایک حدیث میں وارد ہے کہ تین شخصوں پر حق تعالیٰ شانہ لعنت بھیجتے ہیں۔ (i) ایک اس شخص پر جس سے نمازی ناراض ہوں اور وہ امامت کرے۔ (۲) دوسرے اس عورت پر جس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ تیسرے اس شخص پر جو اذان کی آواز سُنے اور جماعت میں شریک نہ ہو۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیلؑ آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خواہ کتنا ہی آپ ﷺ زندہ رہیں آخر ایک دن مرنا ہے اور جس سے چاہے محبت کریں آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے۔ اور آپ ﷺ جس قسم کا بھی عمل کریں بھلا یا بُرا اس کا بدلہ ضرور ملے گا اس میں کوئی تردد نہیں کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔

☆ حضرت ابراہیمؑ جب اپنے والد کی شفاعت کریں گے تو انہیں حکم ہوگا ابراہیمؑ اپنے پیچھے دیکھ جب وہ پیچھے نظر کریں گے تو ان کے والد بھیڑیئے کی شکل میں پاخانہ میں لتھڑے ہوئے ہوں گے اِس کے بعد اِس کی ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمدؐ میرے بندوں کو نا امید نہ کرو میں نے آپ ﷺ کو آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا نیک اعمال پر قائم رہو اور ایک دوسرے سے مل کر رہو۔

چار آنکھیں:

چار قسم کی آنکھوں پر دوزخ حرام ہے۔ (۱) اس آنکھ پر جہنم حرام ہے جس نے کتاب اللہ کے ساتھ جاگ کر رات گزاری (یعنی تلاوت وغیرہ کرتا رہا۔) (۲) اِس آنکھ پر آگ حرام ہے۔ جو خوف خدا سے برس پڑی۔

(۳) اِس آنکھ پر آگ حرام ہے۔ جو اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے سے بند رہی۔

(۴) یا اللہ کی راہ میں پھوڑ دی گئی۔

دوزخ سے پناہ:

☆ دوزخ سے سات بار پناہ مانگنے والے کی دوزخ کو ضرورت نہیں۔

حضرت عطا خراسانی فرماتے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے سات بار جہنم سے پناہ مانگی تو جہنم کہتی ہے مجھے تیری ضرورت نہیں ہے۔ کم از کم سات بار صبح وشام یہ دُعا پڑھے۔ **اللھم اجرنی من النار**

☆ جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس سے خود جہنم روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔ یہ وادی اللہ تعالیٰ نے ریا کاروں کے لیئے تیار فرمائی ہے۔

بہ زمیں جو سجدہ کر دم ز زمیں ندا برآمد
تو مرا خراب کر دی بیک سجدۂ ریائی

یعنی جب انسان ریا کاری کی نماز پڑھتا ہے تو زمین کہتی ہے کہ او ریا کار! تو نے ریا کاری کے سجدہ سے مجھے خراب کر دیا ہے۔

پل صراط کا فاصلہ:

پل صراط کا سفر 120000 (ایک لاکھ بیس ہزار کلومیٹر ہے۔)

جہنم کی آگ انسان اور پتھر ہیں۔

آپ ﷺ سب سے بڑے پیر ہیں اور سب سے بڑے فقیر ہیں۔

یعنی آپ ﷺ نے پوری کائنات سے بڑا ہونے کے باوجود فقر و فاقہ کی زندگی گزاری۔

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جن کا بچھونا تھا

جہنم کے اندر:

☆ ڈاڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

☆ ران اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی

☆ زبان سولہ سو کلومیٹر ہوگی۔

☆ کھال ۹۰ فٹ ہوگی۔

☆ دانت ۱۰ میل لمبا اور چوڑا ہوگا۔

☆ چھاتی پاکستان جتنی ہوگی۔

☆ کھال بار بار بدلی جائے گی۔

☆ کافر لوگ جہنم میں خنزیر کی شکل میں رہیں گے۔

☆ منافقین تابوتوں میں قید ہوں گے جس کے دروازے نہیں ہوں گے یعنی جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوگے۔

☆ کافر کے گوشت اور پوست کے درمیان میں کیڑوں کا شور وغل ہوگا۔

☆ کان کی ایک لو سے دوسری لو تک کا فاصلہ سات سو سال کا ہے۔

☆ کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کے تین دن کے سفر کے برابر ہوگا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قدرت الٰہی سے جب ہزار برس آتش دوزخ دہکائی گئی تو سرخ ہوئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تو سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو سیاہ ہوئی قیامت تک ویسی ہی سیاہ رہے گی جیسی اندھیری رات ہے۔

جنت:

جنتی جنت میں بیٹھا ہوا مزے لے رہا ہوگا۔ ایک حور آ کر اس کے سامنے بیٹھ جاتی ہے اور یہ جنتی اُس کو دیکھتا چلا جائے گا ۴۰ سال گزر جائیں گے۔ آخر کار وہ حُور بولے گی اے اللہ کے ولی دیکھتے ہی جاؤ گے یا قریب بھی آؤ گے۔ وہ کہے گا تم ہو کون وہ کہے گی میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں آپ کی بیوی ہوں اور آپ کے نکاح میں ہوں اور آپ کے انتظار میں ہوں۔

جنت:

روایت ہے عبداللہ بن شخیرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنی بیماری میں قل ھو اللہ پڑھا کرے گا اور اس بیماری میں مرے گا تو قبر میں عذاب سے محفوظ رہے گا یعنی عذاب قبر اس کو نہ ہوگا اور قیامت کے دن ملائکہ اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر اس کو پل صراط سے پار کر کے جنت کے دروازہ تک پہنچا دیں گے۔

روایت ہے مسلم سے کہ عمرو بن العاصؓ نے مرتے وقت وصیت کی کہ جب مجھ کو دفن کر کے فارغ ہونا تو میری قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہر جانا جتنی دیر میں

اُونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کرتے ہیں تا کہ تمہاری وجہ سے مجھ کو گھبراہٹ نہ ہو اور اطمینان سے فرشتوں کو جواب دوں گا۔ جہنم والوں کو سب سے بڑا عذاب جو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکیں گے۔

☆ جو مومن بندہ جمعہ کے دن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پردہ اُٹھا دیتا ہے۔ اور وہ مرتے وقت اپنے مرتبہ کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس مقرر ہے دیکھ لیتا ہے۔ اس واسطے کہ جمعہ کے دن دوزخ کی آگ روشن نہیں کی جاتی اور اس کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور دوزخ کا داروغہ اِس دن اپنا کام نہیں کرتا پس اللہ تعالیٰ جس بندہ کی روح جمعہ کو قبض کرتا ہے تو یہ اس کی نیک بختی اور اس کے نیک فاتحہ ہونے کی دلیل ہے۔ بلکہ جمعہ کے دن وہی مومن مرے گا جو اللہ کے پاس نیک بخت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اس کو شہید کا ثواب ملے گا اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

☆ ایک روایت کا مفہوم ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ سب سے اچھا دن سب سے اچھی رات اور سب سے اچھا مہینہ کون سا ہیں۔ آپؓ نے فرمایا سب سے اچھا دن جمعۃ المبارک کا سب سے اچھی رات لیلۃ القدر کی اور سب سے اچھا مہینہ رمضان المبارک کا ہے اگر تمہیں یہ دن رات یا مہینہ میسر آ جائے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی اور نبیؐ کے مبارک طریقے پر چلنے میں کوئی کمی نہ ہو۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک:

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ ایک مرد نبی کریمؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ انتقال کر چکے کوئی صورت ایسی ہو سکتی ہے کہ میں اپنے

ماں باپ پر احسان کروں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں چار طریقہ سے ان کے ساتھ احسان کرسکتا ہے۔

(۱) ایک تو اُن کے حق میں دعا کرنا۔

(۲) دوسرے جو وصیت یا نصیحت تم کو ہے اِس پر قائم رہنا۔

(۳) تیسرے جو دوست احباب ان کے ہیں ان کی تعظیم اور عزت کرنا۔

(۴) چوتھے جو ان کا خاص قرابت والا ہے اس کے ساتھ محبت اور میل جول رکھنا۔

وصیت:

روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو شخص بغیر وصیت کے مرے گا وہ دوسرے مردوں سے کلام نہ کرسکے گا۔ یعنی مانند گونگے کے قیامت تک رہے گا۔ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہؐ مردے بھی آپس میں کلام کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کلام کرتے ہیں اور ملاقات کرنے بھی جاتے ہیں۔

(۲) مرتے وقت ایک تو زندہ رہنے والوں کو نیکی پر چلنے کی وصیت کرے اور اپنے لئے ان کو وصیت کریں کہ میرے پاس اونچی اونچی کلمہ پڑھا جائے تا کہ مجھے بھی یاد آ جائے اور سورۃ یٰسین پڑھنا بھی مسنون ہے۔

☆ نبیوں کے بعد سب سے پہلے جو سلام آیا وہ سیدہ خدیجہؓ کو سلام آیا اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اے جبرائیلؑ سیدہ خدیجہؓ کو میرا اسلام کہہ دو اور جنت میں ایک موتی کے گھر کی بشارت بھی دو۔ یہ سلام کب آیا جب محمد اور آل محمدؐ کے ہاں مٹھی بھر جو بھی نہ تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے چادر اُوڑھنے والے اُٹھ لوگوں کو ڈراؤ اور لوگوں کو میری طرف بلاؤ آپ ﷺ گھر آئے اور سیدہ خدیجہؓ کو کہا

اے خدیجہؓ اب میرے بستر کو لپیٹ دے اب میرے آرام کے دن جاتے رہے اے سیدہ خدیجہؓ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ لوگوں کو میری طرف بلاؤ کون میری سنے گا سیدہ خدیجہؓ کا بھلا ہو اُس نے فوراً کہا یا رسول اللہ آپ ﷺ سب سے پہلے مجھے دعوت دیں میں سب سے پہلے اسلام قبول کروں۔ سب سے پہلے عورت نے اسلام قبول کیا۔ زیدؓ، علیؓ، صدیقؓ یہ سب بعد کے شہہ سوار ہیں۔ ہماری اماں عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ مجھے زندہ سوکنوں سے اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہؓ سے غیرت آتی تھی وہ فوت ہوگی پھر بھی آپ ﷺ خدیجہؓ کا ذکر لے کر بیٹھ جاتے مجھے بہت غصہ آتا ایک دفعہ میں نے کہا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایک خوبصورت کنواری بیوی دی ہے آپ ﷺ اُس بوڑھی عورت کا قصہ لے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ جلال میں آگئے اور آپ ﷺ نے مجھے ڈانٹ دیا اے عائشہ خبردار خدیجہؓ کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا سب نے مجھے جھٹلایا اُس نے میری تصدیق کی۔ سب نے مجھے ٹھکرایا اُس نے مجھے اپنے دامن میں پناہ دی سب نے اپنے در بند کرلیے اس نے سارا مال مجھ پر لٹا دیا۔

جنت:

جنت فردوس سے آگے بھی ایک جنت ہے اس میں کون داخل ہوں گے۔

(۱) عادل بادشاہ عادل حکمران (۲) رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے۔ (۳) غریب آدمی کی اولاد زیادہ ہو تو وہ اِن سے تنگ نہ پڑے بلکہ صبر وتحملا اور برداشت کر کے زندگی گزار دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے ایمان والے بندے کو اتنی قوت عطا فرمائے گا کہ ایک صبح کی مقدار میں یہ سارے کھانے بھی کھا سکتا ہے اور ایک صبح کی مقدار میں یہ ساری

بیویوں کے ساتھ ہمبستری بھی کرسکتا ہے۔ (طارق جمیل)

جنت کی سیر:

جنت میں جنتی کشتی میں بیٹھا ہوا سیر کر رہا ہوگا۔ ایک مچھلی اُچھل کر یہ کہے گی اللہ کے ولی میرا گوشت کھاؤ گے وہ جنتی کہے گا کھاؤں گا وہ مچھلی کہے گی بھونا ہوا یا شوربے والا وہ جنتی کہے گا دونوں کھاؤں گا، وہ مچھلی اُچھل کر ایک ٹکڑا گرائے گی تو بھونا ہوا گرائے گی۔ دوسرا ٹکڑا گرائے گی تو شوربے والا گرائے گی پھر وہ جنتی مزے لے کر دونوں کھائے گا۔

جنت شانہ صحابہ رضی اللہ عنہم:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ صدیق اور عمر بن خطابؓ یہ دونوں جنت میں بڑی عمر والے جنتیوں کے سردار ہونگے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت عمرؓ نے سب قریش والوں کو جمع کر کے کہا کہ میں اب اسلام میں داخل ہوگیا ہوں اب اگر کسی نے حضرت محمدؐ کو کوئی تکلیف دی تو میں اُس کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوجہل دین محمدیؐ حق ہے اور تمہارا دین جھوٹ ہے یہ سن کر ابوجہل اور خطاب نے کہا اے بیٹا کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے۔ یا محمدؐ نے تجھ پر جادو کر دیا ہے اور تو ہمارے معبودوں کو بُرا کہتا ہے۔ خطاب نے کہا کہ اب میں تجھ کو مار ڈالوں گا۔ عمرؓ نے کہا اے باپ کفر کا کلمہ چھوڑ و خدا اور رسولؐ پر ایمان لاؤ اور سچے مسلمان بن جاؤ۔ خطاب نے ان باتوں سے طیش میں آ کر کہا عمرؓ تو بیہودہ باتیں کرتا ہے۔ اب تیری شامت آئی ہے۔ اور موت تیری قریب ہے۔ عمرؓ

نے شمشیر میان سے نکالی اور کہا جو حضرت محمدؐ کو ستائے گا میں اس کا مقابلہ اس شمشیر سے کروں گا۔ جب یہ خبر لوگوں میں پہنچی تو حضرت عمرؓ کے رُعب سے مکے کے گرد نواح میں اور دیگر ملکوں میں اور جملہ کفار میں زلزلہ آ گیا۔ لیکن تمام مسلمان نہایت خوش و خرم ہوئے۔ جس دن یہ واقعہ ہوا اس روز طائف اور مکے میں کوئی باقی نہ رہا کہ دعوت اسلام اس تک نہ پہنچی ہو۔ یعنی یہ واقعہ خود ایک دعوت بن گیا۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا اے عمرؓ اُس وقت تیری کیا حالت ہوگی۔ جس وقت تو اپنی قبر میں ہوگا۔ اور تو منکر نکیر کو دیکھے گا۔ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ منکر نکیر کون ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قبر میں حساب لینے والے دو فرشتے ہیں اُن کی آواز زوردار گرج کی طرح ہوگی اور ان کی آنکھیں اُچکنے والی بجلی کی طرح چمک رہی ہوں گی اور ان دونوں فرشتوں کے پاس ایک ایک ہتھوڑا ہوگا جو ساری دنیا کے انسان اور جن مل کر اُٹھائیں تو نہ اُٹھا سکیں وہ دونوں تمہارا امتحان لیں گے۔ اگر تم جواب نہ دے سکے تو پھر وہ تمہیں وہ ہتھوڑا اس زور سے ماریں گے کہ تم راکھ بن جاؤ گے عمرؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا میں اُس وقت اپنی اس حالت میں ہوں گا (یعنی اُس وقت میرے ہوش و حواس ٹھیک ہوں گے؟) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو عمرؓ نے کہا پھر میں ان دونوں فرشتوں سے نمٹ لوں گا۔

ایک روایت میں اس کے بعد یہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔

مجھے حضرت جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ وہ دونوں تمہارے پاس آئیں گے اور تم سے سوال کریں گے تو تم جواب میں کہو گے۔ میرا رب اللہ ہے تم بتاؤ تم دونوں کا رب کون ہے؟ اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے نبیؐ ہیں تم دونوں کے نبی کون ہیں؟ اور اسلام میرا دین ہے۔ تم دونوں کا دین کیا ہے؟ اس پر

وہ دونوں کہیں گے دیکھو کیا عجیب بات ہے ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ہمیں
تمہارے پاس بھیجا گیا ہے۔ یا تمہیں ہمارے پاس بھیجا گیا ہے۔

☆☆☆

آپ ﷺ نے دعا مانگی تھی یا اللہ ان دو عمر میں سے جو تیرے نزدیک
زیادہ محبوب ہے اُس ایک سے اسلام کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ اگر تو مجھ سے
پوچھتا ہے تو مجھے عمر بن خطاب چاہیے۔ ابو جہل نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالے (نعوذ باللہ) اس کو میں ۱۰۰ سو اونٹ انعام دوں گا، تو عمر
بن خطاب ابو جہل کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا تو نے یہ اعلان کیا ہے۔ ابو جہل نے
کہا ہاں میں نے یہ اعلان کیا ہے۔ تو پھر عمر بن خطاب نے کہا میں قتل کرنے جا رہا
ہوں ابو جہل کہنے لگا ہاں تو ہی قتل کر سکتا ہے۔ عمر بن خطاب تلوار ہاتھ میں لیئے
ہوئے جا رہے ہیں اور دوپہر کا وقت ہے راستے میں نعیم بن عبداللہؓ ملے انہوں نے
پوچھا اے عمر بن خطاب آج بڑے تیور بدلے ہوئے ہیں کہاں جا رہے ہو تو عمر
بن خطاب نے کہا کہ میں محمدؐ کو قتل کرنے جا رہا ہوں جس نے ساری قوم کو توڑ کر
رکھ دیا ہے۔ تو نعیم بن عبداللہؓ نے کہا کہ تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کیسے ٹکر لے
لے گا۔ تو عمر بن خطاب کہنے لگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی بد دین ہو گیا ہے۔ لے
پہلے تم کو نمٹا دوں۔ دونوں طرف سے تلواریں نکلنے کو تھی کہ نعیم بن عبداللہؓ نے کہا
پہلے اپنے گھر کی خبر لے تیری بہن اور بہنوئی دونوں اسلام قبول کر چکے ہیں۔ عمر
بن خطاب کا یہ سننا تھا کہ غصہ اِدھر کی بجائے اُدھر منتقل ہو گیا پھر عمر بن خطاب بہن
کے گھر پہنچے۔ حضرت خبابؓ ان دونوں میاں بیوی کو تعلیم دے رہے تھے۔ خبابؓ
عمر بن خطاب کی آواز سنتے ہی چھپ گئے۔ عمر بن خطاب گھر میں داخل ہوئے اور
بہن اور بہنوئی سے کہا شاید تم دونوں بے دین ہو گئے ہو۔ بہنوئی نے کہا اے عمر بن

خطاب اگر تمہارا دین حق نہ ہو بلکہ اس کے سوا کوئی دوسرا دین حق ہو تو بتلاؤ کیا کرنا
چاہیئے۔ بہنوئی کا یہ جواب سننا تھا تو عمر بن خطاب ان پر ٹوٹ پڑے اور خوب مارا
بہن شوہر کو چھڑانے کے لئے آئیں تو ان کو اس قدر مارا کہ خون آلود ہو گئی۔ اس
وقت بہن نے یہ کہا اے خطاب کے بیٹے تجھ سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ تو وہ کر لے ہم
تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ اے اللہ کے دشمن تو ہم کو محض اس لئے مارتا ہے کہ ہم اللہ
کو ایک مانتے ہیں خوب سمجھ لے کہ ہم اسلام لا چکے ہیں اب عمر بن خطاب کو شرم
سی آ رہی تھی بہن کے خون آلود ہونے سے، وہ صحیفہ جو جلدی میں باہر رہ گیا تھا۔ وہ
عمر بن خطاب پکڑنے لگے بہن نے فوراً اُس صحیفہ کو پکڑ لیا۔ عمر بن خطاب نے کہا
میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں بہن نے کہا کہ تو ناپاک ہے تو اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتا
وضو اور غسل کرو عمر بن خطاب اُٹھے وضو اور غسل کیا پھر اُس کو وہ صحیفہ دیا تو عمر بن
خطاب نے پڑھنا شروع کیا اُس میں سورۃ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی۔ جب ایک آیت پر
پہنچے تو زبان سے بے ساختہ بول اُٹھے کیا ہی اچھا کلام ہے۔ خبابؓ نے جب یہ سنا
تو فوراً باہر آ گئے اور کہنے لگے اے عمر بن خطاب تم کو خوشخبری ہو کہ حضورؐ نے آپ
کے لیئے دُعا مانگی تھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارے حق میں قبول ہو گئی ہے۔ پھر عمر
بن خطاب نے کہا اے خبابؓ مجھے حضورؐ کی خدمت میں لے چلو۔ اب یہ سب عمر
بن خطاب کو دار ارقم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ دار ارقم میں حضورؐ اور سب صحابہؓ
کرام ہوا کرتے تھے۔ صحابہؓ نے دروازے کے سوراخوں سے دیکھا کہ عمر بن
خطاب آیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ عمر بن خطاب آ رہے ہیں۔ حضرت
حمزہؓ کہنے لگے آنے دو اگر اُس کی نیت ٹھیک ہے تو ٹھیک ہے اگر اُس کی نیت
خراب ہے تو میں اُس کی تلوار سے اُس کو قتل کروں گا۔ اب عمر بن خطاب آئے
انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا دروازہ کھول دو دروازہ جب کھولا

تو عمر بن خطاب جب اندر داخل ہوئے تو ایک صحابیؓ نے اُس کا دائیں بازو پکڑ لیا اور دوسرے صحابیؓ نے اُس کا بائیں بازو پکڑ لیا اور حضورؐ جہاں تشریف فرما تھے وہاں جا کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوڑ دو پھر آپ ﷺ نے عمر بن خطاب کا کُرتہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو عمر بن خطاب کو لرزہ طاری ہوگیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے خطاب کے بیٹے کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے پھر عمر بن خطاب بولے یا رسول اللہؐ وہ وقت آ گیا پھر اس وقت عمر بن خطاب نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئے۔ پھر جبرئیلؑ حاضر خدمت ہوئے اور بولے یا رسولؐ اللہ تمام آسمان والے عمر بن خطاب کے اسلام لانے پر بہت خوش ہو رہے ہیں۔ عمر بن خطاب کے اسلام لانے پر علی الاعلان حرم میں نماز پڑھنے لگے۔

فاروق اعظمؓ کا ایمان لانا

کیا تھا مشورہ مل بیٹھ کر سب مکہ والوں نے — نبی کے سامنے اپنا کوئی چارہ نہ کام آیا
بجز قتلِ نبی حیلہ نہ کوئی کام آئے گا — قتل کر دو نبی کو ہر طرف سے یہ پیام آیا
پھر اس بات کو سوچا قتل ہے کون کر سکتا — برائے قتل کے تھا عمر ہی کا اپنا نام آیا
برہنہ تیغ لے کر اپنے گھر سے تھے عمر نکلے — پوچھا لوگوں نے ہے کس سے لینے انتقام آیا
کہا اسلام کے بانی کو میں نے قتل کرنا ہے — قتل کے واسطے لے کر ہوں تیغ بے نیام آیا
بتایا کسی نے اے عمر اپنے گھر کو تو دیکھو — ہے تیری بہن بہنوئی کے گھر میں اسلام لایا
گیا غصے میں گھر ان کے پہلے دونوں کو پیٹا — کہا پھر وہ سناؤ دین کا ہے جو پیغام آیا
سنا قرآن تو آنکھوں سے آنسو ہو گئے جاری — عجب ہے کہ شکاری آپ ہی ہے زیر دام آیا
کہا لے کر چلو مجھ کو نبی کی پاک مجلس میں — خدا کا شکر ہے حصے میں میرے فیضِ عام آیا

وہاں پہنچے تو پوچھا میرے آقا نے کہ کیوں آئے؟ — عرض کی خدمتِ آقا میں ہے عاجز غلام آیا
خوشی میں تھا مسلمانوں نے نعرہ زور کا مارا — ڈرے وہ لوگ کہ مکے میں ہے کیا اژدھام آیا
ایمانِ عمر سے پہلے عبادت چھپ کے ہوتی تھی — عبادت کے لیے گویا کہ تھا اب اذن عام آیا
حکیم اس وقت تیری خوشی کی کیا انتہا ہوگی — تعارف ہوگا جب، دیکھو صحابہ کا غلام آیا

☆ عمر بن خطابؓ کے باپ کہتے تھے کہ اے عمرؓ تم کو تو اُونٹ چرانے ہی نہیں آتے وہی عمرؓ ۲۲ لاکھ مربع میل پر حکومت کر کے گئے۔

ایک انگریز مؤرخ جس کا نام برٹن رسل تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ایک عمرؓ اور ہوتے تو دنیا میں غیر مسلم کوئی نہ ہوتا یا عمرؓ کو چار سال اور مل جاتے تو دنیا میں کوئی غیر مسلم نہ ہوتا۔

☆ زید بن وہبؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو ایک چادر اوڑھے دیکھا اس میں سترہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر میری طبیعت بھر آئی۔ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا اور میں اپنے گھر چلا آیا۔

☆ حضرت فاروق اعظمؓ کی طرز معاشرت نہایت سادہ اور غریبانہ تھی۔ سفر، حضر، جلوت، خلوت، مکان اور بازار میں کوئی شخص آپؓ کو کسی علامت سے نہیں پہچان سکتا تھا کہ آپ ہی خلیفہ وقت اور امیر المومنین ہیں۔ قیصر و کسریٰ کے ایلچی مسجد نبویؐ میں آ کر ڈھونڈتے اور پوچھتے تھے کہ خلیفہ وقت کہاں ہیں؟ حالانکہ آپ پھٹے پرانے پیوند لگے کپڑے پہنے وہیں بیٹھے ہوتے تھے۔

☆ حضرت عمر بن خطابؓ کے عہد خلافت میں مسجد نبویؐ ہی ایوان حکومت تھا اور اسی کے کچے فرش پر بیٹھ کر ایشیا اور افریقہ کی قسمتوں کے فیصلے ہوا کرتے تھے پانچوں وقت کی نماز بھی خلیفہ وقت اس مسجد میں پڑھایا کرتے تھے۔ غرض ہر وقت مسجد آنے جانے والوں سے بھری رہتی تھی۔

☆ حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے زمانہ خلافت میں حضرت عمرؓ کے کُرتے میں چار پیوند لگے دیکھے اور آپ کی تہبند میں چمڑے کا بھی ایک پیوند لگا ہوا تھا۔ حضرت انسؓ کا بیاں ہے کہ قحط سالی کے زمانے میں جب غلہ وغیرہ کی کمی ہوگئی تو آپ نے جو کی روٹی کھانی شروع کر دی۔ جو آپ کو موافق نہ آتی تھی۔ آپ اپنے شکم پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کرتے کہ قسم اللہ کی اس کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا۔ جب تک اللہ مسلمانوں کو ارزانی نہ عطا فرمائے۔

☆ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں ایک دفعہ فرمایا کہ عمرؓ کے لیئے بیت المال سے صرف اتنا جائز ہے کہ وہ کپڑے پہننے کے لیئے حج وغیرہ کے لئے سواری اور اپنے اہل وعیال کے لئے قریش کے ایک اوسط درجہ کے آدمی کے برابر خرچ لے۔ ایک دفعہ آپ بیمار ہوئے تو علاج کے لئے شہید تجویز کیا گیا تو مجمع عام میں آکر لوگوں سے فرمایا کہ اگر آپؓ لوگوں کی اجازت ہو تو بیت المال کے شہد میں سے کچھ لے لوں۔ لوگوں نے اجازت دے دی۔

☆ عمر بن خطابؓ خود جو کی روتی کھاتے تھے۔ فقط اس خیال سے کہ حضورؐ نے یہ مزے کے کھانے نہیں کھائے میں کیوں کھاؤں۔ پلنگ اور نرم بچھونوں پر نہ سوتا کہ حضورؐ نے اس طرح آرام نہیں فرمایا۔ میں کیوں ان آراموں سے لطف اُٹھاؤں۔

☆ جنگ مصر کی فتح کی خوشخبری سننے کے لئے حضرت فاروق اعظمؓ عالم بے تابی میں کئی کوس دور چلے جاتے۔ آخر ایک روز ایک سانڈنی سوار کو دور سے دیکھا۔ آپ دوڑے ہوئے اس کے پاس گئے دریافت کیا کہاں سے آرہے ہو؟ اُس نے کہا مصر سے آرہا ہوں اور حضرت امیر المومنین کو فتح کی بشارت دینے جا رہوں۔ آپؓ مدینہ منورہ تک اس سانڈی سوار کے پیچھے دوڑے گئے سانڈی سوار نے لوگوں سے امیر المومنین کا پتہ پوچھا لوگوں نے کہا۔ حضرت امیر المومنین ہی تو

ہیں جو آپ کے پیچھے دوڑے چلے آرہے ہیں۔

قیصر روم نے اپنا ایلچی حضرت عمرؓ کے پاس اس لئے بھیجا کہ آپ کے حالات وخیالات اور انتظامات سلطنت سے واقف ہوں جب وہ مدینہ منورہ پہنچا تو وہاں کے لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہارا بادشاہ کہاں ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ ہمارا بادشاہ تو کوئی نہیں ہے البتہ ایک امیر ہے۔ جو کہیں شہر سے باہر نکلا ہے وہ قاصد آپ کی تلاش میں باہر نکلا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ آپ اپنا کوڑا بطور تکیہ رکھے ہوئے دھوپ میں گرم ریت پر سو رہے ہیں آپ کی پیشانی سے اس قدر پسینہ بہہ رہا ہے کہ اس نے زمین کو تر کر دیا ہے۔ دیکھ کر وہ سخت حیران ہوا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ حضرت عمرؓ عدل کرتے ہیں اور بے خوف سو رہے ہیں۔ ہمارا بادشاہ ظلم کرتا ہے۔ اس لئے وہ خائف وبیدار رہتا ہے۔

☆ حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ یمن سے چادریں آئیں تو آپ نے مسلمانوں میں ایک ایک تقسیم کر دی اور خود بھی ایک ہی لی پھر نماز کے وقت دو چادریں اوڑھ کر تشریف لائے۔ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا سنو اور اطاعت کرو، سلمانؓ نے برجستہ کہا کہ ہم ہرگز نہ سنیں گے اور ہرگز اطاعت نہ کریں گے آپ نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا کہ ہر ایک کو ایک ایک چادر ملی اور خود دو لیں۔ آپ نے فرمایا تم نے بڑی جلدی کی۔ آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو بلایا اس نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں حاضر ہوں فرمایا کہ بتاؤ دوسری چادر جو میرے پاس ہے۔ کس کی ہے؟ عبداللہؓ نے کہا کہ میری ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے یہ چادر عبداللہؓ سے مستعار لی ہے۔ سلمانؓ نے یہ تمام واقعہ معلوم کر لیا تو کہا کہ اب آپ فرمائیں ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

☆ ایک دن حضرت فاروق اعظمؓ کا سادہ دربار خلافت سرگرم انصاف وعدل تھا۔ اکابر صحابہؓ موجود تھے اور مختلف معاملات پیش ہو ہو کر طے ہو رہے تھے۔ کہ اچانک خوش رو نوجوان کو دو نوجوان پکڑے ہوئے لائے اور فریاد کی یا امیر المومنین اس ظالم سے ہمارا حق دلوایئے اس نے ہمارے بوڑھے باپ کو مار ڈالا۔ حضرت عمرؓ نے اس نوجوان کی طرف دیکھ کر فرمایا ہاں دونوں کا دعویٰ تو سن چکا اب بتا تیرا۔ کیا جواب ہے۔ اس نے نہایت تفصیل سے پورا واقعہ بیان کیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہاں مجھ سے یہ جرم ضرور ہوا ہے۔ اور میں نے طیش میں آ کر ایک پتھر کھینچ مارا جس کی ضرب سے وہ مر گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھے خون کا بدلہ خون دینا ہوگا۔ جوان نے سر جھکا کر عرض کیا مجھے امام کے حکم اور شریعت کا فتویٰ ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ لیکن ایک درخواست ہے۔ ارشاد ہوا وہ کیا عرض کیا میرا ایک چھوٹا نابالغ بھائی ہے جس کے لیئے والد مرحوم نے کچھ سونا میرے سپرد کیا تھا۔ کہ وہ بالغ ہو تو اس کے سپرد کروں میں نے اس سونے کو ایک جگہ زمین میں دفن کر دیا اور اس کا حال سوائے میرے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اگر وہ سونا اس کو نہ پہنچا تو قیامت کے دن میں ذمہ دار ہوں گا اس لئے اتنا چاہتا ہوں کہ تین دن کے لئے ضمانت پر چھوڑ دیا جاؤں۔ جناب عمرؓ نے اس بارے سر جھکا کر ذرا غور فرمایا۔ پھر سر اُٹھا کر ارشاد فرمایا اچھا کون تیری ضمانت دیتا ہے۔ کہ تو تین دن کے بعد چلا آئے گا۔ فاروق اعظمؓ کے ارشاد پر اس نوجوان نے چاروں طرف دیکھا اور حاضرین کے چہروں پر ایک نظر ڈال کر ابوذر غفاریؓ کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا یہ میری ضمانت دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا ابوذر تم اس کی ضمانت دیتے ہو۔ ابوذرؓ نے کہا ہاں میں ضمانت دیتا ہوں۔ اب تیسرا دن تھا حضرت عمرؓ کا دربار بدستور قائم ہوا تمام صحابہؓ آئے وہ دونوں نوعمر مدعی آئے۔ اب وقت گزرتا جاتا تھا۔ اور اس مجرم کا کوئی پتہ

نہیں دونوں نوجوانوں نے بڑھ کر کہا اے ابوذرؓ ہمارا مجرم کہاں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر تیسرے دن کا وقت مقررہ گزر گیا اور وہ نہ آیا تو اللہ کی قسم میں اپنی ضمانت پوری کروں گا۔ عدالت فاروقی بھی جوش میں آئی۔ حضرت فاروقؓ اعظم نے فرمایا اگر وہ نہ آیا تو ابوذرؓ سے وہی کاروائی کی جائے گی جو شریعت اسلامی کا تقاضا ہے۔ یہ سنتے ہی صحابہؓ میں تشویش پیدا ہوگئی بعض صحابہؓ آبدیدہ اور بعض کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے لوگوں نے مدعیوں سے کہنا شروع کیا کہ تم خون بہا قبول کر لو۔ انہوں نے قطعی انکار کیا کہ ہم خون کے بدلے خون ہی چاہتے ہیں لوگ اس پریشانی میں تھے کہ ناگہاں وہ مجرم نمودار ہوا۔ حالت یہ کہ پسینے میں ڈوبا ہوا اور سانس پھولی ہوئی تھی وہ آتے ہی حضرت فاروق اعظمؓ کے سامنے آیا سلام کیا اور عرض کیا میں اس بچے کو اُس کے ماموں کے سپرد کر آیا ہوں اور اس کی جائداد انہیں بتا دی۔ اب آپ اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم بجا لائیں۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا امیر المومنین اللہ کی قسم میں جانتا بھی نہ تھا کہ یہ کون اور کہاں کا رہنے والا ہے میرے دل نے ضمانت دی کہ یہ شخص سچا ہے۔ اس نوجوان کے آ جانے سے اُن نوجوانوں نے کہا کہ یہ سچا ہے۔ اس لیئے ہم نے خوشی سے اپنے باپ کا خون معاف کیا۔

☆ حضرت عباسؓ کا مکان مسجد نبویؐ کے دروازے کے سامنے تھا اور اس مکان کا پرنالہ مسجد میں گرتا تھا۔ پرنالے کا پانی جب گرتا تو نمازیوں کو تکلیف ہوتی۔ نمازیوں نے امیر المومنین سے جا کر عرض کی کہ اے امیر المومنین اس پرنالہ کا کوئی بندوبست کریں تو امیر المومنین نے ایک شخص کو بھیجا جاؤ مالک مکان کو بلا کر لاؤ۔ وہ شخص گیا اور مالک مکان کا پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ مالک مکان کسی سفر پر گئے ہوئے ہیں۔ تو امیر المومنین نے نمازیوں کے آرام کی خاطر پرنالے کو اکھڑوا کر دوسری

طرف لگا دیا۔ حضرت عباسؓ مالک مکان جب واپس آئے تو یہ دیکھ کر نہایت
رنجیدہ اور پریشان ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ پرنالہ کس
نے اکھڑوایا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ پرنالہ امیر المومنین نے اکھڑوایا ہے۔
حضرت عباسؓ نے فوراً قاضی مفتی شہر کے ہاں خلیفہ وقت پر دعویٰ دائر کر دیا اس پر
حضرت ابی بن کعبؓ نے دنیا کے سب سے بڑے حکمران کے نام فرمان جاری کر
دیا کہ آپ کے خلاف عباسؓ بن عبدالمطلب نے مقدمہ دائر کر کے انصاف چاہا
ہے۔ آپ حاضر ہو کر مقدمے کی پیروی کریں۔ کوئی معمولی حاکم یا بادشاہ ہوتا تو
اس طلبی کو اپنی سخت توہین سمجھتا مگر عرب وعجم کا شہنشاہ نہایت سادگی کے ساتھ تاریخ
مقررہ پر آیا حضرت ابی بن کعبؓ نہایت مصروف تھے اتنی دیر حضرت امیر المومنینؓ
باہر کھڑے انتظار کرتے رہے۔ پھر جب اجازت ملی تو اندر تشریف لے گئے۔
مقدمہ پیش ہوا تو پہلے حضرت عمرؓ خلیفہ وقت نے کچھ کہنا چاہا مگر فاضل منصف نے
فوراً روک دیا اور فرمایا مدعی کا حق ہے کہ اپنا دعویٰ پیش کرے مہربانی فرما کر آپ
خاموش رہیں بات قاعدہ کی تھی امیر المومنین چپ ہو گئے اور مقدمہ کی کاروائی
شروع ہوئی۔ حضرت عباسؓ نے بیان دیا۔ جناب میرے مکان کا پرنالہ شروع سے
مسجد نبویؐ کی طرف تھا۔ حضورؐ کے زمانے میں بھی یہیں تھا۔ اور خلیفہ اول ابوبکر
صدیقؓ کے عہد میں بھی اسی جگہ رہا۔ مگر اب امیر المومنین نے اسے اکھاڑ کر پھینک
دیا۔ جس سے میرا نقصان ہوا مجھے بے حد تکلیف پہنچی مجھ سے انصاف کیا جائے۔
حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا۔ آپ کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ فرمایئے یا
امیر المومنین آپ اپنی صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا پرنالہ بے
شک میں نے اکھڑوا دیا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ابی بن کعبؓ نے فرمایا آپ
کو دوسرے کے مکان میں اجازت کے بغیر اس طرح مداخلت نہیں کرنی چاہئیں

تھی۔ آپ وجہ بتائیں کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت عمرؓ نے کہا اے محترم
صاحب پرنالہ میں سے بعض اوقات پانی آتا تو چھینٹیں اڑ کر نمازیوں پر پڑتیں
اس لیئے لوگوں کی سہولت اور آرام کے لئے میں نے پرنالے کو اکھڑوا دیا اور اس
معاملے میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں میں نے کوئی ناواجب بات نہیں کی۔
ابی بن کعبؓ نے فرمایا حضرت عباسؓ کو کہ آپ فرمائیں۔ حضرت عباسؓ
نے کہا واقعہ یہ ہے کہ حضورؐ نے میرے لئے خود اپنی مبارک چھڑی سے زمین پر
نشانات قائم کیے اور میں نے انہی نشانات پر اپنا مکان بنایا۔ جب مکان بن چکا تو
یہ پرنالہ حضورؐ نے اپنے حکم سے اس جگہ رکھوایا۔ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے
کندھوں پر کھڑے ہو جاؤ اور پرنالہ یہاں لگا دو میں نے اوّل انکار کیا مگر حضورؐ نے
اصرار فرمایا۔ چنانچہ حضورؐ نیچے کھڑے ہو گئے اور میں نے حضورؐ کے ارشاد مبارک کی
تعمیل کرتے ہوئے۔ حضورؐ کے کندھے پر چڑھ کر یہ پرنالہ یہاں لگایا۔ ابی بن
کعبؓ نے فرمایا اے عباسؓ تم اس واقعہ کا کوئی گواہ پیش کر سکتے ہو حضرت عباسؓ
نے کہا ایک دو نہیں بلکہ متعدد گواہ پیش کیے جا سکتے ہیں۔
حضرت عباسؓ باہر نکلے اور چند انصاریوں کو تلاش کر کے لائے۔ جنہوں
نے شہادت دی کہ ہمارے سامنے حضورؐ نے عباسؓ کو اپنے کندھوں پر چڑھا کہ
پرنالہ نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔
گواہی ختم ہوتے ہی دنیا کا سب سے بڑا حکمران جواب تک آنکھیں
نیچے کیئے سامنے کھڑا تھا آگے بڑھا اور حضرت عباسؓ سے کہنے لگا۔ اے عباسؓ اللہ
کے لیئے میرا قصور معاف کر دیجئے مجھے ہرگز علم نہ تھا کہ حضورؐ نے خود پرنالہ یہاں
لگوایا تھا۔ ورنہ بھول کر بھی مجھ سے یہ غلطی نہ ہوتی۔ بھلا میری کیا مجال تھی کہ حضورؐ
کے لگوائے ہوئے پرنالہ کو اکھڑواتا۔ یہ جو کچھ ہوا لاعلمی میں ہوا اب اس کی تلافی

اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر پرنالے کو اپنی جگہ پر لگا دیں۔ ابی بن کعبؓ نے فرمایا ہاں امیر المومنین انصاف یہی چاہتا ہے اور آپ کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ تھوڑی دیر کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ جیسے بادشاہوں کو شکست دینے والا جرنیل نہایت مسکینی کے ساتھ دیوار کے نیچے کھڑا ہے اور عباسؓ اس کے کندھوں پر چڑھ کر پرنالہ اپنی جگہ لگا رہے ہیں۔ جب پرنالہ نصب ہو چکا تو حضرت عباسؓ فوراً نیچے کود پڑے اور کہنے لگے امیر المومنین اس بے ادبی کی آپ سے معافی چاہتا ہوں اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے سارے مکان کو اللہ کی راہ میں وقف کرتا ہوں۔

عمر بن خطابؓ کا زمانہ خلافت تھا۔ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ حضور کو اپنے صحابہؓ میں سب سے زیادہ محبوب کون تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوبکرؓ پوچھا گیا کہ ان کے بعد کون؟ فرمایا عمرؓ پھر پوچھا گیا کہ ان کے بعد کون؟ اس کے جواب میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوعبیدہؓ ابن جراحؓ۔ جب حضرت ابوعبیدہؓ شام کے گورنر تھے تو اس زمانے میں عمرؓ شام کے دورے پر تشریف لائے اور حالات دریافت کیئے پھر ایک دن حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ مجھے اپنے گھر لے چلیں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے جواب دیا آپ میرے گھر میں کیا کریں گے وہاں آپ کو شاید میری حالت پر آنکھیں نچوڑنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ لیکن جب عمرؓ نے اصرار فرمایا تو حضرت عمرؓ کو اپنے گھر لے گئے حضرت عمرؓ گھر میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی سامان ہی نظر نہ آیا۔ حضرت عمرؓ نے حیران ہو کر پوچھا آپ کا سامان کہاں ہے۔ یہاں تو ایک نمدہ ایک پیالہ ایک مشکیزہ نظر آ رہا ہے۔ آپ امیر شام ہیں آپ کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ یہ سن کر ابوعبیدہؓ ایک طاق کی طرف بڑھے اور وہاں سے روٹی کے کچھ ٹکڑے اُٹھا لائے ارو عمرؓ نے یہ دیکھا تو رو پڑے

ابوعبیدہؓ نے فرمایا امیر المومنین میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ آپ میری حالت پر آنکھیں نچوڑیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ابوعبیدہؓ دنیا نے ہم سب کو بدل دیا۔ مگر تمہیں نہیں بدل سکی ابوعبیدہؓ کے نام سے قیصر روم کانپتے تھے ان کے ہاتھوں روم کے قلعے فتح ہوئے۔ وہ روٹی کے سُوکھے ٹکڑوں پر زندگی بسر کر رہا تھا۔ ابوعبیدہؓ کہتے تھے کاش میں ایک مینڈھا ہوتا میرے گھر والے مجھے ذبح کر کے میرا گوشت کھاتے اور میرا شوربا پیتے۔

حضرت عمرؓ کی سادگی اور آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی خواہش:

جب کئی ملک فتح ہو گئے اور فتوحات کے دروازے کھل گئے۔ تو حضرت عمرؓ کے بارے میں صحابہؓ نے مشورہ کیا کہ اب یہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور فتوحات ہو گئی ہیں اب ان کی زندگی بڑی مشقت والی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اچھا کھائیں اچھا لباس، پہنیں کوئی خادم رکھ لیں جو کھانا پکایا کرے اور لباس اور آرام کا خیال کیا کریں۔ حضرت علیؓ، عبدالرحمٰنؓ، عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ یہ چھ بڑے صحابی آپس میں مشورہ کر رہے ہیں انہوں نے کہا بات کون کرے انہوں نے کہا حضرت حفصہؓ سے کہو جو حضرت عمرؓ کی بیٹی اور ام المومنین ہے۔ حضرات حفصہؓ کے پاس آئے اور بات عرض کی کہ امیر المومنین کو اب سختی پر نہیں رہنا چاہیئے تھوڑی نرمی پر آ جانا چاہیئے اور آپ ان سے بات کریں اگر مان جائیں تو ہمارا نام بتا دیجئے گا اگر نہ مانیں تو ہمارا نام نہ بتایئے گا۔ حضرت عمرؓ تشریف لائے۔ حضرت حفصہؓ نے کہا ابا جان اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اگر آپ خادم رکھ لیں جو آپ کے لیئے کھانا پکایا کرے۔ لباس اچھا پہن لیا کریں آپ کے پاس وفد آتے ہیں دُور دُور سے کچھ آرام کر لیا کریں فرمایا حفصہؓ یہ بات کس نے تجھے کہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر مجھے یہ

پتہ چل جائے کہ یہ بات کن لوگوں نے کہی ہے تو میں مار مار کے ان کے چہرے لہولہان کر دوں اے حفصہؓ تو نبیؐ کی بیوی ہے تجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تو نے ایک مرتبہ چھوٹے سے میز پر آپ ﷺ کے لیئے کھانا رکھ دیا تھا اور حضورؐ آئے تھے تو آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کھانا نیچے رکھ دو میں ۔ میز پر نہیں کھاؤں گا آپ نے کھانے کو نیچے رکھ کر کھایا تھا۔ اور حفصہؓ تجھے یاد ہے حضورؐ کے پاس ایک ہی جوڑا ہوتا تھا۔ جسے وہ دھو کر پہنتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ابھی وہ کپڑا خشک نہیں ہوتا تھا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور بلالؓ آ کے کہتے تھے یا رسولؐ اللہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ جوڑا خشک ہوتا تھا اور اس کو پہن کر جاتے تھے اے حفصہؓ تجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تیرے گھر میں ایک ٹاٹ تھا تو دُہرا کر کے بچھاتی تھی رات کو آپ کے آرام کے لئے ایک رات تو نے چوہرا کر کے بچھا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے حفصہؓ اس ٹاٹ کو دہرا کر دے اس نے رات کو کھڑا ہونے سے مجھے روک دیا۔ اے حفصہؓ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک عورت نے حضورؐ کو دو چادریں ہدیہ بھی بھیجی تھیں ایک چادر پہلے بھیج دی دوسری چادر دیر سے بھیجی تو آپ کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا اس چادر کو آپ نے کانٹوں سے اور گانٹھ لگا کر اسے پہن کر جا کے نماز پڑھائی تھی۔

اے حفصہؓ گھر والا اچھی طرح سمجھتا ہے اور پھر رونا شروع کیا حضرت حفصہؓ کی بھی چیخیں نکل رہی تھی۔ اور حضرت عمرؓ کی بھی چیخیں نکل رہی تھی۔ اور فرمایا حفصہؓ سن لے میری مثال اور میرے ساتھیوں کی مثال ایسی ہے تین راہی یعنی تین مسافر ایک اُٹھا منزل کو چلا اور وہ چلتا چلتا منزل مقصود تک پہنچ گیا پھر دوسرا اُٹھا منزل کو چلا ایک راستے پر چلا اور وہ چلتا چلتا منزل مقصود تک پہنچ گیا اب تیسرے کی باری ہے اور وہ میں تیسرا ہوں اللہ کی قسم میں اپنے نفس کو مشقت پر رکھوں گا اور

دنیا کی لذتوں سے ہٹا کر چلوں گا یہاں تک کہ میں ساتھیوں کے ساتھ مل جاؤں اگر میں نے اپنے راستے کو جدا کر دیا تو میں اپنے ساتھیوں سے نہیں مل سکتا۔

جب ابولولو نے خنجر مارا اور آپ گرے آنتیں کٹ گئیں اور خون بہنے لگا۔ غذا جو کھائی تو آنتوں سے باہر نکل گئی پتہ چل گیا کہ اب میں نہیں بچتا تو اپنے بیٹے کو بلایا اے عبداللہ جاؤ حضرت عائشہؓ سے جا کر اجازت لو امیر المومنین نبیؐ کے پہلو میں دفن ہونا چاہتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے ہاں حاضر ہوے دروازے پر دستک دی کہا عبداللہ حاضر ہے امیر المومنین یہ اجازت چاہتے ہیں کہ حضورؐ کے پڑوس میں دفن کیئے جائیں حضرت عائشہؓ رونے لگیں اور فرمانے لگیں اے عبداللہ یہ جگہ میں نے اپنے لیئے رکھی تھی لیکن میں عمرؓ کو اپنے اُوپر ترجیح دوں گی عمرؓ کو لایا جائے فرمایا واپس جا کر ابا جان کو خوشخبری دو کہ آپ کو اجازت مل گئی فرمایا بیٹا ہو سکتا ہے کہ میرے اکرام میں حضرت عائشہؓ نے اجازت دی ہو۔ جب میں مر جاؤں میرے جنازے کو دروازے پر رکھنا پھر دوبارہ اجازت مانگنا اگر اجازت دے دیں تو دفن کر دینا ورنہ مجھے تمام مسلمانوں کے قبرستان میں ڈال دینا۔ چنانچہ جب آپ کی شہادت ہوگئی اور حضرت صہیبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب موت کا وقت قریب آیا تو بیٹے نے سر کو گود میں رکھا ہوا تھا۔ ۔آپ نے فرمایا بیٹا میرا سر زمین پر ڈال دے حضرت عبداللہؓ کو سمجھ میں نہیں آئی کیا کہہ رہے ہیں کہا بیٹا میرا سر زمین پر ڈال اب مجھے یاد نہیں کیا لفظ فرمایا۔ پھر عمرؓ نے کہا مجھے زمین پر ڈال میں اپنے چہرے کو خاک آلودہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ میرے مولیٰ کو میرے اُوپر رحم آ جائے۔ یہ وہ عمرؓ ہے جس کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا۔ انتقال ہوا جنازہ پڑھایا گیا۔ جنازہ اُٹھا حجرہ مبارک کے سامنے جنازہ رکھا گیا۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا اے ام المومنین امیر المومنین

دروازے پر آ چکے ہیں۔ اور اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا مرحبا امیر المومنین مرحبا امیر المومنین بے شک امیر المومنین کو اندر آنے کی اجازت ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ نے اوڑھنی سر پر رکھی اور باہر نکل گئیں اور حضرت عمرؓ کو حضورؐ کے پڑوس میں دفن کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن اُٹھوں گا۔ اور میرے دائیں طرف ابو بکرؓ ہوگا۔ اور بائیں طرف عمرؓ ہوگا۔ اور بلالؓ میرے آگے آگے اذان دیتا ہوگا۔

کلمہ چھ باتیں:

❁ محترم قارئین دین میں سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ کا مقصد:

کلمہ کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سب کچھ ہونے کا یقین مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہ ہونے کا یقین ہمارے دلوں میں آ جائے۔

محمدؐ رسول اللہ کا مقصد:

محمدؐ رسول اللہ کا مقصد ہے۔ کہ نبی کریمؐ کے طریقوں پر چل کر دونوں جہانوں کی کامیابی اور غیروں کے طریقوں پر چل کر دونوں جہانوں کی ناکامی کا یقین ہمارے دلوں میں آ جائے۔ اس کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔

کلمے کے پانچ تقاضے ہیں:

(۱) کلمہ کا پڑھنا۔ (۲) کلمہ کے معنی کو جاننا (۳) کلمہ کا مقصد جاننا۔ (۴) اس کلمہ کے اندر رہتے ہوئے زندگی گزارنا۔ (۵) اس کلمہ کو لے کر دوسرے بھائیوں تک پہنچانا، یعنی ساری دنیا میں جانا۔

جب کوئی آدمی لا الٰہ الا اللّٰہُ کہتا ہے تو اس کو تمام دنیا کے کافروں کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (شرح اربعین نوویہ)

کلمہ جنت کی کنجیاں ہیں:

☆ کلمہ قبر کی روشنی ہے۔

☆ کلمہ کائنات کی روح ہے۔

☆ کلمہ پڑھنے والے کو نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر میں وحشت ہوگی اور نہ میدان محشر میں وحشت ہوگی۔

☆ کلمہ پڑھنے والے کے اعمال نامہ میں برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

☆ جب بندہ کلمہ پڑھتا ہے۔ زمین اور آسمان کا خلا نیکیوں سے بھر جاتا ہے۔

☆ کلمہ طیبہ کی مثال اُس پاکیزہ درخت کی ہے، جس کی جڑ زمین میں ہو اور شاخیں آسمان کی طرف ہوں اور ہر موسم میں پھل دیتا ہو۔

سات قیمتی کلمات:

(۱) اوّل ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

(۲) ہر کام کے ختم پر الحمدللہ کہنا۔

(۳) اگر کوئی لغویات کر بیٹھے کم ہو یا زیادہ تو اس کے بعد استغفر اللہ کہنا۔

(۴) اگر جب یوں کہے کہ کل فلاں کام کروں گا تو ساتھ ہی انشاء اللہ کہے۔

(۵) کوئی ناپسند بات دیکھے تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے۔

(۶) یہ کہ جب کوئی مصیبت پیش آئے جان کی ہو یا مال کی تھوڑی ہو یا زیادہ اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھے۔

(۷) یہ کہ دن کے اوقات ہوں یا رات کے لمحات اس کی زبان پر لا الہ الا اللہ جاری رہے۔

جب بندہ کلمہ پڑھتا ہے تو اس کے منہ سے ایک سبز رنگ کا پرندہ نکلتا ہے۔ جس کے دو سفید بازو ہوتے ہیں یاقوت اور موتیوں کے جڑاؤ سے وہ آسمان کی طرف چڑھتا ہے عرش عظیم کے نیچے جا کر وہ اس طرح بھنبھناتا ہے جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔ اُس کو کہا جاتا ہے۔ کہ آرام سکون کرلے وہ کہتا ہے کہ میں آرام سکون کیسے کرلو فلاں صاحب کی ابھی تک بخشش نہیں ہوئی پھر اُسے کہا جاتا ہے کہ اُس کی بخشش کر دی پھر اللہ تعالیٰ اُس پرندے کو ستر زبانیں دیتے ہیں۔ پھر وہ پرندہ قیامت تک اس بندہ کے واسطے استغفار کرتا رہتا ہے۔ اور جب قیامت کا دن آئے گا۔ تو یہ پرندہ اُس بندہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو جنت میں لے جائے گا۔

☆ جس شخص کو موت کے وقت کلمہ نصیب ہو گیا اِس کو چار فائدے ہوں گے۔

(۱) پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲) موت کی سختی ہٹا دی جائے گی۔

(۳) رنگ چمکنے لگے گا۔

(۴) خوشی کا منظر دیکھے گا۔

لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کو رب العزت اپنے دستِ قدرت سے جہنم سے نکالیں گے۔ (بخاری شریف)

دِل سے کلمہ پڑھنے والے کے لیے قبر میں روشنی ہوگی اور اس کی قبر کو فراخ کر دیا جائے گا۔

☆ مسلمان سے قبر میں بھی کلمہ طیبہ سنا جائے گا۔

آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ جبرائیلؑ آئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جبرائیلؑ قیامت کے دن لوگ کس حالت میں ہوں گے۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ قیامت کے دن لوگ ایک صاف زمین پر ہوں گے۔ جہاں پر کبھی کوئی گناہ نہیں ہوا ہوگا۔ اتنے میں جہنم ایک سانس کھینچے گی تو تمام فرشتے عرش عظیم کے ساتھ چمٹ جائیں گے اور ہر فرشتہ عرض کرے گا۔ یا اللہ میں جان کی امان چاہتا ہوں۔ پہاڑ جہنم کے خوف سے پگھل رہے ہوں گے۔ ستر ۷۰ ہزار فرشتے جہنم کو لگاموں میں تھامے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گئے اے جہنم کلام کر پھر جہنم بولے گی اے اللہ تیری عزت وعظمت کی قسم آج میں ہر اُس شخص سے انتقام لوں گی جو تیرا رزق کھا کر غیروں کی پرستش کرتا رہا پھر دوبارہ جہنم بولے گی کہ آج مجھ پر سے وہی گزر سکے گا۔ جس کے پاس اجازت نامہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اجازت نامہ کیسا ہوگا جبرائیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ ﷺ کو مبارک ہو کہ آپ ﷺ کی امت کے پاس اجازت نامہ ہوگا۔ جو شخص بھی لا الہ الا اللہ کی شہادت والا ہوگا وہ جہنم کے پاس سے گزر جائے گا۔

☆ ایک مرتبہ نبی کریمؐ نہایت غمگین تھے۔ جبرائیلؑ نے آ کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کو رنجیدہ اور غمگین دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیلؑ مجھے اپنی اُمت کا فکر بہت بڑھ رہا ہے۔ کہ قیامت میں ان کا کیا حال

ہوگا۔ جبرائیلؑ نے اسے دریافت کیا کہ کفار کے بارے میں یا مسلمانوں کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے بارے میں فکر ہے۔ جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کو ساتھ لیا اور ایک مقبرہ پر تشریف لے گئے۔ جہاں قبیلہ بنوسلمہ کے لوگ دفن تھے۔ جبرائیلؑ نے اپنا ایک پَر ایک قبر پر مارا اور ارشاد فرمایا کہ قم باذن اللّٰہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑا ہو جا اُس قبر سے ایک شخص نہایت حسین خوبصورت چہرے والا اُٹھا وہ کہہ رہا تھا۔

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ الحمد للہ رب العٰلمِیْنَo

پھر جبرائیلؑ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ واپس لوٹ جا وہ چلا گیا پھر دوسری قبر پر دوسرا پَر مارا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑا ہو جا اس قبر میں سے ایک شخص نہایت بدصورت کالا مُنہ کیری آنکھوں والا کھڑا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔ ہائے افسوس، ہائے شرمندگی ہائے مصیبت پھر جبرائیلؑ نے فرمایا اپنی جگہ لوٹ جا اس کے بعد نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ جس حالت پر یہ لوگ مرتے ہیں اُس حالت پر اُٹھیں گے۔

دوزخ

کلمہ کی برکت:

اللہ تعالیٰ جب اُمت محمدیہؐ کے عاصیوں جہنمیوں کو جہنم سے نکالنے کا فیصلہ فرمائیں گے تو جبرائیلؑ سے ارشاد فرمائیں گے کہ اُمت محمدیہؐ کا کیا حال ہے۔ تو جبرائیلؑ عرض کریں گے یا اللہ آپ سے بہتر کون جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ اے جبرائیل جاؤ اُمت محمدیہؐ کے عاصیوں اور جہنمیوں کا حال معلوم

کر کے آؤ جبرائیلؑ وہاں سے چلیں گے اور جہنم کے داروغہ مالک کے پاس پہنچیں گے۔ مالک جب جبرائیلؑ کو دور سے آتے ہوئے دیکھیں گے تو احتراماً کھڑے ہو جائیں گے۔ مالک عرض کرے گا اے جبرائیلؑ آپ کیسے تشریف لائے۔ جبرائیلؑ ارشاد فرمائیں گے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ اُمت محمدیہ کا حال معلوم کر کے آؤ۔ تو مالک عرض کرے گا اُمت محمدیہؐ بدحالی میں ہیں اور آگ کے ممبروں پر ہیں اور گوشت پوست ان کا بھسم ہو چکا ہے۔ البتہ ان کے دل اور چہرے نور ایمان کی وجہ سے چمک رہے ہیں۔ جبرائیلؑ نے ارشاد فرمایا کہ: ذرا جہنم کا پاٹ تو اُٹھاؤ میں بھی تو دیکھ لوں میں نے اللہ تعالیٰ کو جا کر بتانا ہے مالک کو حکم ہوگا کہ جہنم کا پاٹ اُٹھاؤ تو جہنم کا پاٹ اُٹھائے گا تو جبرائیلؑ جب ان کو دیکھیں گے تو وہ واقع ہی اُس حالت میں ہوں گے۔ جب جہنمی جبرائیلؑ کو دیکھیں گے۔ تو مالک سے عرض کریں گے کہ مالک یہ کون شخص ہے اتنا حسین خوبصورت شخص ہم نے پہلے نہیں دیکھا تو مالک ارشاد فرمائیں گے کہ یہ جبرائیلؑ ہیں جو حضورؐ کی خدمت عالیہ میں وحی لے کر جاتے تھے جہنمی جب حضورؐ کا نام سنیں گے سب چیخ اُٹھیں گے پھر جہنمی عرض کریں گے اے جبرائیلؑ حضورؐ کی خدمت عالیہ میں ہمارا سلام عرض کیجیو اور ہماری بدحالی کا حال بھی بیان کر دیجیو۔ پھر جبرائیلؑ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا اللہ اُمت محمدیہؐ کے عاصی اور جہنمی بدحالی میں ہیں۔ آگ کے ممبروں میں ہیں اور گوشت پوست ان کا بھسم ہو چکا ہے۔ البتہ ان کے دل اور چہرے نور ایمان کی وجہ سے چمک رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں انہوں نے تجھ سے کچھ کہا تھا۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا کہ جی ہاں انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ حضورؐ کی خدمت میں ہمارا سلام عرض کرنا اور ہماری بدحالی کا حال بھی بیان کر دینا پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جاؤ اُن کا

سلام و پیام پہنچاؤ۔ پھر جبرائیلؑ حضورﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتے ہیں اس وقت حضورﷺ ایک سفید موتی کے خیمہ میں تشریف فرما تھے اس خیمہ کے چار ہزار دروازے ہیں۔ دونوں کواڑ سونے کے ہیں آپ ﷺ جب اُمت کا حال سنتے ہیں تو رنجیدہ ہو جاتے ہیں پھر آپ ﷺ عرش عظیم کے نیچے جا کر سجدہ میں پڑ جاتے ہیں۔ سات دن سجدے کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے محبوب سر اُٹھاؤ۔ جو مانگیں گے دیا جائے گا۔ جو شفارش کرو گے قبول کی جائے گی۔ پھر آپ ﷺ سر اُٹھائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کی برائی بیان کریں گے ایسی تعریف کسی نے نہیں کی ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے میرے محبوب جاؤ جس نے بھی کلمہ پڑھا ہے اُس کو جہنم سے نکال لائیے پھر آپ ﷺ جہنم کے مالک فرشتہ کے پاس تشریف لے جائیں گے۔ مالک جب آپ ﷺ کو دور سے آتا ہوا دیکھے گا۔ تو بڑے ادب کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا۔

آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے اے مالک میرے بدنصیب اُمتیوں کا کیا حال ہے۔ مالک عرض کرے گا۔ یا رسولؐ اللہ آپ کے اُمتی بدحالی میں ہیں۔ آگ کے ممبروں پر ہیں البتہ ان کے دل اور چہرے نور ایمان کی وجہ سے چمک رہے ہیں پھر آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے اے مالک ذرا جہنم کا دروازہ تو کھولو مالک خود جہنم کا دروازہ کھولے گا۔ جب آپ ﷺ اُن کو دیکھیں گے تو سب مل کر چیخ اُٹھیں گے۔ پھر آپ ﷺ ان سب کو نکالیں گے اور پھر ان کو جنت کی طرف لے جائیں گے راستے میں نہر حیوان ہے آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے۔ اس میں غسل کریں سب غسل کریں گے تو اُن کے چہروں پر تروتازگی آ جائے گی پھر آپ ﷺ ان سب کو جنت میں داخل کر دیں گے۔ جب وہ سب جنت میں چلے جائیں گے۔ باقی جو دوزخی دیکھیں گے کہ مسلمان سب دوزخ سے نکال لیئے گئے

ہیں۔ تو وہ کہیں گے۔ کاش ہم نے بھی یہ کلمہ پڑھا ہوتا تو ہم بھی اِس مصیبت سے رہائی پا لیتے۔

کلمہ اور جنت:

ملک الموت کی پیشانی پر کلمہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ لکھا ہوا ہے۔ جب دل سے کلمہ پڑھنے والا (نزع) جان کنی کے عالم میں ہوگا اور ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لئے تشریف لائیں گے اس شخص کی نظر ملک الموت کی پیشانی پر پڑے گی اور اس کو دیکھ کر فوراً کلمہ یاد آ جائے گا اور مرتے وقت اس کا کلمہ کے ساتھ دم آخر ہوگا اور جس کا خاتمہ کلمہ پر ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(تفسیر نیشاپوری)

☆ جس نے لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ دل کی تصدیق کے ساتھ پڑھا اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔ (بخاری شریف)

☆ جس نے لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کہا اور اُسی پر اس کی موت ہوگئی وہ ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگر چہ وہ زنا اور چوری کرتا رہا ہو۔

☆ کلمہ پڑھ کر جو شرک سے بچتا رہا اس کے واسطے اللہ کی ضمانت ہے کہ اس کو عذاب نہیں کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

☆ جو شخص دل کے یقین کے ساتھ اشهد ان لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ پڑھے اس کے لئے جنت کی بشارت ہے۔ (مسلم شریف)

☆ جو شخص لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ پڑھتا ہوا اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو اور کسی عمل کی وجہ سے اس کو اسلام سے خارج نہ کرو۔ (ابوداؤد)

☆ ہر گھاس جو زمین سے اُگتا ہے وہ بھی کہتا ہے اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی

شریک نہیں۔

جنت:

جب بندہ کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اِس کلمہ کو لے کر آسمان پر پہنچتا ہے تو دوسرا فرشتہ آسمان سے اُترتا ہوا اس کو ملتا ہے آسمان سے اُترنے والا فرشتہ دنیا سے جانے والے فرشتہ سے پوچھتا ہے کہ تم کہاں جارہے ہو دنیا سے جانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی کا کلمہ لے کر عرش الٰہی تک پہنچانے جارہا ہوں آسمان سے اُترنے والا فرشتہ کہتا ہے کہ میں اِس آدمی کی مغفرت کا پروانہ لے کر عرشِ الٰہی سے آرہا ہوں اور دنیا میں اس کو پہنچانے جارہا ہوں۔

☆ ساری دنیا کے کافروں کو ایک پلڑے میں ڈال دیا جائے دوسرے پلڑے میں ایک کلمے والے مسلمان کو ڈال دیا جائے تو یہ پلڑا (کلمہ والا) جھک جائے گا۔

☆☆☆

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دل سے تصدیق بھی ضروری ہے، لاکھ بولے زباں لا الہ الا اللہ
دل وزباں کی مطابقت بھی لازم ہے، اب ہوا بندہ مسلماں لا الہ الا اللہ
خدا کا ساتھ ہو تو کچھ بگڑتا نہیں، خلاف ہو سارا جہاں لا الہ الا اللہ
زمانہ لاکھ جلائے طاقتوں کے چراغ، تیرا جواب ہو مسلم جواں لا الہ الا اللہ
قوتِ کلمہ کی ہر جگہ حکمرانی ہے، کیوں نہیں تجھ پہ عیاں لا الہ الا اللہ
کلمہ کے بول نہیں کلمہ کی حقیقت جانو، کفر پہ بہت گراں لا الہ الا اللہ
کفر سے جتینا ممکن نہیں ایسے میں، فقط ہو برزباں لا الہ الا اللہ

رکھ دو سارا جہاں ترازو کے ایک پلڑے میں، جھکے گا کلمے سے میزاں لا الہ الا اللہ
جتنے بھی انبیاء تشریف لائے دنیا میں، تھا سب کا یک بیاں لا الہ الا اللہ
نظام ہستی کو وہ اکیلا چلاتا ہے، نہیں چلا سکتے جہاں لا الہ الا اللہ
روز محشر وہ چمکے گا ستاروں کی طرح، جس کا ہو ذکرِ زباں لا الہ الا اللہ
وہی ہے ازل سے اسی کی ذات کو ہے بقاء، کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فان لا الہ الا اللہ
دعا حکیم کی ہے وقت نزع یا رب، جاری ہو وردِ زباں لا الہ الا اللہ

نماز:

(۱) سب سے پہلے نماز فجر حضرت آدمؑ نے ادا کی۔

(۲) سب سے پہلے ظہر کی نماز حضرت ابراہیمؑ نے ادا کی۔

(۳) سب سے پہلے عصر کی نماز حضرت یونسؑ نے ادا کی۔

(۴) سب سے پہلے مغرب کی نماز حضرت داودؑ نے ادا کی۔

(۵) ایک روایت میں عشاء کی نماز حضرت موسیٰؑ نے ادا کی۔

دوسری روایت میں عشاء کی نماز جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی اللہ تعالیٰ کو یہ نمازیں اتنی پسند آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حضورؐ کی امت پر فرض فرمادیا۔

واقعہ:

ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نُور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حُجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لیئے قیامت کے دن نہ نُور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حُجت ہوگی اور نہ نجات

کا کوئی ذریعہ اُس کا حشر فرعون ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (فضائل نماز مولانا محمد زکریاؒ)

☆ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون اور بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔

مفہوم حدیث:

ایک حدیث میں ہے کہ نماز اللہ کی رضا کا سبب ہے۔ (۲) فرشتوں کی محبوب چیز ہے۔ (۳) انبیاءؑ کی سنت ہے۔ (۴) نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ (۵) دعا قبول ہوتی ہے۔ (۶) رزق میں برکت ہوتی ہے۔ (۷) یہ ایمان کی جڑ ہے۔ (۸) بدن کی راحت ہے۔ (۹) دشمن کے لئے ہتھیار ہے۔ (۱۰) نمازی کے لیئے شفارش ہے۔ (۱۱) قبر میں چراغ ہے۔ (۱۲) وحشت میں دل بہلانے والی ہے۔ (۱۳) منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے۔ (۱۴) قیامت کی دھوپ کا سایہ ہے۔ (۱۵) اندھیرے کی روشنی ہے۔ (۱۶) جہنم کی آگ کے لیئے آڑ ہے۔ (۱۷) اعمال نامہ کے ترازو کا بوجھ ہے۔ (۱۸) پُل صراط پر جلدی سے گزارنے والی ہے۔ (۱۹) جنت کی کنجی ہے۔

☆ جو شخص نماز کا اہتمام کرے حق تعالیٰ شانہ نو چیزوں کے ساتھ اِس کا اِکرام فرماتے ہیں۔ (۱) یہ کہ اس کو خود محبوب رکھتے ہیں۔ (۲) اس کو تندرستی عطا فرماتے ہیں۔ (۳) فرشتے اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (۴) اس کے گھر میں برکت عطا فرماتے ہیں۔ (۵) اس کے چہرہ پر صُلحاء کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ (۶) اس کا دل نرم فرماتے ہیں۔ (۷) وہ پل صراط پر بجلی کی طرح سے گزر جائے

گا (۸) جہنم سے نجات فرما دیتے ہیں۔ (۹) جنت میں ایسے لوگوں کا پڑوس نصیب ہوگا جن کو قیامت کے دن نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۱) جب بندہ نماز میں رکوع پر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے پورے جسم کے وزن کے برابر سونا خرچ کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۲) جب بندہ سبحان ربی العظیم پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو چاروں آسمانی کتابوں کی تلاوت کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۳) جب بندہ ربنا لک الحمد کہتا ہے تو فرشتے ثواب لکھنے کے لیئے دوڑتے ہیں اتنا ثواب ہوتا ہے کہ فرشتے لکھ نہیں پاتے۔

(۴) جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جتنے انسان ہیں اور جتنے جن ہیں ان کے برابر نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

(۵) جب بندہ التحیات پر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت یعقوبؑ اور حضرت ایوبؑ کے صبر کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۶) جب بندہ نماز پڑھ کر اسلام علیکم ورحمۃ کہتا ہے پھر ایک دفعہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ استغفرا اللہ کہتا ہے تو نماز میں جتنی کمی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُس کمی کو معاف فرمادیتے ہیں۔

(۷) نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ یہ دُعا پڑھ لیا کریں۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَئٍ قَدِيْرٌ (چوتھا کلمہ) تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ کے برابر سب معاف ہوجاتے ہیں۔

حضرت انسؓ نبی کریمؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام مساجد بختی اُونٹوں کی شکل میں لائی جائیں گی ان کی ٹانگیں عنبر کی ہوں گی۔ گردن زعفران کی اور سر سے کستوری کی خوشبو مہکتی ہوگی۔ موذن حضرات اِن کو آگے سے تھامے ہوئے ہوں گے اور نمازی حضرات اِن کو پیچھے سے چلاتے ہوں گے۔ یہ میدان محشر سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے کوندنے والی بجلی، اہل قیامت والے آپس میں کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتے یا نبی اور رسول معلوم ہوتے ہیں۔ اہل قیامت والوں کو کہا جائے گا۔ نہ یہ مقرب فرشتے ہیں اور نہ نبی ہیں اور نہ یہ رسول ہیں یہ تو نبی کریمؐ کے وہ اُمتی ہیں جو جماعت کی نماز کا دھیان رکھتے تھے۔

☆ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے جس کو اللہ اور اُس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ عطا فرماتے ہیں۔

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اِن پانچ فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ پابندی سے ادا کرے گا وہ کوندتی بجلی کی طرح سب سے پہلے پُل صراط کو پار کرے گا۔

☆ آپ ﷺ ایک مرتبہ تین دن سے فاقہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے کسی عاشق زار سے نہیں کہا بلکہ مسجد میں آ کر نماز پڑھی اور پھر اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ اے اللہ تعالیٰ روٹی دے پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور ہماری اماں عائشہؓ صدیقہ سے پوچھا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے۔ ہماری اماں عائشہؓ صدیقہ نے عرض کیا کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں دیا۔ آپ ﷺ پھر مسجد میں تشریف لے گئے اس طرح آپ ﷺ نے تین چار مرتبہ کیا پھر گھر تشریف لائے اور ہماری اماں عائشہؓ صدیقہ سے ارشاد فرمایا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے۔ تو ہماری اماں عائشہ صدیقہؓ

نے عرض کیا ہاں اللہ تعالیٰ نے کچھ بھیجا ہے۔ یعنی عثمان غنیؓ دے کر چلے گئے اور روتے ہوئے عرض کر گئے کہ گھر سے منگوالیا کرو آپ ﷺ نے عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا: کہ اے عائشہ صدیقہؓ جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے رب ہیں۔

☆ ہر مسلمان کے ذمے نماز فرض ہے نہیں پڑھتا تو اس کی نماز معاف نہیں ہوگی ہر مسلمان کے ذمے روزہ فرض ہے نہ رکھے تو روزہ معاف تو نہیں ہوگیا۔ ہر مسلمان تبلیغ والا ہے نہ کرے تو تبلیغ اس سے معاف تو نہیں ہوئی۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی گردن میں پھوڑا نکل آیا۔ اُنہوں نے نماز پڑھی تو وہ پھوڑا نیچے اُتر کر سینے پر آ گیا۔ حضرت آدمؑ نے پھر نماز پڑھی تو وہ پیٹ میں آ گیا اُنھوں نے پھر نماز پڑھی تو وہ ٹخنے میں آ گیا اُنہوں نے پھر نماز پڑھی تو انگوٹھے میں آ گیا انہوں نے پھر نماز پڑھی تو وہ چلا گیا۔ (حیاۃ الصحابہؓ حصہ سوم صفحہ ۱۰۸،۱۰ میں) صحابہؓ کا نماز کی ترغیب دینا۔

☆ حضرت عمر بن خطابؓ نے فجر سے پہلے کی سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ دو رکعتیں مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ پسند ہیں۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ ظہر سے پہلے نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا یہ کونسی نماز ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ نماز تہجد کی نماز کی طرح شمار ہوتی ہے۔

دور نبیؐ کی مسجدوں میں لوگ کیا بنتے تھے:

نبی کریمؐ کی مسجد میں نہ بجلی تھی نہ پانی تھا نہ غسل خانہ تھا نہ خرچ کی کوئی شکل تھی مسجد میں آ کر لوگ داعی بنتے تھے۔ معلم اور متعلم بنتے تھے۔ ذاکر بنتے

تھے۔ خلیق بنتے تھے۔ نمازی بنتے تھے۔ مطیع بنتے تھے۔ متقی بنتے تھے۔ زاہد بنتے تھے۔ باہر جا کر ٹھیک زندگی گزارتے تھے۔ مسجد بازار والوں کو چلاتی تھی۔ آج ہمارے پیسے سے مسجدیں چلتی ہیں اور مسجدیں اعمال سے خالی ہوگئی ہیں۔

☆ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مسجدیں کچی تھیں مگر نمازی پکے تھے اب مسجدیں پکی ہیں لیکن اکثر نمازی کچے ہو گئے ہیں۔

☆ یاداشت کہ نماز کے لیے بجائے گرم پانی کے ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا افضل اور بہتر ہے اس لیئے کہ وضو اور نماز سے مقصود گناہوں کی آگ کو بجھانا ہے۔

☆ فرمایا حضورؐ نے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے کالے کیے جائیں گے۔

☆ اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ شروع کی تکبیر میں شریک جماعت ہو جائے ورنہ پہلی رکعت میں شامل ہونے تک تکبیر اولیٰ کا ثواب مل جاتا ہے۔

☆ حضورؐ نے فرمایا کہ جو مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے گا اُس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

دوزخ

جنتی لوگ گناہگاروں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ میں کن چیزوں نے ڈال رکھا ہے وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور گپیں ہانکنے والوں کے ساتھ گپیں ہانکتے تھے۔

☆ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ مسلمان کا جو وقت مسجد میں ذکر الٰہی میں گزرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وقت کا اپنے بندے کو حساب دیں گے اور جو وقت مسجد سے باہر گزرتا ہے اس کا اپنے بندے سے حساب لیں گے۔

علم:

☆ ہر عاقل بالغ مرد عورت پر اتنا علم سیکھنا فرض ہے کہ اس کی چوبیس (۲۴) گھنٹے کی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں اور نبی کریمؐ کے طریقوں پر گزر سکے۔

☆ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا سفر آسان فرما دیتے ہیں۔

☆ علم جنت کے راستے کا نشان ہے۔

☆ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کا مہمان ہے واپسی تک جو دعا کرے قبول ہے راستے میں مر گیا تو شہید ہے۔ طالب علم کے لئے زمین و آسمان والے استغفار کرتے ہیں۔

☆ نبی کریمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو بندہ ایک آیت سیکھ لے سو رکعت نفل نماز سے بہتر ہے اور جو بندہ ایک باب سیکھ لے وہ ہزار رکعت نفل نماز سے افضل ہے۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔

میراثِ رسول:

حضرت ابوہریرہؓ ایک دفعہ مدینہ کے بازار تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمانے لگے تم یہاں مشغول ہو مسجد نبی میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ لوگ بازار چھوڑ کر مسجد نبویؐ میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے اور کہنے لگے ابوہریرہؓ ہم نے تو وہاں کوئی میراث تقسیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی

آپؐ نے فرمایا آخر آپ نے کیا دیکھا وہ بولے ہم نے تو یہ دیکھا کوئی نماز پڑھ رہا تھا کوئی قرآن پاک پڑھ رہا تھا کوئی ذکر کر رہا تھا کوئی تعلیم کر رہا تھا۔ کوئی سیکھنا سیکھانا کر رہا تھا تو ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا یہی تو ہے حضورؐ کی میراث۔

ذکر:

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی۔ (۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذکر کرنے والی زبان مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن (۴) اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جنت والوں کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جب تم جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جنت کے باغ کیا ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ذکر کے حلقے۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے۔

☆ نبی کریمؐ ارشاد فرماتے ہیں جب تم ذکر کرو تو ایسی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو زمین پر گر پڑیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

اسے عذاب نہیں دیں گے۔

☆ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ کی مثال ہے۔ ذکر نہ کرنے والا مردہ کی مثال ہے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ ذاکرین کے لئے مخصوص ہے۔ ذکر کرنے والا ہنستے ہنستے جنت میں داخل ہوگا۔

☆ ذکر شکر کی جڑ ہے

☆ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا ذکر دلوں کے لئے شفاء ہے۔

ذاکرین کو اللہ دیتا اطمینان قلب ہے
جس نے چھوڑا ذکر اس کی دل کی راحت چھین لی

اکرام مسلم:

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص غصہ کو پی جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جس کو تو چاہے اپنے لئے پسند کرلے۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ دے اُس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اتنی نیکیاں عطا فرماتے ہیں اُتنے گناہ معاف کرتے ہیں اور اُتنے درجے بلند کر دیتے ہیں۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔

(۱) خود سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

(۲) اگر کسی بھائی کو چھینک آ جائے تو وہ کہے الحمدللہ تو دوسرا بھائی کہے یرحمک اللہ

(۳) اگر کوئی بھائی دعوت کہے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔

(۴) اگر کوئی بھائی مشورہ پوچھے تو اُس کو صحیح صحیح مشورہ دے۔

(۵) اگر کوئی بھائی بیمار ہو تو اس کی بیمار پُرسی کے لئے جائے اگر وہ صبح جائے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت شام تک کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کو جائے تو ستر ہزار فرشتے اُس کے لیئے دعائے مغفرت صبح تک کرتے رہتے ہیں۔

(۶) اگر کوئی بھائی فوت ہو جائے تو اُس کے جنازے کے لئے جانا اگر جنازہ پڑھ کر آ جائے تو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور اگر دفنا کر آئے تو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔قیراط کا ثواب اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو علماء کا اکرام نہیں کرتا جو بزرگوں کا ادب نہیں کرتا اور جو بچوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہماری اُمت میں سے نہیں ہے۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان کو والدین کی عزت کرنی چاہیئے جس نے ماں کی خدمت کی اُس نے جنت کو پالیا جس نے باپ کو ایک نگاہ شفقت سے دیکھ لیا اُس نے ایک حج کا ثواب پالیا جس نے ایک گلاس پانی پلا دیا اُس نے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب پالیا اور جس نے ایک گلاس پانی کا پلایا جہاں وقت سے پانی ملتا ہو وہ ایسا ہے جیسے اس نے مردے کو زندہ کر دیا اور جہاں پانی آسانی سے ملتا ہو وہاں بھی ستر نیکیاں ملتی ہیں۔جس نے ننگے کو کپڑا پہنایا جب تک وہ کپڑا ننگے کے بدن پر رہے گا پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

اخلاص نیت:

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے دلوں کو

نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں پہنچتا آپ کی قربانی کا خون اور گوشت اللہ تعالیٰ منتظر ہوتے ہیں آپ کے تقویٰ کے۔

☆ نبی کریم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اِس کو ذلت کا لباس پہنا کر اس میں آگ بھڑکا دیں گے۔

☆ نبی کریمؐ نے جب معاذؓ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا معاذؓ دین کے کاموں میں اخلاص رکھنا اخلاص سے تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔

☆ نیت کی خرابی رزق کو ہٹاتی ہے نیت کی تصحیح رزق کو بڑھاتی ہے۔

☆ بنی اسرائیل کے زمانے میں جب قحط پڑا تو ایک عابد جا رہا تھا۔اُس کے دل میں خیال آیا اے اللہ تعالیٰ اگر میرے پاس اس ریت کے ٹیلے کے برابر آٹا ہوتا تو میں تیری راہ میں خرچ کر دیتا تو اللہ تعالیٰ نے وقت کے نبی کو وحی کے ذریعے بتایا اے میرے پیارے نبی اس بندے کو جا کر بتا دے کہ میں نے اس کے اعمال نامہ میں اس ریت کے ٹیلے کے برابر ثواب لکھ دیا ہے۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ یعنی عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔

مومن کی نیکی کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنے کے بعد ملے گا جبکہ نیت کا ثواب کرتے ہی مل جاتا ہے۔اس لئے ہر وقت دین کی عالی محنت کی نیت کرتے رہنا چاہیے۔

دعوت و تبلیغ:

جتنے بھی نبی دنیا میں تشریف فرما ہوئے اُن سب نے لوگوں کو دنیا سے ہٹا

کر آخرت کی طرف رجوع کرایا۔ مال سے ہٹا کر اعمال کی طرف لگایا۔ مخلوق سے ہٹا کر خالق کی طرف رجوع کرایا خود نیکی کا کام کیا اور دوسروں کو نیکی کا حکم کیا خود بُرائی سے بچتے ہوئے دوسروں کو بُرائی سے بچایا۔

☆ نبی کریمؐ ارشاد فرماتے ہیں جو بندہ اپنی آنکھوں کے سامنے ناجائز کام ہوتے ہوئے دیکھے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے روکے اگر وہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے روکے اگر زبان سے روکنے کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا جانے یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

☆ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ جب میری اُمت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اور وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔

چھ باتیں

چند باتیں دین میں ایسی ہیں جن کو سیکھ کر | عمل کرنے سے ہے پورے دین پر چلنا آسان
پہلا ہے کلمہ طیبہ دین کی بنیاد ہے | دل کرے تصدیق اس کی جاری ہو یہ بر زبان
عمر بھر گزری کفر میں پھر ہوا کلمہ نصیب | کلمہ طیبہ پڑھتے ہی ہوتا ہے بندہ مسلمان
یہ بھی لازم ہے کہ سمجھیں کلمہ کے مقصد کو ہم | اللہ تعالیٰ کی ہی ملکیت ہے یہ سارا جہان
اللہ ہے سب سے بڑا اس سے بڑا کوئی نہیں | کلمے والے دل میں رہتا ہے وہ ہو کر مہربان
پوری کائنات کو اس نے ہی ہے پیدا کیا | چاند سورج ہوں ستارے یا زمین و آسمان
آنکھ کو جو نظر آتا ہے، ہے تخلیقِ قلیل | عرش ہے تخلیق اس کی، اور مکاں و لامکاں
پوری کائنات کا خالق تو ہے، مالک بھی ہے | غیر کی شرکت نہیں تنہا کا ہے سکہ رواں

مالک و مختار، رازق بھی ہے کائنات کا | دیتا سب مخلوق کو ہے ایسا ہے وہ مہربان
جو پڑھے سو بار صبح اور پڑھے سو بار شام | روزِ محشر چہرہ اس کا چمکے مثل شمع دان
کلمہ تقویٰ ہے، زمین و آسماں کی چابیاں | کلمہ توحید کی قیمت ہے لازم جنتان
ہے مثال اس کلمہ کی جیسے کہ ہو شجرِ عظیم | ہو جڑیں جس کی زمیں پر شاخیں ہوں در آسمان
کلمہ کے بارے رسول اللہؐ سے جب پوچھا گیا | آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ہے نیکی کلاں
ہو بوقتِ موت جس خوش بخت کو کلمہ نصیب | بالیقین اس کا خدا خود آپ ہوگا نگہبان
تو نے جب دیکھی پتنگ اڑتی ہوا کے دوش پر | تو نے سوچا ہے کہ بلند و بالا ہے اس کا مقام
بہت ناداں تھا کہ گہری نظر سے دیکھا نہیں | آ میں بتلاؤں تجھے آخر ہے کیا اس کا انجام

نماز

بعد کلمہ سب سے پہلے فرض ہوتی ہے نماز | نماز کا ہی سب سے پہلے حشر میں ہوگا حساب
اے نمازِ پنجگانہ پڑھنے والے خوش نصیب | ملتے ہیں انعام تجھ کو پانچ من جانب ثواب
اوّل تنگی رزق کی دور کر دے گا رزاق | دوسرا تجھ سے قبر کا دور ہو جائے عذاب
تیسرا انعام محشر میں فرشتے ادب سے | دیں گے دائیں ہاتھ میں تیرے عمل کی وہ کتاب
چوتھا پل صراط سے مثلِ برق جانا گزر | پانچواں جنت میں ہونا داخلہ ہے بے حساب
ہے نمازی کھٹکھٹاتا درِ رحمت کو حضور | کھٹکھٹانے سے بالآخر کھلتا ہے رحمت کا باب
ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے نمازی ہم کلام | پھر خدا کی رحمتوں کی ہوتی ہے بارش جناب
بے نمازی، مدتوں جلنا ہے دوزخ میں تجھے | سوچ کہ جلنے کی تو کس طرح سے لائے گا تاب
نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں اس کے گناہ | جسم کو جیسے مصفیٰ کرتا ہے پاکیزہ آب
مسلماں ہو کے نمازیں چھوڑ دے حیرت ہے یہ | سوچتا تو کیوں نہیں دوزخ میں ہونا ہے بے تاب
جو نماز پنجگانہ کا ہے کرتا اہتمام | اس نے ہونا ہے خدا کی رحمتوں سے فیض یاب

اے نمازی مسلماں تجھ کو ملے جنت حکیم   جس میں ہوں کیلے کھجوریں انار ہوں اور ہوں عناب

رحم کھائیں آپ پر اور ساتھ ہی اولاد پر   سارے رشتے داروں پر اور بردوست احباب

پڑھیں پڑھوائیں نمازیں یہ ہے کارِ موماں   کرتے رہنا مسلمانوں کو ہمیشہ یہ خطاب

خود نمازیں پڑھیں اور پڑھوائیں گھر والوں کو بھی   مسلماں کی زندگی میں ہیں یہ ہی اچھے آداب

ہو ادا اچھی طرح سے مسلماں تیری نماز   جیسے فرمائے نبی کی ذات نے اس کے آداب

☆☆☆

علم و ذکر

نماز پڑھنے کے لیے لازم حصولِ علم ہے   علم سے پہچان ہوتی ہے خدا کی ذات کی

علم کا سورج ہمیشہ کے لیے ہے چمکتا   ہے نہیں تفریق کوئی اس میں دن یا رات کی

ایک آیت سیکھنے پر سو نوافل کا ثواب   ہم کو لازم ہے تلاوت ہم کریں آیات کی

ہزار نفلوں سے ہے بہتر سیکھنا اک بابِ علم   ہے فضیلت کس قدر آیاتِ بینات کی

علم ہو تو عمل کرنا تجھ کو ہو جائے آسان   علم نہ ہو تو شکل بنتی ہے مشکلات کی

علم ہی بتلائے گا کیسے گزاریں زندگی   علم سے طاقت ملے گی دینی تعلیمات کی

ذکر

سیکھ کر دیں کے علم کو کرنا ہے ذکرِ خدا   ذکر سے ہے پیدا ہوتا اللہ تعالیٰ کا دھیان

وَذکرُ اللّٰہِ کثیراً ☆ ہے یہ فرمانِ خدا   ہے ہمہ اوقات کا لازم ذکر اے مسلمان

جس طرح سے دنیا والے دنیا کا کرتے ہیں ذکر   ذکر کرنا رب تعالیٰ کا ہے مسلم کا نشان

آٹھ دروازے ہیں جنت کے با امرِ خدا   ایک خاص الخاص ہے ان میں برائے ذاکران

ذاکریں ہیں مثلِ زندہ غافلیں ہیں مثلِ موت   ذاکریں کرتے اکٹھا آخرت کا ہیں سامان

کوئی بھی ہو کام کرنے کا ارادہ جب تیرا   ہونا چاہیے اللہ کا اسمِ گرامی بر زبان

جب بھی کوئی کام تیرا خیر سے انجام ہو   تو کہے الحمد للہ مان اللہ کا احسان

ہر عمل میں ہر وقت میں اللہ کا کرنا ہے ذکر   ذکر کرنے والے تجھ پر اللہ ہو گا مہربان

ذکرایں سے اللہ راضی غافلیں سے ہے ناراض   حکیم آخر زندگی کا ختم ہو گا امتحان

تیرا کلمہ درودِ پاک اور استغفار   پڑھنا سو سو بار صبح و شام لازم مومنان

اکرامِ مسلم

لازم ہے اکرامِ مسلم مسلماں کے واسطے   ہے مسلماں کا مسلماں کے لیے لازم اکرام

جب مسلماں کی مسلماں سے کبھی ہو ملاقات   دونوں پر ہی ہے ضروری کرنا آپس میں سلام

معاملہ کوئی بھی ہو دو مسلمانوں کے میان   دونوں ہی کے واسطے لازم ہے کرنا احترام

علماءِ حق کی قدر کرنا بھی ضروری ہے حضور   چھوٹوں پر کرنا ہے شفقت بڑوں کا سمجھے مقام

مومنو تم مومنوں کے ساتھ رہنا رحم سے   مومنوں کے واسطے اللہ کا ہے ذریں پیغام

کیوں نہ ہو اکرام مومن کا زمانہ میں حکیم   پوری دنیا سے ہے بڑھ کر مردِ مومن کا مقام

اخلاص نیت

عمل گر چھوٹا بھی ہو لیکن کرے اخلاص سے   عمل ایسے کے فوائد ہی ہیں ہوتے بے شمار

صدقہ ہو اخلاص سے گو ایک دانہ ہی کھجور   روزِ محشر نیکیوں کے اس سے لگ جائیں انبار

عامل بد اخلاص کو نیکی کا بھی ہوگا گناہ   کر دیا ہو صدقہ سونا گو بقدرِ کوہسار

اپنی نیت میں ضروری ہے کہ ہو پیدا خلوص   ہوں گے جو اخلاص والے ان کا بیڑا ہوگا پار

عمل کرنے سے قبل پس اپنی نیت کو ٹٹول   تاکہ راضی ہو ہمارے عمل سے پروردگار

راضی کر اخلاص سے ذاتِ خدا کو اے حکیم   جا کے جنت میں خدا کی ذات کا ہوگا دیدار

دعوت و تبلیغ

انتہائی دعوت و تبلیغ کا ہے عملِ خیر — ہر نبی کا زندگی میں رہا ہے ہوتا یہ کام

دعوتِ دین دیتے رہنا یہ ہے ارشادِ خدا — دعوتِ دین متیں سے پھیلا ہے اسلام عام

میں بصیرت سے بلاتا ہوں بجانب دین کے — یہی میرا راستہ ہے یہی ہے تمہارا کام

سرزمینِ عرب سے جب دین کی دعوت چلی — دہر بھر میں چھا گیا اسلام کا فیضِ دوام

آخری خطبہ میں فرمایا رسولِ پاکؐ نے — میں نے پیغامِ خدا تم تک ہے پہنچایا تمام

حاضرین سن لو توجہ سے میری اس بات کو — غائبین تک اس کا پہنچانا یہ ہے تمہارا کام

دین جو پہنچا ہے ہم تک ہم کو بھی یہ چاہیے — ہم بھی پہنچائیں خدا کے دین کا زریں پیغام

دنیا اور دنیا میں جو ہے سب سے ہی بہتر ہے یہ — جو حکیم اس کو کرے گا خیر ہو اس کا انجام

نبی کریمؐ مکہ میں مکہ والوں کے ساتھ چالیس (۴۰) سال رہے تمام مکہ والے آپ ﷺ کو صادق امین کہتے تھے۔ آپ ﷺ ایماندار ہیں عمدہ طبیعت والے اور بہترین اخلاق والے ہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ نے مکہ والوں کو دعوت دی تو تمام مکہ والوں نے آپ ﷺ کا مذاق اُڑایا۔ تالیاں پیٹیں پتھر مارے آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکا۔ آپ ﷺ پر اُوجڑی پھینکی گئی آپ ﷺ کا جو کچھ اُن سے ہوسکا انہوں نے کیا اور یہاں تک کہ انہوں نے کہا اے محمدؐ اگر تم ہمارے سردار بننا چاہتے ہو تو ہم آپ ﷺ کو اپنا سردار مانتے ہیں اگر آپ ﷺ دولت چاہتے ہو تو جتنی دولت چاہتے ہو ہم اکٹھی کر دیتے ہیں اگر آپ ﷺ حسن کے دلدادہ ہیں تو جونسی لڑکیاں چاہتے ہو اُن سے ہم آپ کا نکاح کر دیتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دو۔ لیکن نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا اے مکہ والو غور سے سنو اگر تم

میرے ایک ہاتھ میں چاند رکھ دو اور دوسرے ہاتھ میں سورج رکھ دو تو تب بھی میں اِس دعوت والے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہی اس کام کے لئے ہے اللہ کے رستے میں نکلنے سے مراد اللہ کے دین کا سیکھنا سکھانا، اللہ کے دین کو پھیلانے کے لیے جہاد کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے فضائل:

☆ جو شخص اللہ کے راستے میں نکل کر ایک روپیہ خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے سات لاکھ صدقہ کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

☆ جو شخص اللہ کے راستے میں نکل کر ایک نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے انچاس کروڑ نمازوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

☆ جو شخص اللہ کے راستے میں نکل کر ایک دفعہ سبحان اللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے انچاس کروڑ سبحان اللہ کا ثواب عطا فرماتے ہیں اور جنت میں اتنا بڑا درخت لگ جاتا ہے کہ عربی نسل کا گھوڑا پانچ سو سال اس کے سائے میں چلتا رہے تو اس کا سایہ ختم نہ ہوگا۔

☆ تمام نیک اعمال کرنے سے اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتے ہیں دعوت والا کام کرنے پر اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرماتے ہیں۔

☆ عام جنتیوں کی جنت فرشتے بنائیں گے اور داعی کی جنت اللہ تعالیٰ خود اپنے امرِ کن سے بنائیں گے۔

☆ قیامت کے دن تمام جنتی نبی کریمؐ کو ڈھونڈتے پھریں گے۔ لیکن دعوت کا کام کرنے والے طبقے کو نبی کریمؐ خود تلاش کرلیں گے۔

☆ عام جنتی کو بہتر حوروں والی جنت ملے گی داعی کو پچیس لاکھ حوروں والی

جنت ملے گی۔

☆ جو شخص دین کا علم سیکھتے سکھاتے دنیا سے چلا گیا اُس کی جنت کے درجے میں اور انبیاء کی جنت کے درجے میں صرف ایک درجے کا فرق ہوگا کیونکہ وہ اُمتی ہے اور وہ انبیاء ہیں لیکن کام دونوں کا ایک ہی ہے۔ یعنی انبیاء علیہ السلام سے نیچے درجہ کی جنت داعیان دین کو ملے گی۔

روزِ حشر کو پینا ہے دست نبی سے جام
ان کے پلانے امت کے پینے کی خیر ہو
سینے سے بھی لگائیں گے الفت سے مصطفیٰ
سینے سے لگنے والے ہر سینے کی خیر ہو

☆ عام جنتی کو نبی کریمؐ حوض کوثر پیالے سے پلائیں گے اور داعی کو نبی کریمؐ اپنے چلّو مبارک سے حوض کوثر کا پانی پلائیں گے اور اُس کو اپنے سینے کے ساتھ لگائیں گے۔ یعنی معانقہ فرمائیں گے۔

☆ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

☆ ایک گھڑی دین کی فکر کر لینا کہ سارے انسان جہنم کی آگ سے بچ کر جنت میں جانے والے بن جائیں۔ ستر ۷۰ سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

☆ جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ سو فرشتے اُس کے گھر بار اور بیوی بچوں کی حفاظت کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں۔

☆ جب بندہ اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو تمام مخلوق اُس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ ہواؤں میں پرندے بلوں میں چیونٹیاں جنگلوں میں درندے پانی میں مچھلیاں وغیرہ۔

☆ جو شخص گھر سے پہلا قدم اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے

سارے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور نورانی فرشتے اُن کے جسموں کے ساتھ برکت کے لئے اپنے پَروں کو ملتے ہیں۔

☆ جب بندہ اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو فرشتے تین دُعائیں کرتے ہیں۔

(۱) اے اللہ اس کی بخشش کر دے۔

(۲) اِس کے گھر والوں کی بخشش کر دے۔

(۳) ان دونوں کو اکٹھا جنت میں رکھنا۔

☆ اللہ کے راستے میں نکل کر ایسے دُعائیں قبول ہوتی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے نبیوں کی دعائیں قبول ہوتی تھی۔

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے کی یہ گرد وغبار تو جنت کی خاص قسم کی خوشبو ہے۔

☆ جب بندہ اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے چار چیزیں عطا فرماتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اسے ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

(۲) اس کی تکلیفیں، مصیبتیں دُور کر دیتے ہیں۔

(۳) اس کی دُعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ اسے چین اور سکوں عطا فرماتے ہیں۔

☆ اللہ کے راستے میں نکلنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا سوا نیزے پر سورج ہوگا تانبے کی زمین ہوگی نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ گناہ گار لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں نکلنے والوں کو عرش عظیم کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔

☆ جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے۔ اُس پر جو گرد و غبار پڑتا ہے اُس پر دوزخ کی آگ تو درکنار دوزخ کا دھواں بھی حرام ہے۔

☆ تمام کی جنت نبی کریمؐ سے دُور ہوگی داعی کو جو جنت دی جائے گی وہ نبی کریمؐ کے قریب والی جنت دی جائے گی۔

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں ایک بالشت ہی سفر کیا اُس نے جنت کو اپنے اُوپر لازم کر لیا اور وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ کا ساتھی بنے گا یعنی دین ابراہیمی اور دین محمدؐ پر شمار ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو درجے ہیں ایک درجہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو تقسیم کیا ہے اور ننانوے (۹۹) درجے اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں خصوصاً اللہ کی راہ میں نکلنے والوں کو عطا فرمائے ہیں۔

☆ نبی کریمؐ ایک دفعہ اپنی بیوی اُم سلمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُم سلمہؓ بہت خوش نظر آ رہی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اُم سلمہؓ آج تم بہت خوش ہو کیا بات ہے۔ اُم سلمہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں کیسے نہ خوش ہوں۔ ساری مخلوق کے سردار ساری دنیا کے سردار سارے نبیوں کے سردار امام انبیاء دو جہانوں کے بادشاہ اور میرے خاوند گھر پر آئیں تو میں خوش نہ ہوں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اُم سلمہؓ جو اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

☆ اللہ کے راستے میں نکلنا اتنا اُونچا راستہ ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہو۔ لیلۃ القدر کی رات ہو اور ایک آدمی حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو اور بیت اللہ کا غلاف پکڑ کر رو رہا ہو اور توبہ کر رہا ہو اور دوسرا آدمی اللہ کے راستے میں نکلا ہو تو اللہ کے راستے میں نکلنے والا آدمی افضل ہے۔ اللہ کے راستے میں نکلنے سے مراد ہر وہ

سفر ہے جس میں اللہ کے دین کو پھیلانے کی محنت کی گئی ہو:

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اس لیے مجاہد میں اسی لیے نمازی

☆☆☆

نصرت کے فضائل:

جو بھائی اللہ کی راہ میں نکلنے والوں کی نصرت کے لیے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر قدم کے بدلے سات سات سو نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور سات سات سو گناہ معاف فرماتے ہیں اور سات سات سو درجے بلند کرتے ہیں۔

☆ جو بھائی ایسی جماعت کی نصرت کے لئے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ایک ایسا محل عطا فرمائیں گے جو خلا میں ہوگا جس میں آنے جانے کا راستہ ایسا ہوگا جیسے پرندے آتے جاتے ہیں۔

☆ دن کو نصرت کرنے والوں کی جان و مال میں اللہ تعالیٰ برکت دیتے ہیں اور رات کو نصرت کرنے والوں کی اولاد میں اللہ تعالیٰ برکت دیتے ہیں۔

☆ ایک موقعہ پر انصار مدینہ کے چند جوانوں نے نبی کریمؐ کے مال غنیمت کی تقسیم پر قدرے ناراضگی کا اظہار کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے انصار مدینہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جب لوگ اپنے گھروں کو جائیں تو مال بکریاں اور اُونٹ لے کر جائے اور جب تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ تو اللہ کے رسول کو ساتھ لے کر جاؤ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ہجرت امر تقدیری نہ ہوتا تو میں بھی انصار میں سے ہوتا اگر لوگ ایک گھاٹی کو چلیں اور انصار دوسری گھاٹی کو چلیں تو میں انصار والی گھاٹی کو اختیار کروں گا

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ تو انصار پر اور ان کی اولاد در اولاد پر رحم اور مہربانی فرما آپ ﷺ کا یہ فرمان تھا کہ انصار مدینہ کے جان نثاروں کی چیخیں نکل گئیں۔ اور روتے روتے اُن کی داڑھیاں تر ہوگئیں اور انہوں نے کہا ہم اس تقسیم پر دل و جان سے راضی ہیں کہ اللہ کا رسولؐ ہمارے حصہ میں آیا اس کے بعد مجمع برخواست ہوگیا۔

تبلیغی جماعت میں کام کرنے والوں کا طریق کار

دین پھیلانے کے لیے جتنے لوگ بھی محنت کر رہے ہیں الحمدللہ مفید ہیں لیکن ہمارے مشاہدہ میں سب سے مؤثر ذریعہ رائے ونڈ والی تبلیغی جماعت کا ہے! تبلیغی جماعت میں جانے والے لوگوں کا ایک عمل خیر مشورہ ہوتا ہے جس کے آداب وہ اس طرح سے بیان کرتے ہیں جو بہت ہی کارآمد ہیں۔

مشورے کے آداب:

مشورہ کرنا نبی کریم کی سنت ہے قرآن مجید میں بھی مشورہ کرنے کا حکم آیا ہے مشورہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ تمام ساتھیوں کی رائے امیر کے سامنے آجائے جس سے امیر کے لئے فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے مشورہ ماننے کی غرض سے دیا جائے منوانے کی غرض سے نہ دیا جائے۔ مشورہ امانت سمجھ کر دیا جائے اگر کسی بھائی کا مشورہ قبول ہو جائے تو وہ دل ہی دل میں دُعا مانگے یا اللہ اس میں خیر ڈال دے اگر کسی بھائی کا مشورہ قبول نہ ہو تو وہ رنجیدہ نہ ہو اور خدا کا شکر کرے کہ شاید میرے مشورہ میں خیر نہ ہوتی، مشورہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو جاتی ہے۔ مشورہ دینے میں شرم نہیں کرنی چاہئے۔ اگر امیر ایک دو سے مشورہ کر کے کام کو تقسیم کر دیں تو دوسرے بھائیوں کو اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ گھر کے کاموں میں

بھی مشورہ کرنا سنت عمل ہے۔

☆ جنگ بدر میں بہت سارے قیدی آئے آپ ﷺ نے سب سے مشورہ لیا سب نے اپنی اپنی رائے دی جب عمرؓ سے مشورہ لیا تو انہوں نے اپنی رائے یہ دی کہ جس جس کے رشتے دار ہیں ان کو اُن کے حوالے کر دیا جائے اور وہ ان کو قتل کر دیں اور پھر آپ ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ سے مشورہ لیا تو انہوں نے یہ رائے دی کہ یا رسول اللہؐ ان سے فدیہ لے کر ان کو آزاد فرما دیں پھر آپ ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کی رائے کو پسند فرمایا پھر جبرائیلؑ تشریف لائے۔ سلام کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہؐ عذاب اِن کے سروں پر آ کے ٹل گیا ہے۔ کیونکہ آپ نے مشورہ کر لیا ہے۔ مشورہ جو بہتر تھا وہ عمرؓ کا تھا۔

☆ دوسرا عمل خیر تعلیم ہوتی ہے جس کے آداب اس طرح سے بیان کئے جاتے ہیں۔

تعلیم کے آداب:

تعلیم کے تین حصے ہوتے ہیں۔ (۱) کتابوں کا پڑھنا (۲) آخری ۱۰ سورتوں کی تجوید کرنا۔ (۳) چھ نمبروں کا بیان کرنا۔

تعلیم کا مقصد: علم اور عمل کا جوڑ پیدا ہو جائے اور فضائل سن کر عمل کرنے کا شوق پیدا ہو جائے اور وعیدوں کا سن کر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو جائے۔

تعلیم کے آداب: تعلیم کرنے والا اور تعلیم سننے والے سب باوضو ہوں اور دو رکعت نفل پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگ کر تعلیم میں بیٹھیں شروع میں التحیات کی شکل میں بیٹھیں جب اللہ کا نام آئے تو اللہ تعالیٰ پڑھے اور جب نبی کریمؐ کا نام آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ جب صحابہؓ کا نام آئے تو رضی اللہ عنہم پڑھے اور

جب کسی صحابیہؓ کا نام تو رضی اللہ عنہ پڑھے کسی بزرگ کا نام آئے تو رحمۃ اللہ علیہ پڑھے اسی طرح سننے والے بھی کہیں جب جنت کا ذکر آئے تو خوش ہو اور جب جہنم کا ذکر آئے تو غمگین ہو اگر ہم سننے کا حق ادا کردیں گے تو اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق دیں گے۔

فضلیت: اِس مجلس کو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور آسمان تک جمع ہو جاتے ہیں اور جب ایسی مجلس برخاست ہوتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے ارشاد فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! کہاں سے آئے ہو تو فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ فلاں مسجد سے فلاں فلاں لوگوں کے پاس سے آئے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ کیا کرتے تھے اور کیا چاہتے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ وہ جنت چاہتے تھے اور جہنم سے پناہ مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کیا انہوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ انہوں جنت اور جہنم کو نہیں دیکھا اگر وہ دیکھ لیتے تو تیری بڑائی زیادہ بیان کرتے اور جہنم سے دور بھاگتے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے میرے فرشتوں گواہ رہنا میں نے اُن کی بخشش کردی۔

کھانے کے آداب:

مسلمان کا ہر کام عبادت ہے خدا کا حکم سمجھ کر کھایا جائے۔ نبی کریمؐ کے طریقے کے مطابق کھایا جائے۔(۱) نیت کو درست کر کے کھائے (۲) کسبِ حلال کھائے۔(۳) ضرورت سے زیادہ نہ کھائے۔(۴) ہاتھ دھو کر کھائے (۲) دستر خوان بچھا کر کھائے (۳) سنت کے طریقے پر بیٹھ کر کھانا۔(۴) بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَتِ اللّٰہِ پڑھ کر کھائے اگر بسم اللہ بھول جائے۔ جب یاد آئے تو بِسْمِ اللّٰہِ

اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ، پڑھ لے۔(۵) اپنے آگے سے کھائے (۶) اگر لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھائے۔(۷) اکرام کا کھانا کھائے۔(۸) بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں پانی پیئے اور پی کر الحمد للہ کہے۔(۹) کھانے میں نقص نہ نکالے۔(۱۰) اکٹھے مل کر کھائے۔(۱۱) درمیان میں سے نہ کھائے کیونکہ درمیان میں اللہ کی برکت نازل ہوتی ہے۔(۱۲) کھاتے وقت روٹی سے ہاتھ نہ پونچھے اس لئے کہ روٹی کی بے حرمتی ہے۔(۱۳) گرم کھانے کو پھونک نہ مارے۔(۱۴) برتن میں سانس نہ لے۔(۱۵) جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۱۶) پلیٹ کو اچھی طرح صاف کریں۔(۱۷) انگلیوں کو چاٹ لیں۔ پلیٹ کو صاف کرنے سے بہت ثواب ملتا ہے اور قیامت کے دن یہ پلیٹ آپ کی سفارش کرے گی۔

سونے کے آداب:

(۱) بسم اللہ پڑھ کر بستر پر جائے۔(۲) بستر کو تین دفعہ جھاڑے (۳) سونے سے پہلے چراغ بجھا دے۔(۴) باوضو ہو کر سوئے۔(۵) داہنی کروٹ پر لیٹے (۶) دائیاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹے۔(۷) زمین پر سونا نبی کریمؐ کی سنت ہے۔(۸) دُعا پڑھ کر سوئے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (۹) تہجد کی نیت کر کے سوئے (۱۰) سب کو معاف کر کے سوئے (۱۱) آیت الکرسی پڑھ کر سوئے (۱۲) کم از کم دس آیات ضرور پڑھ کر سوئے (۱۳) قبلہ کی طرف پیر کر کے نہ سوئے۔(۱۴) سونے سے پہلے چولہا وغیرہ کی آگ بھی بجھا دے۔(۱۵) سونے سے پہلے سُرمہ لگانا بھی سنت رسولؐ ہے۔(۱۶) ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ کر سوئے۔(۱۷) جب بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرِ.

ایک شب جو مصطفیٰ کی طرز پر گزرے حضور
زندگی کی ساری راتوں سے وہ بازی لے گئی
سونے والے ہو مبارک تجھ کو سونا اس طرح
رحمت حق بھی تجھے پیغام بخشش دے گئی

مسجد کے آداب:

☆ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں مسجد متقی کا گھر ہے۔ مسجد جنت کا باغ ہے، یہ نماز تلاوت قرآن ذکر اللہ کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے مسجد میں کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے مسجد کی بے حرمتی ہو۔

☆ مسجد میں خوشبو لگا کر جانا چاہیئے۔ مسجد میں بدبودار چیز نہ لے کر جائیں۔

☆ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

☆ مسجد میں تھوکنا اور گندگی پھیلانا منع ہے۔

☆ مسجد میں سوئیں تو اعتکاف کی نیت کر کے سوئیں۔

☆ مسجد میں کھانا کھائیں تو اعتکاف کی نیت کر کے کھائیں۔ (نہیں تو مکروہ ہے)

☆ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھے۔

☆ مسجد کے کاموں میں دخل نہ دیں۔

☆ مسجد کی صفائی وغیرہ آپ کر سکتے ہیں۔

☆ مسجد کی دیکھ بال کرنا حُوروں کا حق مہر ہوتا ہے۔

☆ جب مسجد سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھیں ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ جو شخص مسجد میں چراغ جلاتا ہے۔عرش والے فرشتے اس کے

لئے استغفار کرتے ہیں۔ جو شخص مسجد میں نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتا ہے۔

☆ مومن کے لئے تین قلعے ہیں۔(۱) مسجد (۲) ذکر اللہ (۳) تلاوت قرآن مجید، حضرت انسؓ حضورؐ سے حق تعالیٰ شانہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں کسی جگہ عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا ہوں مگر وہاں ایسے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اللہ کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔اخیر راتوں میں استغفار کرتے ہیں تو عذاب کو موقوف کر دیتا ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا عہد فرمالیا ہے کہ جو شخص مسجد میں اکثر رہتا ہے اس پر رحمت کرونگا اس کو راحت دوں گا اور قیامت میں پُل صراط کا راستہ آسان کر دوں گا۔اور اپنی رضا نصیب کرونگا۔

☆ ابو سعید خدریؓ حضورؐ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص مسجد سے اُلفت رکھے اللہ تعالیٰ اُس سے اُلفت رکھتے ہیں۔

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد کو جاتا ہے جتنی مرتبہ جائے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک مکان تیار کر دیتا ہے۔(ہر مرتبہ جانے کے بدلے ہیں۔)

☆ خلوص سے مٹھی بھر کھجور یا روٹی کا ٹکڑا دینا (صدقہ کرنا) حورعین کا حق مہر ہے۔

☆ صدقہ وخیرات کرنا بھی حُورعین کا حق مہر ہے۔

☆ مسجد میں صرف مسلمان جاتے ہیں غیر مسلم نہیں جاتے اس لئے مسجد میں موجودگی مسلمان ہونے کی علامت ہے۔

کیوں نہیں آئے تھے جب مسجد میں بلوائے گئے

کیا بنے گا اُس وقت جب کھینچ کر لائے گئے

☆ مفید اعمال: اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل کر بارہ کاموں پر خصوصی توجہ دی جائے

چار کام زیادہ کرنے ہیں۔ (۱) دعوت الی اللہ۔ (۲) تعلیم و تعلم (۳) خدمت کرنا۔ (۴) ذکر و عبادت کرنا۔

چار کام کم کرنے:

(۱) کم کھانا۔ (۲) کم سونا۔ (۳) کم دنیا کی باتیں کرنا۔ (۴) کم مسجد سے باہر جانا۔

☆ چار کام بالکل نہیں کرنے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرنا۔ (۲) اشراف یعنی دل کا سوال کسی سے نہیں کرنا۔ (۳) اسراف یعنی فضول خرچ نہیں کرنا۔ (۴) کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال نہ کرنا۔

☆ ان اعمال کو چند پابندیوں سے کرنا۔

(۱) کلمہ والے یقین کے ساتھ کرنا۔ (۲) نبی کریمؐ والے طریقے سے کرنا۔ (۳) اللہ کے دھیان سے کرنا۔ (۴) اللہ کی رضا کے جذبے سے کرنا۔ (۵) فضائل کے شوق سے کرنا۔ (۶) نفس کے مجاہدے سے کرنا۔

☆ پانچ چیزوں کا اہتمام کرنا۔

(۱) امیر کی اطاعت کا اہتمام کرنا (۲) تہجد کا اہتمام کرنا۔ (۳) تسبیحات کا اہتمام کرنا۔ (۴) تکبیر اللہ کا اہتمام کرنا۔ (۵) نظروں کی حفاظت کا اہتمام کرنا۔

نوٹ: اپنے ساتھیوں کے اکرام کا بھی خیال رکھا جائے۔

(۱) ہم اپنی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ (۲) دوسرے بھائی کو اطلاع دینے کے لئے آتے ہیں۔ (۳) نبی کریمؐ کی اتباع کے لئے آتے ہیں۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آتے ہیں۔

☆ دُعا کی قبولیت میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اسباب:

(۱) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا چھوڑنا۔ (۲) حرام مال کھانا (۳) چغل خوری کرنا۔ (۴) قطع رحمی کرنا (۵) درود شریف کا نہ پڑھنا (۶) نیکی کی حفاظت نہ کرنا

☆ ایمان

(۱) دعوت دینے سے ایمان بنتا ہے۔ (۲) قربانی دینے سے ایمان پختہ ہوتا ہے۔ (۳) دعوت کے ماحول میں رہنے سے ایمان بچتا ہے۔ (۴) ہجرت کرنے سے ایمان پھلتا ہے۔

یا الٰہی دین کے عالی قدر دانوں کی خیر
تیری راہ میں چلنے والے تیرے مہمانوں کی خیر

☆ اجتماعی عمل آٹھ ہیں۔

(۱) سفر میں ساتھ ہونا۔ (۲) مشورہ میں شامل ہونا۔ (۳) گشت میں شامل ہونا۔ (۴) تعلیم میں شامل ہونا۔ (۵) بیان میں شامل ہونا۔ (۶) نماز میں شامل ہونا۔ (۷) کھانے میں شامل ہونا۔ (۸) سونے میں شامل ہونا۔

☆ ہدایت چار راستوں سے آتی ہے۔

(۱) زبان کے بولنے سے، (۲) آنکھوں کے دیکھنے سے (۳) کانوں کے سننے سے۔ (۴) دماغ کے سوچنے سے

☆ شیطان ایک سجدے کے انکار سے مردود ہوا۔ بے نماز بہتر (۷۲) سجدوں کا ہر روز نافرمان ہے۔

سجدہ کر اس ذات کو جو کہ ہے مسجود جہاں
جا بجا کی سجدہ ریزی سے تو اپنا سر نہ پھوڑ

☆ **تین وقت بڑے خطرے کے ہیں**

(۱) جب قرآن اور حدیث کا ذکر بیان ہو رہا ہو اور بندہ اپنی دنیا کی باتوں میں مصروف ہو۔

(۲) قبرستان میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کی باتیں کرنے کی بجائے اپنی دنیا کی باتوں میں مصروف ہو۔

(۳) جب اذان ہو رہی ہو اور اذان کا جواب دینے کی بجائے وہ بندہ اپنی دنیا کی باتوں میں مصروف ہو۔

کیونکہ قرآن جس کے پیچھے چلے گا تو قرآن اُسے گدّی کے بل گرا دے گا پھر اسے آگ میں پھینک دے گا اور جو قرآن کے پیچھے چلے گا قرآن اُسے جنت الفردوس میں لے جائے گا۔

قرآن کی تعلیم

قرآن کی تعلیم لازم ہے مسلماں کے لئے
ہم خدا کے بندے ہیں، اور یہ ہے اللہ کی کتاب

قرآن ہے نور ہدایت ساری دنیا کے لئے
روشنی دیتا ہے ایسے جیسے شب کو ماہتاب

چاند سورج نکلتے ہیں اور پھر جاتے ہیں ڈوب
دین کی تعلیم کا نہ ڈوبتا ہے آفتاب

دین کی تعلیم صحرائے عرب میں دیکھئے
دین والے مصطفیٰؐ کے بن گئے پیارے صحاب

دنیا ہی میں سن لیں تھیں اصحاب نے خوشخبریاں
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملے ان کو خطاب

علمِ دیں سے مسلمان دنیا میں عزت پا گیا
علمِ دیں چھوٹا تو دیکھو ہوگیا کیسے بے آب

علم پا کر یہ جہالت کو بہا کر لے گیا
سب جہالت بہہ گئی جب دین کا آیا سیلاب

حق ہے قرآن کا پڑھنا پڑھانا سمجھ کر
بے سمجھ کر گر پڑھا تو پھر بھی ہے اس کا ثواب

سمجھ کر اے مسلماں اب بھی بجانب دین آ
آئے گا پھر زندگی تیری میں دینی انقلاب

مسلماں ہو کر جو علمِ دین سے خالی رہا
حکیم اس کی زندگی کا بدتریں ہوگا یہ باب

☆☆☆

قرآن حکیم

اللہ نے نازل کیا لائے اسے خیر الانام
یعنی یہ قرآن ہے اللہ تعالیٰ کا کلام

مسلماں جب تک عمل پیرا رہا قرآن پر
اللہ تعالیٰ نے بنایا اس کو دنیا کا امام

جب سے مسلم چھوڑ بیٹھا سمجھنا قرآن کو
اب کفر کی قوتوں کا بن چکا ہے یہ غلام

مسلماں کی زندگی میں رنگ تھا قرآن کا
مسلمانوں کا تھا جاری دنیا بھر میں فیضِ عام

چھوڑ کر قرآن کو مسلم پریشاں ہوگیا
دینِ حق کو چھوڑنے کا دیکھ لو بدتر انجام

اے مسلماں گر تو چاہتا ہے ملے عزت تجھے
چاہیے سمجھے دین کو اور دین کا ہو احترام

مسلماں قرآن پڑھ، اور پڑھ بھی اس کو سمجھ کر
تاکہ اپنی زندگی میں لا سکے اس کا نظام

رہنما قرآن کو اپنا بنا تُو اے حکیم
سو فیصد چومے یقیناً کامیابی تیرے گام

حضورؐ نے ارشاد فرمایا آج رات میرے پاس میرے ربّ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور اُس نے مجھے دو باتوں میں اختیار دیا کہ یا تو میں شفاعت کروں یا میری آدھی اُمت جنت میں چلی جائے میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے۔

میری شفاعت قیامت کے دن میری اُمت کے تمام لوگوں کے لئے ہوگی سوائے اُس آدمی کے جو میرے صحابہؓ میں کمی نکالتا ہو۔

ایہہ تذکرے نیں پاک بندیاں دے
رکھیں ادب ملحوظ پیاریا اوئے
جے کر ادب دے وچ کوئی کمی ہوئی
ایویں مفت وچ جائیں گا ماریا اوئے

قیامت کے دن عرش کے نیچے قرآن ہوگا اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی اور یہ سارے مجمع پر نظر ڈالے گا کہے گا یا اللہ تعالیٰ اِس نے میرا حق ادا کر دیا اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے چلو میں نے معاف کیا اے اللہ تعالیٰ اس نے میرا حق کھا لیا تھا اس کو پکڑ لیا جائے اللہ تعالیٰ کہیں گے ٹھیک ہے ہم نے پکڑ لیا ایسی عظمت اللہ نے قرآن کو عطا کی اور وہاں بھی اللہ تعالیٰ اپنا قرآن ہی سنائیں گے۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ مت رو کیونکہ جو آدمی دنیا میں ثواب کی نیت سے بھوک کو برداشت کرے گا قیامت کے دن اس کے ساتھ حساب میں سختی نہیں کی جائے گی۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا جو آنکھ اللہ کے راستہ میں پہرہ دے اس آنکھ پر آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے فاطمہؓ مت رو اللہ نے تمہارے باپ کو ایسا دین دے کر بھیجا ہے جس کو اللہ روئے زمین کے ہر پکے گھر اور ہر کچے گھر میں اور اُونی خیمہ میں ضرور داخل کریں گے۔ جو اسلام میں داخل ہوں گے وہ عزت پائیں گے اور جو داخل نہیں ہوں گے وہ ذلیل ہوں گے۔

واقعہ

ایک فوجی نے بتایا کہ ہماری ڈیوٹی ایک پہاڑی علاقہ میں پاکستان کی سرحد پر تھی ہم نے دیکھا کہ صبح کے وقت پہاڑوں سے بچے بچیاں اتر کر ایک خیمہ لگے ہوئے مقام میں آ رہی ہیں ہم نے پوچھا یہاں پر کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس خیمے میں ایک مدرسہ ہے ہم مدرسہ کے مدرس سے ملے ان سے پوچھا کہ کیا آپ عالم ہیں یا حافظ ہیں انہوں نے کہا نہ میں عالم ہوں نہ حافظ ہوں، پوچھا پھر آپ کیسے پڑھا رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ میں نے چار مہینے رائیونڈ کی تبلیغی جماعت میں لگائے دوران جماعت بار بار یہ حدیث پڑھی سنی کہ ”تم میں بہترین وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے“ میں نے ایک مدرسہ سے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھا اور پھر اپنے علاقہ میں آ گیا اور اپنی بہنوں بھائیوں اور بیوی کو صحت لفظی کے ساتھ قرآن پاک پڑھایا تاکہ میں اس حدیث کے مطابق بہتر مسلمان بن جاؤں۔ پھر مشورہ سے ہم نے یہ مدرسہ بنا لیا جہاں پر لڑکوں کو میں پڑھاتا ہوں اور لڑکیوں کو میری بیوی پڑھاتی ہیں۔

فوجی حضرت کہتے ہیں کہ مجھے نبی علیہ السلام کی یہ مبارک حدیث یاد آ گئی کہ اللہ کا دین ہر کچے پکے مکان اور ہر خیمے میں پہنچے گا۔

☆ حضرت جبرائیلؑ ۲۴ ہزار مرتبہ نبی کریمؐ پر وحی لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو بندہ ان دونوں گواہوں پر ایمان رکھتا ہوگا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ جہنم کے اُس سے دُور رہنے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

☆ نماز نُور ہے اور زکوٰۃ مسلمان ہونے کی دلیل ہے اور صبر روشن اور چمکدار عمل ہے اور روزہ ڈھال ہے اور قرآن تمہارے لئے حُجت ہوگا یا تمہارے خلاف ہوگا۔ لہٰذا قرآن کا اکرام کرو اور اُس کی توہین نہ کرو کیونکہ جو قرآن کا اکرام کرے گا اللہ اُس کا اکرام کریں گے۔

☆ حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے ہمیشہ خدا سے یہی دُعا کی کہ خدایا میری زندگی مالداروں کی ہو کہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤں اور تیری راہ میں کھلے دل سے دولت لٹاؤں اور میری موت غریبوں اور خاکساروں کی سی ہو کہ تیری خدمت میں غریب اور بے بس بن کر پہنچوں کہ تجھے رحم آئے خدا کا شکر ہے کہ میری دُعا قبول ہوئی۔

☆ ایک بزرگ فرماتے ہیں جس نے اصحابؓ رسول اللہ کی تعظیم و توقیر نہیں کی وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا۔

جنہاں اُتے تُو ظالما ظلم کردا ایں
امتی نبیؑ دے نیں کدے سوچیا ای
امت واسطے نبیؑ جی رہے روندے
توں جنہاں دا مال دبوچیا ای
امت نبیؑ دی لئی تو لٹ عزت
امت نبیؑ دا تو ماس نوچیا ای
جے نبیؑ نے کیا فلئیس مِنّی
تیرا بنے گا کیہہ کدے سوچیا ای؟

☆☆☆

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کی خصوصیات:

(۱) جب حضرت موسیٰؑ سفر میں ہوتے تو یہ لاٹھی ان سے بات کرتے ہوئے چلتی تھی۔

(۲) جب آپ کو بھوک ستاتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصاء کو زمین پر مارتے تھے اس سے ایک دن کا کھانا نکل آتا تھا۔

(۳) جب پیاس لگتی تو عصاء کو زمین میں گاڑ دیتے اس سے پانی اُبلنا شروع ہو جاتا جب اُٹھا لیتے تو ختم ہو جاتا۔

(۴) جب پھل کھانے کی خواہش ہوتی تو اس لاٹھی کو زمین میں گاڑ دیتے یہ درخت بن جاتا پتے لگ جاتے اور پھل بھی آ جاتے۔

(۵) جب کنویں سے پانی کھینچنے کی نوبت آتی تو یہ عصاء ڈول کا کام دیتا اور اتنا لمبا ہو جاتا جتنی اس کنویں میں گہرائی ہوتی اور اس میں دو شاخیں تھی وہ ڈول کی طرح بن جاتیں۔

(۶) رات کے وقت اس میں روشنی پیدا ہو جاتی۔

(۷) جب کوئی دشمن سامنے پڑتا اس سے خود بخود لڑ کر اس پر یہ عصاء غالب آ جاتا۔

(۸) موسیٰؑ اس عصاء سے درخت کے پتے بھی جھاڑ لیتے۔

(۹) موسیٰؑ اس عصاء سے بکریاں بھی ہانکتے۔

(۱۰) موسیٰؑ اس عصاء سے ٹیک بھی لگا لیتے۔

☆ یحییٰ بن معاذؒ مناجات میں کہا کرتے تھے۔

(۱) یا اللہ رات اچھی نہیں لگتی تیرے راز و نیاز کے بغیر

(۲) دن اچھا نہیں لگتا تیری عبادت کے بغیر۔

(۳) دنیا اچھی نہیں لگتی تیرے ذکر کے بغیر۔

(۴) آخرت اچھی نہیں لگتی تیری معافی کے بغیر۔

(۵) اور جنت اچھی نہیں لگتی تیرے دیدار کے بغیر

☆ جو شخص پانچ چیزیں روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پانچ چیزیں روک لیتے ہیں۔

(۱) جو زکوۃ روک لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مال کی حفاظت کو روک دیتے ہیں۔

(۲) جو صدقہ روکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے عافیت روک لیتے ہیں۔

(۳) جو عشر روکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی زمین کی برکتوں کو روک دیتے ہیں۔

(۴) جو دُعا روکتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی قبولیت کو روک لیتے ہیں۔

(۵) اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ موت کے وقت اس سے کلمہ کو روک دیتے ہیں۔

☆ عورت سے ہم چار چیزیں چاہتے ہیں۔

(۱) اس کے دل میں نیکی ہو۔

(۲) اس کے چہرے میں حیا ہو۔

(۳) اس کی زبان میں شیرینی ہو۔

(۴) اس کے ہاتھ کام میں لگے رہیں۔

☆ پانچ اعمال

(۱) مشورہ کرنا۔

(۲) وقت دینا کم از کم دواڑھائی گھنٹے روزانہ

(۳) روزانہ دو تعلیمیں کرنا

(۴) ہفتے کے دوگشت کرنا۔

(۵) مہینہ کے تین دن اللہ کے راستے میں جانا۔

(۱) موت کا وقت اور جگہ مقرر ہے۔

(۲) رزق دانے دانے پر لکھا ہوا ہے جہاں جا کر کھانا ہے۔

(۳) جس جگہ پر قدم دینے ہیں۔

(۴) جس عورت سے نکاح ہونا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔

(۱) آنکھ کا خشک ہونا۔

(۲) دل کا سخت ہونا۔

(۳) اُمیدوں کا لمبا ہونا۔

(۴) دنیا کی حرص

☆ منافق کی تین علامتیں

(۱) بولے تو جھوٹ بولے۔

(۲) وعدہ یعنی عہد کرے تو پورا نہ کرے۔

(۳) جھگڑنے لگے تو فحش بکنے لگے۔

☆ تکبر کی دو علامتیں ہیں۔

(۱) حق کا انکار کرنا۔

(۲) اور لوگوں کو حقیر سمجھنا

☆ بہشت میں سردار عورتیں چار ہیں۔

(۱) مریم (۲) آسیہؓ زوجہ فرعون

(۳) خدیجۃ الکبریٰؓ (۴) فاطمہ الزہراؓ

☆ تین قسم کے دوست ہیں۔

(۱) فانی (۲) جانی (۳) زبانی

☆ مخلوقات چھ قسم کی ہے

(۱) بندے (۲) پرندے (۳) چرندے (۴) درندے گزندے (۶) تیرندے یعنی تیرنے والے

☆ آٹھ چیزیں سیر نہیں ہوتی۔ (حدیث)

(۱) آنکھ دیکھنے سے (۲) زمین بارش سے (۳) عورت مرد سے (۴) عالم علم سے (۵) سائل سوال سے (۶) حریص مال سے (۷) دریا پانی سے (۸) آگ لکڑیوں سے۔

☆ محبت کے چھ درجے ہیں۔

(۱) رجحان (۲) میلان (۳) دلچسپی (۴) محبت (۵) عشق (۶) جنوں

☆ بیٹے تین قسم کے ہیں۔

(۱) پوت وہ ہے جو باپ دادا کی جائیداد کو قائم رکھے۔

(۲) سپوت وہ ہے جو باپ دادا کی جائیداد کو ترقی میں لے جائے۔

(۳) کپوت وہ ہے جو باپ دادا کی جائیداد کو برباد کردیں۔

☆ نمازی چار قسم کے ہوتے ہیں

(۱) ٹھاٹھ کے وہ ہیں جو پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) آٹھ کے وہ ہیں جو آٹھویں دن صرف جمعہ پڑھتے ہیں۔

(۳) کھاٹ کے وہ ہیں جو مجبوراً جنازہ میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔

(۴) تین سو ساٹھ کے وہ ہیں جو عید کے دن شامل نماز ہوتے ہیں۔

☆ سر مونڈوانے کا فائدہ:

سر کے مسام کھل جاتے ہیں۔ جس سے صحت پر اچھے اثرات پڑتے ہیں۔ نیز سر کے بال کٹوانے سے دیکھنے، سننے، سونگھنے اور سوچنے کی قوت زیادہ ہوجاتی ہے۔

☆ حضرت آدمؑ کو ماں باپ کی خدمت نہیں کرنی پڑی کیونکہ ان کے ماں باپ نہ تھے لیکن ہمارے تو ماں باپ ہیں اس لئے ہمیں خدمت کرنا ضروری ہے۔

☆ شیطان نے اللہ سے کہا میں تیرے بندوں کو گمرہ کرتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مجھے میری عزت کی قسم جب تک میرے بندے مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے میں بھی اُن کو معاف کرتا رہوں گا۔

☆ سو بار بھی توبہ ٹوٹ جائے پھر بھی توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ معاف فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل کو گھر بلا کر کھانا کھلا کر پھر دین کی بات سناتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر کو بھی مسجد سے نہیں نکالا تھا۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا معمول تھا کہ روزانہ رات کو علماء کا مجمع بلاتے جو موت قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے اور ایسا روتے جیسا کہ جنازہ سامنے رکھا ہو۔

☆ بندہ جب گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر چار احسان فرماتے ہیں۔

(۱) رزق کو بند نہیں کرتے۔

(۲) تندرستی کو بند نہیں کرتے۔

(۳) گناہ ظاہر نہیں کرتے۔

(۴) عذاب اُسی وقت نہیں دیتے۔

☆ غریبی آتی ہے سات چیزوں کے کرنے سے۔

(۱) جلدی جلدی نماز پڑھنے سے۔

(۲) کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے۔

(۳) پیشاب والی جگہ پر وضو کرنے سے۔

(۴) کھڑے ہو کر پانی پینے سے

(۵) منہ سے چراغ بجھانے سے

(۶) دانت سے ناخن کاٹنے سے۔

(۷) دامن یا آستین سے منہ صاف کرنے سے۔

☆ **مفید کام:**

قرض اور قبض نہ رکھ حساب اور پیشاب جلد کر۔

صبح کو سونا حماقت ہے۔

دوپہر کو سونا سنت ہے (یعنی اچھی عادت) (قیلولہ)

شام کو سونا جہالت ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول جاتا ہے گویا وہ جنت کا راستہ بھول جاتا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) بیوی کے ہاتھ محبت سے پکڑنے سے ۵ نیکیاں ملتی ہیں۔

(۲) بیوی سے معانقہ کیا تو ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں۔

(۳) بیوی کا بوسہ لیا تو ۲۰ نیکیاں ملتی ہیں۔

(۴) بیوی سے قربت کی تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۵) غسل کرنے سے جس جگہ پانی بہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں دیکھ میرے بندے کو ٹھنڈی رات اُٹھ کر جنابت میں پاک ہو رہا ہے۔

☆ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ ایک پہاڑ پر تھے وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جا تیرے اُوپر ایک نبیؐ ہے ایک صدیقؓ ہے اور دو شہید ہیں۔

☆ حضرت فضیلؒ فرماتے ہیں۔

حج، جہاد اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

ان سب سے مشکل کام زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

☆ نبی کریمؐ کے ہم پر ۴ حق ہیں۔

(۱) احترام کرنا (۲) محبت کرنا۔

(۳) اطاعت کرنا اور (۴) درود شریف پڑھنا۔

☆ تہجد پڑھنے سے۔

(۱) مقام محمود پر جگہ ملے گی۔

(۲) نبی کریمؐ کی شفارش ملے گی۔

(۳) قبر روشن ہو گی۔

☆ تہجد کے بغیر کوئی شخص ولی نہیں ہوتا تمام اولیاء تہجد گزار تھے۔

نبی کریمؐ نے ارشاد فرما کہ سفر کیا کرو تندرست رہو گے اور مال غنیمت پاؤ گے۔

☆ سفر حصول علم، حج، جہاد اور دعوت دین کے لیے لازم ہے۔

☆ برتن کو صاف کیا کرو تہجد پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور وہ برتن اس شخص کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی سود کا ایک درہم لیتا ہے اللہ کے ہاں اُس کا گناہ چھتیس ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ ہے اور سب سے بدترین سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔

☆ غم کھانے کو روک دیتا ہے اور خوف گناہ کو روک دیتا ہے

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار قسم کے اخراجات ایسے ہیں کہ قیامت کے دن ان کا حساب نہیں ہوگا۔

(۱) وہ خرچ جو اپنے والدین پر کیا۔

(۲) وہ خرچ جو افطار کے وقت کیا۔

(۳) وہ خرچ جو سحری کے وقت کیا۔

(۴) وہ خرچ جو اپنے اہل وعیال پر کیا۔

☆ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ سے پہلے اپنے ناخن تراشتا ہے وہ اندھے کوڑھ اور فالج کے مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ مرتے وقت پیشانی پر پسینہ آنا اور آنکھوں سے پانی بہنا اور ناک کے نتھنوں کے پردہ کا کشادہ ہو جانا اچھی موت کی علامت ہے اور فقط پیشانی پر پسینہ آنا بھی اچھی موت کی نشانی ہے۔

☆ جو موذن کے ساتھ اذان کا جواب دیتا ہے تو اُسے بھی اذان ہی کا ثواب مل جاتا ہے۔

عمر بن خطابؓ نے ارشاد فرمایا اگر میرے بس میں ہوتا تو میں خلیفہ نہ بنتا

بلکہ موذن بنتا۔

☆ اے ایمان والو: صبر کرو اور صبر دلاؤ اور تعلق پیدا کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

مال ہے جو کہ یتیموں کا دہکتی آگ ہے
کاش انساں سوچ لیتا مال کو کھانے لگا

جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ حقیقت میں اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری اُمت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس (۴۰) حدیثیں سناوے گا اور حفظ کرے گا یا لکھ کر شائع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اُٹھاوے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

چالیس احادیث

ہم مختلف عنوانات کی چالیس (۴۰) احادیث ایسی درج کر رہے ہیں جو مختصر بھی ہوں اور جنہیں حفظ کرنا آسان بھی ہو بلکہ ان میں سے اکثر احادیث آپ نے پہلے سن بھی رکھی ہوں گی اس اعتبار سے بھی یاد کرنا آسان ہوں گی۔

(۱) نبی کریمؐ نے فرمایا: تم میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن شریف کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد (رشک) دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ایک وہ جس کو حق تعالیٰ شانہ نے قرآن شریف کی تلاوت عطا

فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرے وہ جس کو حق سبحانہٗ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہے۔

(۳) حق تعالیٰ شانہٗ اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی (مومن) لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کتنے ہی (بے ایمان) لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔

(۴) قیامت کے دن صاحبِ قرآن سے کہا جاوے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔

(۵) جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الٓم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف میم ایک حرف ہے۔

(۶) جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جاوے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔ (یعنی خود اس پر عمل کرنے والا ہے)

(۷) جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اسکے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، حق تعالیٰ شانہ، اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرماویں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

(۸) جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ بمنزلہ

ویران گھر کے ہے۔

(۹) حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ، نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا۔

(۱۰) نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

(۱۱) اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کر کے اور اوقات اور مستحبات کے رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مومن ہے۔

(۱۲) حق تعالیٰ شانہٗ نے کوئی چیز ایمان اور نماز سے افضل فرض نہیں کی اگر اس سے افضل کسی اور چیز کو فرض کرتے تو فرشتوں کو اس کا حکم دیتے، فرشتے دن رات کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں۔

(۱۳) نماز دین کا ستون ہے، نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، نماز مومن کا نور ہے، نماز افضل جہاد ہے، جنت کی کنجیاں نماز ہیں۔

(۱۴) جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں جب وہ نماز سے ہٹ جاتا ہے تو وہ بھی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

(۱۵) اگر آدمی کسی وجہ سے جہنم میں جاتا ہے تو اس کی آگ سجدے کی جگہ کو نہیں کھاتی۔

(۱۶) سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔

(۱۷) ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے اور اس کی قوت کو توڑتا ہے۔

(۱۸) ذکر اللہ کا قرب پیدا کرتا ہے اور جتنا ذکر میں اضافہ ہوتا ہے اتنا ہی قرب میں اضافہ ہوتا ہے اور جتنی ذکر سے غفلت ہوتی ہے اتنی ہی اللہ سے دوری ہوتی ہے۔

(۱۹) ذکر اللہ جل شانہٗ کی ہیبت اور اس کی بڑائی دل میں پیدا کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ حضوری پیدا کرتا ہے۔

(۲۰) جو اذکار بندہ کرتا ہے وہ عرش کے چاروں طرف بندہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

(۲۱) جو شخص راحت میں اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرتا ہے اللہ جل شانہٗ مصیبت کے وقت اس کو یاد کرتا ہے۔

(۲۲) ذکر کی مجلسیں فرشتوں کی مجلسیں ہیں اور لغویات اور غفلت کی مجلسیں شیطان کی مجلسیں ہیں اب آدمی کو اختیار ہے جس قسم کی مجلسوں کو چاہے پسند کرلے اور ہر شخص اسی کو پسند کرتا ہے جس سے مناسبت رکھتا ہے۔

(۲۳) ذکر کی وجہ سے ذکر کرنے والا بھی سعید ہوتا ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والا بھی اور غفلت یا لغویات میں مبتلا ہونے والا خود بھی بدبخت ہوتا ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والا بھی۔

(۲۴) جب جنت کے باغوں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہ نے عرض کیا: جنت کے باغ کیا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ذکر کے حلقے“

(۲۵) جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو کہ اسے ہاتھ سے بند کردے تو بند کردے اور اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کردے اور اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

(۲۶) اپنے خاندان والوں کی ظلم کے معاملہ میں مدد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کنویں میں گرتے ہوئے اونٹ کی دم پکڑ لے اونٹ کو تو نہیں بچا سکے گا لیکن خود کنویں میں گر جائے گا۔

(۲۷) اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ

جماعت اور قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

(۲۸) لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور انہی عن المنکر کرتے رہو، مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

(۲۹) جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اور وقعت ان کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہٗ کی نگاہ سے گر جائے گی۔

(۳۰) قیامت میں آدمی کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے جب تک چار سوال نہ کرلئے جاویں عمر کس مشغلہ میں ختم کی، جوانی کس کام میں خرچ کی مال کس طرح کمایا تھا۔ اور کس کس مصرف میں خرچ کیا تھا، اپنے علم پر کیا عمل کیا تھا۔[۱]

(۳۱) جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہٗ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد فرماتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

(۳۲) جو شخص ریاکاری سے نماز پڑھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور جو شخص ریاکاری سے روزہ رکھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور جو شخص ریاکاری سے صدقہ دیتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

---

[۱] اس حدیث کی نہایت عمدہ تشریح فضائل صدقات صفحہ...... پر ضرور پڑھیں۔

(۳۳) تین اصحاب کا اعزاز اللہ کا اعزاز ہے، بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ محافظ قرآن جو افراط تفریط سے خالی ہو، تیسرا منصف حاکم۔

(۳۴) وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے، ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے۔

(۳۵) کیا تجھے دین کی نہایت تقویت دینے والی چیز نہ بتاؤں جس سے تو دین و دنیا دونوں کی فلاح کو پہنچے وہ اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے والوں کی مجلس ہے اور جب تو تنہا ہوا کرے تو اپنے کو اللہ کی یاد سے رطب اللسان رکھا کر۔

(۳۶) رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے (جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۳۷) تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت دوسرے عادل بادشاہ کی دعا، تیسرے مظلوم کی جس کو حق تعالیٰ شانہٗ بادلوں سے اوپر اُٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیتے ہیں اور ارشاد یوں ہوتا ہے کہ میں تیری مدد ضرور کروں گا، گو (کسی مصلحت سے) دیر ہو جائے۔

(۳۸) نبی کریمؐ سے کسی نے دریافت کیا کہ غیبت کیا چیز ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ کسی کی پس پشت ایسی بات کرنی جو اسے ناگوار ہو سائل نے پوچھا کہ اگر اس میں واقعتاً وہ بات موجود ہو جو کہی گئی۔ حضورؐ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہے اگر وہ واقعتاً موجود نہ ہو تب تو بہتان ہے۔

(۳۹) اے لوگو! بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو، میں روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں۔

(۴۰) کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم حاضر ہو گئے جب حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیلؑ اس وقت میرے سامنے آئے تھے جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا۔ آمین۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ساتویں آسمان پر ایسے فرشتے ہیں جو اپنی پیدائش سے لے کر قیامت تک سجدے میں پڑے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے تھر تھر کانپ رہے ہیں قیامت کا دن ہوگا تو سجدہ سے سر اُٹھا کر عرض کریں گے اے اللہ تیری ذات پاک ہے ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور

میرا دل نہیں سوتا۔ رات ایسی حالت میں بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تین پاؤ پانی سے وضو فرماتا ہوں اور ساڑھے تین سیر پانی سے غسل کرتا ہوں۔

حکمت:

☆ عبادت ایک پیشہ ہے دکان اس کی خلوت ہے۔ راس المال اُس کا تقویٰ ہے اور نفع اس کا جنت ہے۔

(۱) کم بولنا حکمت ہے۔ (۲) کم کھانا صحت ہے۔ (۳) کم سونا عبادت ہے۔ (۴) اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔

☆ چالیس پچاس ہزار آدمی تو حضرت عمرؓ بن خطاب کے دستر خوان پر روزانہ کھانا کھاتے تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ تین قسم کا قرضہ لینے والے بندے کے لئے اس کے قرض کا ضامن بن جاتے ہیں۔

(۱) ایک وہ شخص جو گناہ سے بچنے کے لئے نکاح کرتا ہے اور اس سلسلہ میں ضروری قرض لینا پڑا۔ جو ادا نہ کر سکا اور مر گیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا قرض چکانے کے ضامن ہیں۔

(۲) وہ شخص جو مسلمانوں کی اعانت اور جہاد کے لئے قرض لیتا ہے۔

(۳) وہ شخص جو کسی میت کے کفن کے لئے قرض لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قرض خواہ کو قیامت کے دن راضی کر دیں گے۔

☆ کبیرہ گناہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نو یہ ہیں۔

(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ (۲) مومن کو عمداً قتل کرنا (۳) میدان جہاد سے بھاگنا۔ (۴) پاکدامن عورت کو زنا کی تہمت لگانا۔ (۵) یتیم کا مال کھانا۔ (۶) سود کھانا۔ (۷) والدین کی نافرمانی کرنا۔ (۸) جادو کرنا۔ (۹) حرام کو حلال جاننا۔

جہنم کے نگران فرشتوں میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کے گرز ہوں گے جس سے وہ اہل جہنم کو ہانکیں گے ایک گرز لگنے سے سات لاکھ جہنمی اوندھے منہ جہنم میں گر پڑیں گے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو جھوٹی گواہی اللہ کے ہاں شرک کے برابر شمار ہوتی ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیزیں مجھے سخت ناپسندیدہ ہیں۔

(۱) یہ کہ آدمی بلاوجہ کھڑا ہو کر پیشاب کرے۔

(۲) نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی پیشانی پونچھنے لگے۔

(۳) اذان سنتے ہوئے کلمات اذان کا جواب نہ دے۔

(۴) یہ کہ میرا نام لیا جائے تو مجھ پر درود نہ پڑھے۔

علم کا حق:

☆ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ علم کا (۱) اوّل درجہ خاموشی ہے۔ (۲) کان

لگا کر سننا۔ (۳) اسے محفوظ کرنا۔ (۴) اس پر عمل کرنا۔ (۵) اسے پھیلانا اور عام کرنا۔

☆ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

☆ جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

☆ جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

☆ جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

☆ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ بادشاہوں کے تحفے قبول نہ فرماتے۔

ایک دفعہ خلیفہ وقت نے اشرفیوں کے دس توڑے آپ کو پیش کیے۔ آپ نے حسب معمول انکار فرمایا۔ خلیفہ نے اصرار کیا تو آپ نے ایک توڑا دائیں ہاتھ اور دوسرا بائیں ہاتھ میں لے کر دونوں کو رگڑا تو اشرفیوں سے خون بہنے لگا۔ خلیفہ سے ارشاد فرمایا۔ شرم نہیں آتی بغداد کا خون کھاتے ہو اور اسے جمع کر کے میرے پاس لاتے ہو۔ خلیفہ پر اتنا اثر ہوا کہ غشی کی نوبت آ گئی۔

(۱) قبر روزانہ پکارتی ہے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ (۲) میں اجنبیت کا گھر ہوں۔ (۳) میں وحشت کا گھر ہوں (۴) میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ (۵) میں بیگانگی کا گھر ہوں۔ (۶) میں مٹی کا گھر ہوں (۷) میں غربت کا گھر ہوں۔ (۸) میں نہایت تنگی کا گھر ہوں۔ (۹) میں اندھیرے کا گھر ہوں۔

حضرت رباح قیسیؒ کی بیوی اول شب وہ نماز عشاء عمدہ کپڑے پہن کر نماز ادا کرتی پھر شوہر سے کہتیں کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ اگر وہ کہتے کہ نہیں تو وہ لباس بدل کر تمام رات عبادت میں مشغول رہتی۔

☆ امیر المومنین حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ کسب چھوڑ کر مسجد میں جا بیٹھنا اور دُعا مانگنا۔ اے اللہ مجھے رزق دے یہ خلاف سنت ہے تمہیں معلوم ہی ہے کہ

آسمان سونا چاندی نہیں برساتا۔ حلال کے ذریعے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے حرام کے ذریعے کمانے والوں کو ملنا اتنا ہی ہے جتنا حلال سے ملے گا۔

موذن:

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں لوگ حساب کتاب میں ہونگے اور یہ موذنین نور کے ممبر پر خوش وخرم بیٹھے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے موذنوں کے گوشت کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا ہے۔

☆ موذن کی آذان کا مسنون طریقے سے جواب دینے پر اذان کا ہی ثواب ملتا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقیر چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں لیکن مال حلال کے ذریعے کمایا ہوا ہو حرام کے ذریعے نہ ہو!

بدر کی لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی یا اللہ یہ مسلمان پیدل پاؤں ہیں تو ہی ان کو سواری دینے والا ہے۔ یہ ننگے پاؤں ہیں تو ہی ان کو جوتے پہنانے والا ہے یہ بھوکے ہیں تو ہی ان کا پیٹ بھرنے والا ہے یہ فقیر ہیں تو ہی ان کو غنی کرنے والا ہے چنانچہ یہ دُعا قبول ہوئی۔

☆ حضرت براءؓ

حضور کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص دنیا میں اپنی شہوتوں کو پورا کرتا ہے وہ آخرت میں اپنی خواہشات کے پورا کرنے سے محروم ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیا میں رئیس لوگوں کی زیب و زینت کی طرف للچائی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا ہے وہ آسمانوں کی بادشاہت میں ذلیل سمجھا جاتا ہے اور جو شخص کم سے کم روزی پر صبر و تحمل کرتا ہے وہ جنت فردوس میں اعلیٰ ٹھکانا پاتا ہے۔

(۱) جس شخص نے ابوبکرؓ سے محبت کی اُس نے دین کو سیدھا کیا۔

(۲) جس نے عمرؓ سے محبت کی اُس نے دین کے واضح راستے کو پالیا۔

(۳) جس نے عثمانؓ سے محبت کی وہ اللہ کے نور کے ساتھ منور ہوا۔

(۴) جس نے علیؓ سے محبت کی اُس نے دین کی رسّی کو پکڑ لیا۔

☆ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔

(۱) احسان جتلانے والا (۲) والدین کا نافرمان (۳) شراب پینے والا (۴) قطع رحمی کرنے والا۔ (۵) بوڑھا بدکار (۶) تکبر کرنے والا (۷) کالا خضاب لگانے والا۔ (۸) بلاوجہ عورت خاوند سے طلاق مانگے۔ (۹) اپنے والد کے علاوہ دوسرے کی ولدیت لکھانے والا۔ (۱۰) چادر، شلوار، پاجامہ وغیرہ زمیں پر گھسیٹنے والا۔

حضورؐ نے کیسے اہتمام سے اس پر متنبہ فرمایا کہ جب میری اُمت یہ حرکتیں کرنے لگے گی تو آفات اور بلاؤں میں پھنس جائے گی اس وقت سُرخ آندھیاں زمینوں میں دھنس جانا صورتوں کا مسخ ہو جانا اور زلزلوں کا آنا آسمان سے پتھر برسنا دشمنوں کا غلبہ اور مسلمانوں پر اُن کا مسلط ہو جانا طاعون اور قتل و غارت کا مسلط ہونا بارش کا رُک جانا۔ طوفان کا آ جانا دِلوں کا مرغوب ہو جانا اور دلوں پر خوف کا مُسلط ہو جانا نیک لوگ دعائیں بھی کریں تو اُن کی دُعاؤں کا بھی قبول نہ ہونا۔

نوٹ: برائیوں سے بچنے والا ان مصیبتوں سے بھی بچ جائے گا

☆ دین میں نئی بات پیدا کرنے کو بدعت کہتے ہے اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں جانے کا سبب بنتی ہے۔

☆ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ پل صراط پر تمہیں دیر نہ لگے اور سیدھے جنت میں جاؤ تو اللہ کے دین میں اپنی رائے سے کوئی نیا طریقہ نہ پیدا کرو۔

☆ مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالنا شیطانی حرکت ہے؟ حضرت ابو سعید خدریؓ کے غلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ (اپنے آقا) حضرت ابو سعید خدریؓ کے ساتھ تھا وہ حضورؐ کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں ہم لوگ مسجد میں داخل ہو گئے تو ہم نے دیکھا کہ مسجد کے بیچ میں ایک آدمی پیٹھ اور ٹانگوں کو کپڑے سے باندھ کر بیٹھا ہوا ہے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال رکھی ہیں حضورؐ نے اشارے سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ سمجھ نہ سکا تو حضورؐ نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی طرف متوجہ ہو کہ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو اپنی انگلیاں ہرگز ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے اور جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں ہوتا ہے وہ مسجد سے باہر جانے تک نماز ہی میں ہوتا ہے۔

☆ جمعہ کے روز عصر اور مغرب کے درمیان درود شریف ۸۰ مرتبہ پڑھنا نہایت خیر و برکت کا ذریعہ ہے اور ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوتے ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ منکر نکیر کی آواز اہل ایمان کے کانوں میں ایسی ہوگی جیسے سُرمہ آنکھ میں لذت بخش ہوتا ہے اور قبر کا دبانا مومن کے حق میں ایسا راحت بخش ہوگا۔ جیسے مادر مشفقہ سے بیٹا دردسر کی شکایت کرے اور وہ اس کے سر کو نرم نرم دبائے لیکن اے عائشہؓ خرابی تو ان لوگوں کی ہے جو خدا کے بارے میں شک رکھتے تھے وہ کس طرح قبروں میں دبائے جاویں گے جیسے انڈے پر پتھر رکھ کر دبایا جائے۔

☆ آٹھ چیزیں فنا ہونے سے مستثنیٰ ہیں۔

(۱) عرش (۲) کرسی (۳) لوح (۴) قلم (۵) بہشت (۶) صور (۷) دوزخ (۸) ارواح

متفرقات

☆ ایک لقمہ حرام کا کھایا تو ۴۰ دن کی عبادت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ کسی پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے سو۱۰۰ سال کی عبادت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ فرمان مبارک ہے کہ مرد بغیر عورت کے مسکین ہے اور عورت بغیر مرد کے مسکینہ ہے۔ خواہ وہ مالدار ہی ہوں۔

☆ اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ مسکین اُٹھا اور مسکینوں ہی کے ساتھ میرا حشر کر

☆ عمر بن خطابؓ ہر عامل سے عہد لیتے تھے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا۔ باریک کپڑے نہ پہنے گا۔ چھنا ہوا آٹا نہ کھائے گا۔ دربان نہ رکھے گا اور اہل حاجت پر کبھی اپنا دروازہ بند نہ کرے گا۔

☆ عورت کا بناؤ سنگار اس کے دل کی حالت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

☆ حضرت عمر بن خطابؓ نے ہزاروں مسجدوں کی تعمیر و ترمیم کرائی۔

☆ حضرت عمرؓ جب کسی نمازی کو گردن جھکائے دیکھتے تو فرماتے۔ خشوع تو دل میں ہوتا ہے نہ کہ گردن جھکانے میں۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں مجھے نزع کے وقت کم تکلیف کا ہونا پسند نہیں ہے کیونکہ یہ آخری مصیبت ہے جس پر مومن کو اجر ملے گا۔

☆ روایت ہے کہ کسریٰ کے خزانے میں ایک تھیلی ملی جس میں کھجور جتنے بڑے بڑے گندم کے دانے تھے اس پر لکھا ہوا تھا جس زمانے میں بادشاہوں کی عدالت کمال پر تھی برکت بھی اُس مرتبہ پر تھی۔

☆ معمولی اکرام مسلم پر سارے گناہ معاف اللہ تعالیٰ اِس کی مغفرت ضرور فرما

دیتے ہیں۔

☆ مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بُری موت سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

☆ جب تک حلیہ محمدیؐ نہ ہو تو اندر سے محمدی نہیں بن سکتا ہے۔

☆ جادوگروں نے موسیٰؑ کی شکل بنائی اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ہدایت دے دی۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اگر تم چاہتے ہو کہ پُل صراط پر دیر نہ لگے اور سیدھے جنت میں جاؤ تو اللہ کے دین میں اپنی رائے سے کوئی نیا طریقہ نہ پیدا کرو۔

☆ ایک حدیث میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ شر سے بری ہے۔ (۱) مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو (۲) مہمانوں کی مہمان داری کرتا ہو (۳) لوگوں کی مصائب میں مدد کرتا ہو۔

☆ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر سے لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہو خیر اُس گھر کی طرف ایسی تیزی سے بڑھتی ہے جیسی تیزی سے چُھری اُونٹ کے کوہان میں چلتی ہے۔

☆ ایک شخص نے دیکھا کہ حضرت علیؓ رو رہے ہیں اس نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سات دن سے کوئی مہمان نہیں آیا مجھے اِس کا ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے میری اہانت کا ارادہ تو نہیں کر لیا۔

☆ ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ایسی ہے جس سے جہنم خود بھی چار سو۴۰۰ مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے وہ ریاکاروں کے واسطے ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کو فرمایا تو میرا یار غار ہے غار ثور کا ساتھی ہے اور حوضِ کوثر پر بھی میرے ساتھ ہوگا۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ زمین مومن کے مرنے پر چالیس

(۴۰) دن تک روتی ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پھنسی نکلتی یا کانٹا لگ جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہندی رکھ دیتے۔

☆ نبی کریمؐ نے بہت سی چیزوں میں شفاء کا ذکر فرمایا جن میں خصوصاً شہد اور سرکہ کا حکم فرمایا لیکن ان دونوں کو ملا کر نہیں کھانا چاہیے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلونجی کا استعمال کیا کرو کہ اس میں سوائے موت کے سب بیماریوں سے شفاء ہے۔

☆ ابن مسعودؓ سے راویت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت کو حکم ہوتا ہے کہ اس کو میرا اسلام کہنا سو جب ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے واسطے آتا ہے۔ تو اِس سے کہتا ہے کہ تیرا رب تجھ کو سلام فرماتا ہے سبحان اللہ کیا دولت ہے ایسی موت پر ہزاروں زندگیاں قربان۔

☆ جو شخص بالشت بھر زمین بھی ناحق دبائے گا قیامت کے دن اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

☆ آدم علیہ السلام کے بارہ لڑکے ہوئے تھے اور بارہ لڑکیاں ہوئی تھیں۔

☆ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

☆ صرف انگلیوں سے مصافحہ کرنا اور ہتھیلی نہ ملانا بدعت ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ جو کسی مسلمان بھائی سے معذرت کرے اور وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے تو وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ بخار سے مرنا شہادت ہے۔

☆ گناہ کے بعد وضو کر کے دو رکعت پڑھنا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی

معافی مانگنے کا ادب ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گا اہتمام اور گناہ پر بڑی ندامت کی علامت و اظہار ہے ورنہ صرف معافی مانگنے اور توبہ کرنے سے بھی گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ مسلمانوں کو جب کوئی رنج، دُکھ، فکر، حزن، ایذاء اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ کانٹا چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اِس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو دُور کر دیتے ہیں۔

☆ فرمایا کہ جو شخص نیا لباس پہننے کے بعد پرانے لباس کو غرباء و مساکین پر صدقہ کر دے تو وہ اپنی موت و حیات کے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اور پناہ میں آ گیا۔

کیوں کریں تکبری بے وقوفا
طاقت کول تیرے کیہڑے کار دی اے
اتھے کرے تکبری اوہ ہستی
جیہڑی کرے زندہ جیہڑی مار دی اے
شیطان تکبری کر بیٹھا
حالت دیکھ ذلیل خوار دی اے
بڑے بڑے متکبراں ظالماں نوں
دھون توڑ تقدیر کھلیار دی اے
کیڑے پین گے اوس زبان اندر
جیہڑے نال تکبری بولدے جے
شان رب دی سروری اکبری اے
ایہدے وچ کیوں زہر نُوں گھول دے جے

اکھاں کھول کے ویکھ متکبرا توں
کتھے گئے ساتھی تیرے کول دے جے
مارے جانا حکیم متکبراں نے
کیوں اپنی جان نوں رول دے جے

☆ گھمنڈ اور تکبر ہلاکت وتباہی کو دعوت دیتا ہے تواضع وانکساری مومن کی شان اور نجات کا سبب ہے۔

☆ کسی نبی کو کبھی جمائی نہیں آئی اور نہ کسی نبی کو کبھی احتلام ہوا۔

☆ مجنوں لیلیٰ کے عشق میں سچا تھا۔اس کے کتے کے قدموں کو چومتا تھا اور تم اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو لیکن رسولؐ اللہ کی سنت اور اللہ کے فرائض کی بھی پرواہ نہیں کرتے ہو۔

☆ ضرورت سے زیادہ دنیا ابلیس کی بیٹی ہے پس جو کوئی ضرورت سے زیادہ لے گا ابلیس کا داماد بن جائے گا۔

☆ چار صفتیں پیدا کیجئے۔

مسند احمد میں فرمان رسولؐ اللہ ہے کہ چار باتیں جب تجھ میں ہوں پھر اگر ساری دنیا بھی فوت ہو جائے تو تجھے نقصان نہیں ہوگا۔

(۱) امانت کی حفاظت (۲) بات کی صداقت (۳) حسن اخلاق (۴) اور حلال روزی۔

☆ احادیث میں ہے ایمان میں زیادہ کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنے والا ہو۔

☆ حدیث میں ہے طاقتور وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے درحقیقت طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اُوپر قابو رکھے۔(تحمل)

صدقہ

(۱) صدقہ دینے سے ابلیس کے دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں ایک ٹکڑا مشرق میں پھینک دیا جاتا ہے۔اور دوسرا ٹکڑا مغرب میں پھینک دیا جاتا ہے۔

(۲) صدقہ دینے سے اللہ تعالیٰ اس کا قرض دار ہو جاتا ہے۔

(۳) صدقہ دینے سے اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

(۴) صدقہ دینے والا بہشت کے وارثوں سے ہے۔

(۵) صدقہ دینے والوں کے نقش محفوظ رہتے ہیں۔

(۶) صدقہ دینے سے مال کی محبت کم ہو جاتی ہے۔

(۷) صدقہ دینے سے تکبر سے جو مرض پیدا ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

(۸) صدقہ دینے سے اللہ تعالیٰ عافیت والا معاملہ فرماتے ہیں۔

(۹) صدقہ دینے سے اللہ تعالیٰ جہنم سے حفاظت فرماتے ہیں۔

(۱۰) ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔

(۱۱) ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ قبروں کی گرمی کو دُور کرتا ہے۔

نوٹ: جس نے مال حلال کمایا اور صدقہ کیا وہ قبر کی گرمی سے محفوظ رہا لیکن جس نے مال حرام کمایا اور ورثاء کے لئے چھوڑ گیا ورثاء اس کے مال حرام سے ایئر کنڈیشنز خرید کر دنیا میں گرمی سے محفوظ رہیں گے مگر وہ بے چارہ قبر کی جس میں مر رہا ہوگا۔کاش انسان سوچ لے۔

☆ ہم نے کیا پایا کیا کھویا۔

(۱) فلم آئی تو علم گیا (۲) فیشن آیا تو حیا گئی۔ (۳) سینما آیا تو مدرسہ گیا۔ (۴) راگ آیا تو عبادت گئی (۵) وڈیو آیا تو ہدایت گئی۔ (۶) رواج آیا تو سنت گئی۔ (۷) ڈش آیا تو غیرت گئی۔ (۸) کلب آیا تو مذہب گیا۔ (۹) سود آیا تو زکوۃ گئی۔ (۲۱) دولت آئی تو محبت گئی۔ (۱۱) ہوش آئی تو سکون گیا۔ (۱۲) رشوت آئی تو حلال گیا۔ (۱۳) ووٹ آیا تو امن گیا۔ (۱۴) ڈرامہ آیا تو نماز گئی۔ (۱۵) ٹی وی آیا تو نیند گئی۔ (۱۶) گانا آیا تو تلاوت گئی۔ (۱۷) کرکٹ آیا تو کام گیا۔ (۱۸) بنک آیا تو برکت گئی۔ (۱۳) جمہوریت آئی تو خلافت گئی۔

☆ پانچ چیزیں گزر جانے سے پہلے پہلے پانچ چیزوں سے فائدہ اُٹھائیں۔

(۱) وقت سے فائدہ اُٹھالیں وقت گزرنے سے پہلے
(۲) صحت سے فائدہ اُٹھالیں بیماری آنے سے پہلے۔
(۳) روپے سے فائدہ اُٹھالیں غربت آنے سے پہلے۔
(۴) جوانی سے فائدہ اُٹھالیں بڑھاپا آنے سے پہلے
(۵) زندگی سے فائدہ اُٹھالیں موت آنے سے پہلے

شراب خوری

(۱) بندہ جب پہلی مرتبہ شراب پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔
(۲) دوسری مرتبہ پیتا ہے تو محافظ فرشتے اس سے بری ہو جاتے ہیں۔
(۳) تیسری بار پیتا ہے تو موت کا فرشتہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔
(۴) چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اس سے نبی کریمؐ بری ہو جاتے ہیں۔
(۵) پانچویں مرتبہ پیتا ہے تو حضورؐ کے صحابہؓ اس سے بری ہو جاتے ہیں۔
(۶) چھٹی مرتبہ پیتا ہے تو جبرائیلؑ اس سے بری ہو جاتے ہیں۔

(۷) ساتویں مرتبہ پیتا ہے تو اسرافیلؑ اس سے بری ہو جاتے ہیں۔
(۸) آٹھویں مرتبہ پیتا ہے تو میکائیلؑ اس سے بری ہو جاتے ہیں۔
(۹) نویں مرتبہ پیتا ہے تو آسمان اس سے بری ہو جاتا ہے۔
(۱۰) دسویں مرتبہ پیتا ہے تو زمین اِس سے بری ہو جاتی ہے۔
(۱۱) گیارہویں مرتبہ پیتا ہے تو سمندر کی مچھلیاں اس سے بری ہو جاتی ہے۔
(۱۲) بارہویں مرتبہ پیتا ہے تو سورج اور چاند بری ہو جاتے ہیں۔
(۱۳) تیرہویں مرتبہ پیتا ہے تو آسمان کے تارے بری ہو جاتے ہیں۔
(۱۴) چودھویں مرتبہ پیتا ہے تو باقی مخلوق بری ہو جاتی ہے۔
(۱۵) پندرہویں مرتبہ پیتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔
(۱۶) سولہویں مرتبہ پیتا ہے تو دوزخ کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔
(۱۷) سترہویں بار پیتا ہے تو حاملین عرش کے فرشتے اس سے بری ہو جاتے ہیں۔
(۱۸) اٹھارہویں مرتبہ پیتا ہے تو کرسی اس سے بری ہو جاتی ہے۔
(۱۹) انیسویں مرتبہ پیتا ہے تو عرش بری ہو جاتا ہے۔
(۲۰) اور جب بیسویں مرتبہ پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس سے بری ہو جاتے ہیں۔

لیکن! اگر خوش قسمتی سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ مہربان ہو کر معافی عطا فرما دیتے ہیں۔

حکایت: ایک پرانا شرابی توبہ کر کے مسجد میں آ گیا لوگوں کو اس کی توبہ کا علم نہیں تھا لوگ اس پر برس پڑے کہ تو مسجد میں کیوں آیا اس نے کہا کہ مسجد میں نہ آتا تو

کہاں جاتا یہ سن کر مجمع والوں کی چیخیں نکل گئیں کہ سچ ہے کہ زمانے کے دھتکارے ہوئے کو مسجد ہی میں پناہ ملتی ہے۔

نہ کہیں جہاں میں پناہ ملی جو پناہ ملی تو کہاں ملی
میرے جُرمِ خانہ خراب کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

گنہگار نوں ویکھ کے وچ مسجد
زاہد عجب وچار خیال دا اے
بڈھا ہو کے چور میت وڑیا
تیل پھونکنے نوں دیوا بالدا اے
غیبوں درد دے نال آواز آئی
ہو در، کیہڑا ایہدے نال دا اے
ایتھے نہ آوندا کتھے ہور جاندا
کیہڑا آسرا اس کنگال دا اے
توبہ کریں حکیم نجات پاویں
تیرا پروردگار پکار دا اے

یاد رکھیئے!

طبلے کی تھاپ پر، باجے کی آواز پر، سرنگی کی کیں کیں پر، گھنگروؤں کی جھنکار پر، رنڈیوں کے گانے کی آواز پر، جھومنے والی ماؤں کے بطن سے طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، خالد بن ولیدؓ پیدا نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بطن سے بدکار لوگ پیدا ہوتے ہیں۔

☆ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسا

پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور جو میت پر کفن ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔

☆ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ جب میری اُمت میں بدعتیں پیدا ہو جائیں اور میرے صحابہؓ کو بُرا کہا جائے تو اس وقت کے عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم دوسروں تک پہنچائے اور جو ایسا نہ کرے گا اس پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں کی اور سب انسانوں کی۔

بعض حکماء کا قول ہے:

☆ شیر کے پیچھے چل لینا مگر کسی عورت کے پیچھے نہ چلنا یعنی شیر کے پیچھے چلنے میں اتنا خطرہ نہیں جتنا کہ عورت کے پیچھے چلنے میں خطرہ ہے۔

انسانی شکل میں شیطان

اک محترمہ نے جا کے مصور سے یہ کہا
تصویر میرے ساتھ بنا دو شیطان کی
مصور نے کہا ہم نے تو دیکھا نہیں شیطان
کہنے لگی دکھاتی ہوں شکل اس جوان کی
نازو انداز کرنے لگی وہ بازار میں
اتنے میں نظر پڑ گئی اک نوجوان کی
پھر پہنچی اس کے پاس اور بولی پیار سے
مشتاق ہوں میں تیری قسم مجھ کو جان کی
کہنے لگی کہ آیئے، ہم بنوائیں اک تصویر
جو یادگار رہے گی اپنی پہچان کی
آ کے کہا مصور سے، جی کھینچئے تصویر
شہرت سنی ہے ہم نے آپ کی دکان کی
عورت بٹھا کے ان کو خود باہر نکل گئی
حیرت کی انتہا ہوئی صاحب دکان کی
مصور نے حیرت سے کہا کہ اے شیطان جی
ہے شکل آپ کی تو بالکل انسان کی
کہنے لگا انسان ہوں، حیوان تو نہیں
پھر کیوں نہ ہو شکل میری کامل انسان کی
مصور نے کھول کر اسے قصہ سنا دیا
محسوس پھر ہوئی اسے حرکت نادان کی
کہنے لگا کہ حق ہے میں تو شیطان ہوں
انسان تھا تو کیوں ہے کی حرکت شیطان کی

ایسے شیطان دنیا میں لاکھوں ہیں اے حکیم   انسانی شکلیں ہیں مگر عادت شیطان کی

حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ ایران و روم کس کے فتح کیئے ہوئے ہیں۔

اقوال زریں:

(۱) اگر تو لوگوں کے پردوں کی ٹوہ لگائے تو اُن میں فساد پیدا کردے گا۔

(۲) اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ (الحدیث)

(۳) جو موت کو یاد رکھے اور اس کی اچھی طرح تیاری کرے تو وہ سب سے زیادہ عقلمند ہے۔

(۴) قیامت کے دن تین شفیع ہوں گے (۱) انبیاء (۲) علماء (۳) شہدا

(۵) سلام کو رواج دو کھانا کھلاؤ اور کافروں سے جنگ کرو جنت کے وارث ہوگے۔

(۶) ٹھوکر کے بغیر کوئی بُردبار نہیں بنتا تجربے کے بغیر کوئی دانا نہیں ہوتا۔

(۷) ایک وقت آئے گا کہ دین پر صبر کرنا (اس پر جمے رہنا) ایسے ہوگا جیسے ہاتھ میں چنگاری پکڑنا۔

(۸) دل کے راز ظاہر کرنیوالا جاہل اور اُسے آخر تک چھپانیوالا دانشمند ہے۔

(۹) بیوقوف کے ہاتھوں پیغام بھجوانا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔

(۱۰) تمام بُری خصلتوں میں دو سب سے بُری تین (۱) انتہائی کنجوسی (۲) انتہائی بزدلی۔

(۱۱) موت کو ہمیشہ یاد رکھو لیکن موت کی آرزو نہ کرو۔

(۱۲) انسان زبان کے پردے میں چھپا ہے۔

(۱۳) انسان کا جسم مثال دکان ہے اور زبان اس کی تالا ہے تالا کھلے گا تو معلوم ہوگا کہ اندر کیا ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ امین نے آسمان میں اذان دی اور مجھ کو امامت کے لیئے آگے کیا بس میں نے فرشتوں کو نماز پڑھائی۔

دس خصوصیات

☆ حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ دس خوبیاں مجھ میں ایسی ہیں جو دوسری بیویوں میں نہیں۔

(۱) میرے سوا کسی باکرہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہیں فرمایا۔

(۲) نکاح سے پیشتر فرشتہ میری تصویر لیکر نازل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا کر کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں اللہ کا حکم ہے کہ آپ ان سے نکاح کریں۔

(۳) رسول اللہ سب سے زیادہ مجھ سے محبت فرماتے تھے۔

(۴) اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا میں اُس کی بیٹی ہوں۔

(۵) آسمان سے میری برات میں متعدد آیتیں نازل ہوئیں اور میں طیبہ اور پاکیزہ پیدا کی گئی اور طیب اور پاکیزہ کے پاس ہوں اور اللہ نے مجھ سے مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا۔

(۶) میں نے جبریلؑ کو دیکھا میرے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی نے جبریلؑ کو نہیں دیکھا۔

(۷) جبریلؑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے کر آتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لحاف میں سوتی تھی میرے سوا اور کہیں اس طرح وحی نازل نہیں ہوئی۔

(۸) میری باری کے دو دن اور دو رات تھے اور باقی ازواج کی باری ایک دن اور ایک رات تھی ایک دن ایک رات تو حضرت عائشہؓ کی باری کا تھا ہی اور دوسرا دن حضرت سودہ کی باری کا تھا۔ جو انہوں نے سن رسیدہ ہو جانے کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کو ہبہ کر دیا تھا۔

(۹) انتقال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔

(۱۰) وفات کے بعد میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

اُم درّہ حضرت عائشہؓ کے پاس آتی جاتی تھیں ام درہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن زبیر نے دو بوریوں میں روپے بھر کر حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجے جو تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار درہم تھے حضرت عائشہؓ اسی وقت ان کو تقسیم کرنے کے لیئے بیٹھ گئیں۔ جب شام ہوئی تو ایک درہم بھی باقی نہ تھا۔ روزے سے تھیں جب شام ہوئی تو خادمہ سے افطاری منگائی خادمہ نے روٹی اور زیتون کا تیل لا کر رکھ دیا ام درہ نے کہا اگر آپ ایک درہم کا گوشت منگا لیتیں تو اچھا ہوتا۔ عائشہؓ صدیقہ نے فرمایا اگر یاد دلا دیتی تو منگا لیتی۔

☆ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ عائشہؓ صدیقہ ستر ستر ہزار درہم تقسیم کر دیتی تھیں اور کُرتی میں پیوند لگا ہوتا تھا۔

شان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سیدہ عائشہ صدیقہؓ ہے تیرا اونچا مقام
پوری امت کی طرف سے ہوں تجھے لاکھوں سلام
انتخاب اللہ کا ہے محبوب اپنے کے لئے
تجھ کو بخشا ہے وہ خاوند جو ہے نبیوں کا امام
تو ہے اُم المؤمنین ہیں مؤمنیں مثل اولاد
تو ہے بیوی مصطفیؐ کی جو کہ ہیں خیر الانام
واللہ محبوب خدا کی بیوی محبوبہ ہو آپؓ
اللہ کی جانب سے ہے تجھ کو ملا اعلیٰ انعام
واہ مقدر آپؓ کے جنت میں ہوگی ان کے ساتھ
جن کو اللہ کی طرف سے ہیں رہے آتے سلام
آپؓ ہو اصحابیہ ، اور زوجہ بھی ہو نبیؐ کی
انتہا ہے خوش نصیبی کی ملا دہرا مقام
تو محدث تو مفسر تو ہے عالم دین کی
عورتوں کو تو نے پہنچایا پیغمبر کا پیغام
جانتا ہے سب زمانہ یہ حقیقت مع حکیم
تیرے حصے میں رسول اللہؐ کا آیا فیض عام

جب رسول اللہؐ غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے تو اللہ کے حکم سے غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا۔ اور ایک جنگلی کبوتر نے آ کر انڈے دیئے مشرکین جب ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار تک پہنچے تو کبوتروں کے گھونسلے دیکھ کر واپس

ہو گئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم سے دفع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کچھ گھبرائے نبی کریمؐ نے فرمایا لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی نہ گھبرایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا:

☆ ابوبکرؓ کی ایک رات اور ایک دن عمرؓ کی تمام عمر کی عبادت سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ پُرنور کو ایسا اعلیٰ درجہ کا نور فراست عطا کیا تھا کہ منافق کے چہرے اور اس کی بات ہی سے آپ پہچان لیتے تھے کہ یہ منافق ہے۔

☆ ابو طالب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حامی اور مددگار نہ رہا اور حضرت خدیجہؓ کے رخصت ہو جانے سے کوئی تسلی دینے والا اور غمگسار نہ رہا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں دو بدترین پڑوسیوں کے مابین رہتا تھا۔ ابو لہب اور عقبۃ بن ابی معیط یہ دونوں میرے دروازے پر نجاستیں لا کر ڈالا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ورقہ[1] کو بُرا مت کہو میں نے اس کے لئے جنت میں ایک باغ یا دو باغ دیکھے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک بھینگا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے یہ کہتا پھرتا ہے کہ یہ شخص بے دین اور جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کون شخص ہے معلوم ہوا کہ یہ آپ کا چچا ابولہب ہے۔

ایک بار حضرت خدیجہؓ نے نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ اگر ممکن ہو تو جس وقت وہ ناموس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو مجھ کو ضرور مطلع فرمائیں چنانچہ جبرائیلؑ جب آپ کے پاس آئے حسب وعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو اطلاع دی حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ورقہ بن نوفل نے حضورؐ کے نبی ہونے کی تصدیق کی تھی۔

میری آغوش میں آ جائیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کی آغوش میں آ گئے تو حضرت خدیجہؓ نے اپنا سر کھول دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی جبرئیلؑ کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حضرت خدیجہؓ نے فرمایا آپ کو بشارت ہو خدا کی قسم یہ فرشتہ ہے شیطان نہیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے یہ فرمایا کہ آپ کو مبارک ہو یہ فرشتہ ہے اگر شیطان ہوتا تو نہ شرماتا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی قوم دکھائی گئی کہ جو ایک ہی دن میں تخم ریزی بھی کر لیتے ہیں اور ایک ہی دن میں کاٹ بھی لیتے ہیں اور کاٹنے کے بعد کھیتی پھر ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے پہلے تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ماجرا ہے جبریل امیں نے کہا کہ یہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں ان کی ایک نیکی سات سو نیکی سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ لوگ جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل عطا فرماتا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبۂ تحمید سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر تشریف لائے تو تین پیالے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گے ایک پانی کا اور ایک دودھ کا اور ایک شراب کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ اختیار کیا۔ جبریل امیںؑ نے کہا آپ نے دین فطرت کو اختیار کیا ہے اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی اور اگر آپ پانی کو اختیار کرتے تو آپ کی اُمت غرق ہو جاتی۔

☆ فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت آمنہؓ کے پاس موجود تھی تو اس وقت یہ دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا اور دیکھا کہ آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں یہاں تک کہ مجھ کو یہ گمان ہوا

کہ یہ ستارے مجھ پر آ گریں گے عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے۔

☆ ایک حدیث میں وارد ہے کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں ایک اس شخص پر جس سے نمازی کسی معقول وجہ سے ناراض ہوں اور وہ امامت کرائے دوسرے اس عورت پر جس کا خاوند اس سے ناراض ہو تیسرے اس شخص پر جو اذان کی آواز سنے اور جماعت میں شریک نہ ہو۔

☆ عمدہ لباس کے حریص کفن کو یاد رکھ۔ عمدہ مکان کے شیدائی قبر کا گڑھا مت بھول، عمدہ غذاؤں کے دلدادہ کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا یاد رکھ۔

دنیا میں پہننے کو تو بیسیوں تھے جوڑے
راز آج کھل گیا ہے تیرے اصلی پے رہن کا
تیرے پارچات میں سے تیرے کام کچھ نہ آیا
بازار سے خریدا کپڑا تیرے کفن کا
سوئی کی نوک جتنا سوراخ تک نہ چھوڑا
ہے خوفناک کتنا منظر تیرے دفن کا

خاموشی:

عبادت ہے بغیر محنت کے، ہیبت ہے بغیر سلطنت کے، قلعہ ہے بغیر دیوار کے، فتحیابی ہے بغیر ہتھیار کے، آرام ہے کراماً کاتبین کا، قلعہ ہے مومنین کا، شیوہ ہے عاجزوں کا، دبدبہ ہے حاکموں کا، مخزن ہے حکمتوں کا، جواب ہے جاہلوں کا۔

روایت:

جو کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے قبر میں اس کے پہلو پر مینہ کے

قطروں کی مانند آتش کی چنگاریاں برسیں گی۔

☆ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے حجر اسود میں تجھ کو جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن خدا کی قسم اگر میں اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو کبھی بھی تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔

☆☆☆

حضرت عمرؓ اور خوفِ خدا

دور تھا حضرت عمرؓ کا، بہترین انصاف کا ۔۔۔ ہے زمانہ معترف جن کے عظیم اوصاف کا
تھا کیا تقسیم حضرت عمرؓ نے اوقات کو ۔۔۔ کچھ عمل تھے دن کو کرتے کچھ تھے کرتے رات کو
شخص تھا آیا جو اپنا مال تھا کھویا ہوا ۔۔۔ وہ حضرتِ عمرؓ سے تھا اس طرح گویا ہوا
اے امیر المومنین، فلاں شخص کو بلوایئے ۔۔۔ اس کے ذمے میرا حق ہے مجھ کو وہ دلوایئے
ایک کوڑا مار کر حضرت عمرؓ نے یہ کہا ۔۔۔ اس قسم کے فیصلوں کا وقت تو ہے دوسرا
کیوں اُسے مارا دفعتاً عمرؓ کو آیا خیال ۔۔۔ اے عمرؓ تیرا بروزِ حشر ہوگا کیسا حال
وقت کے تھے بادشاہ حضرت عمرؓ ابن خطاب ۔۔۔ لگے کرنے تھے وہ اپنے آپ کو ایسے خطاب
تو کمینہ تھا تجھے عزت خدا نے کی عطا ۔۔۔ مسلمانوں کا بنایا ہے خدا نے بادشاہ
لوگ آتے ہیں تمہارے پاس لیکر فیصلہ ۔۔۔ اے عمرؓ کچھ ہوش کر تو کیوں ہے اُن کو مارتا
جب خدا پوچھے گا تو کیا دو گے تم اُس کا جواب ۔۔۔ یہ کہا اور بہت روئے تھے عمرؓ ابن خطاب
کوڑا حضرت عمرؓ نے دیکر تھا پھر اس کو کہا ۔۔۔ مار لے تو مجھ کو صاحب تاکہ ہو بدلہ ادا
کہا امیر المومنین ہوں معاف کرتا آپ کو ۔۔۔ ہے دعا میری کہ اللہ معاف کر دے آپ کو
حکیم سوچ اس بات کو کہ کیسے تھے مسلم امیر ۔۔۔ دنیا بھر میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی نظیر

☆ تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے جن سے آٹھ پیغمبروں کی پیروی ہوتی ہے۔

(۱) یعنی تصوف میں سخاوت حضرت ابراہیمؑ کی ہو۔

(۲) رضا حضرت اسمعیلؑ کی ہو۔

(۳) صبر حضرت ایوبؑ کا ہو۔

(۴) اشارات حضرت زکریاؑ کے ہوں۔

(۵) غربت حضرت یحییٰؑ کی ہو۔

(۶) سیاحت حضرت عیسیٰؑ کی ہو۔

(۷) لباس حضرت موسیٰؑ کا ہو۔

(۸) فقر خاتم الانبیاء سرورِ دو عالم محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔

☆ لوگوں نے ایک دفعہ حضرت ابراھیم ادھم سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دُعائیں قبول نہیں فرماتا؟ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ تم خدا کو جانتے اور مانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ رسول اللہ کو پہچانتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے قرآن کریم پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر نہیں کرتے جانتے ہوئے بھی کہ بہشت اطاعت کرنے والوں کے لئے ہے مگر اس کی طلب نہیں کرتے جانتے ہو کہ دوزخ گنہگاروں کے لئے ہے مگر اس سے نہیں ڈرتے شیطان کو دشمن سمجھتے ہو مگر اس سے بھاگتے نہیں بلکہ اس سے دوستی کرتے ہو۔ عزیز واقارب کو اپنے ہاتھوں سے زمین میں دفن کرتے ہو مگر عبرت نہیں پکڑتے موت کو برحق جانتے ہو مگر عاقبت کا کوئی سامان نہیں پکڑتے بلکہ دنیا کا سامان جمع کرتے ہو اپنی بُرائیوں کو ترک نہیں کرتے لیکن دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو بھلا ایسے شخص کی دُعا کیسے قبول ہو؟

☆ صدیق اکبرؓ سے ان کے لڑکے نے اسلام لانے کے بعد کہا کہ ابا جان جنگ کے اندر فلاں موقع پر آپ میری تلوار کی زد میں آگئے تھے میں نے صرف باپ سمجھ کر آپ کو چھوڑ دیا تھا۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر تو میری تلوار کی زد میں آجاتا تو اللہ کے حکم کی وجہ سے میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔

☆ ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں۔

☆ ایک حدیث میں آیا ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات میں عبادت کیلئے بیدار رہنے والا قیامت کے دن کی دہشتوں سے محفوظ رہے گا۔

مشابہت:

جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اُسی میں سے ہے۔ (ابو داؤد) یعنی اُس قوم کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔

مشابہت غیر اقوام کی خواہ بول چال میں ہو کھانے پینے کے طریقہ میں ہو بال رکھنے میں ہو لباس میں ہو یا معاشرت میں سب حرام ہے اور قوم کا فرین سے مشابہت ہو یا فاسقین سے۔ اس طرح فیشن کی بھی ممانعت ہوئی ایک اور ارشاد ہے۔ وضع قطع میں یہود و نصاریٰ (غیر مسلمین) کی مخالفت کرو۔ (بخاری ومسلم)

وضع میں ہو انصار تمدن میں ہنود
یہ وہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائے یہود

حقوقِ والدین:

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور اُن کی کسی قسم کی بے ادبی نہ کرو اُن کو اُف تک نہ کہو نہ اُنہیں جھڑکو بلکہ اُن سے نہایت ادب کے ساتھ بات کرو اور اُن کے سامنے نرمی کے ساتھ جھکے رہو۔ (سورہ بنی اسرائیل)

☆ انسان کے اچھے سلوک کی سب سے زیادہ حق دار ماں ہے...... پھر اُس کا باپ ماں باپ کی خدمت ثواب میں جہاد کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم) جائز امور میں ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا مرنے کے بعد بھی اُن کے لیئے دُعا استغفار کرتے رہیں۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

☆☆☆

دو دوست

دو تھے دوست اور دونوں کی بہت تھی دوستی
اور دونوں ہی خدا کے فضل سے تھے مسلمان

ایک ان میں علمِ دیں سے مطلقاً تھا بے خبر
خوش بخت تھا دوسرا کیونکہ وہ تھا حافظِ قرآن

دونوں قبرستان سے گزرے بہت مغموم تھے
کیونکہ تھے مدفون دونوں کے یہاں پر ابا جان

اپنی اپنی قبروں پر دونوں کھڑے تھے درد سے
ایک تو خاموش تھا اک پڑھتا اللہ کا قرآن

جو ناواقف دین سے تھا اس طرح گویا ہوا
کیا پڑھوں تیری قبر پر کیا کروں تجھ پر احسان

کاش ہوتا زندگی میں دیں سکھلایا مجھے
تاکہ میں بھی جانتا کیا ہے میرا دین و ایمان

میں بھی تیرے واسطے پھر نیکیاں کرتا ایصال
جس طرح ایصال کرتا ہے میرا دوست قرآن

خوشی ہوتی ہے انہیں ہیں جن کو ملتی نیکیاں
جس کو نہ بھیجے گا کوئی بہت ہوگا پریشان

سوچے گا کہ کاش میں اولاد کو پڑھواتا دین
نیکیاں مجھ کو بھی ملتیں نہ میں ہوتا پشیمان

کامیاب وکامراں انہوں نے ہونا ہے حکیم
اپنی اولادوں کو جو بھی دین کی دیں گے تعلیم

دادا پوتا

وقت تھا دوپہر کا گزرے تھے قبرستان سے
اک قبر پر ہم نے دیکھا اک کھڑا تھا نوجوان

چہرہ تھا مغموم اور تھا انتہائی فکر مند
پُردرد آواز میں پڑھتا تھا اللہ کا قرآن

ہم نے پوچھا نوجواں یہ قبر کس صاحب کی ہے
فکر سے بولا ہے اس میں دفن میرا دادا جان

کہا ہم نے صاحبزادے بہت ہی ہو ہونہار
نظر آتا ہے کہ اپنے دادا کے ہو قدر دان

بولا کیوں نہ قدر دانی ہو میرے دل میں حضور
ہے حفظ کروانے والا مجھ کو دادا مہربان

مجھ کو تھے فرمایا کرتے بھولنا نہ میری بات
جب میں مرجاؤں تو میری قبر پر پڑھنا قرآن

کرم فرمایا میرے دادا نے کروایا حفظ
زندگی بھر میں نہیں بھولوں گا دادا کا احسان

جتنے قبروں میں پڑے ہیں سوچتے ہونگے کیا
جب قبر پر اپنے دادا کی میں پڑھتا ہوں قرآن

کہتے ہونگے گر پڑھاتے دین ہم اولاد کو
پھر نہ ہم مایوس ہوتے نہ ہی ہوتے پریشان

اپنی ہم اولاد کو قرآن پڑھوائیں حکیم
ورنہ جا کہ قبر میں ہونا پڑھے گا پشیمان

ماں بیٹا

دیندار لقماں نے بیٹے سے کیا اک دن سوال
میرے بیٹے ایک دن ہو جائے گا میرا وصال

بعد میرے مرنے کے بیٹے بتاؤ تم مجھے
کس طرح سے نیکیاں مجھ کو کرو گے تم ایصال

بیٹا بولا ایک دن طالب علم منگوائیں گے
ان سے پڑھوا کر سپارے ثواب کر دینگے ایصال

ماں نے ٹھنڈی سانس لی اور پُردرد ہو کر کہا
کون جانے گا قبر میں بیٹے تیری ماں کا حال

دیکھ کر ماں کو پریشاں بیٹے نے پوچھا حضور
کس طرح سے ہونا چاہیئے آپ کا ہے کیا خیال

بیٹے چاہتی ہوں کہ تم قرآن کے حافظ بنو
ہیں ہمیشہ یاد کرتے اپنے ہی اہل وعیال

رات کی تنہائیوں میں یاد آؤں جب تمہیں
پڑھ کے تم قرآن اپنی ماں کو کر دو گے نہال

کرو گے قرآن پڑھ کر نیکیاں مجھ کو ایصال
میں دعا گو ہونگی یا رب ہو میرا بیٹا خوشحال

کیا پڑی ہے کسی کو کہ نیکیاں بھیجے مجھے
نیکیاں تو بھیجتے ہیں بندے کے اہل وعیال

پیشکش جب ماں نے کی تو ہوگیا بیٹا تیار
کرلیا تھا حفظ قرآن اس نے بافضل جلال

دنیا بھر کے مومنین سے ہے میری یہ التجا
دین کی تعلیم دو اولاد کو تم باکمال

فضیلتِ قرآن کو اس وقت سمجھو گے حکیم   جب ملے گا تجھ کو دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال
اے مسلماں بیبیو تم بھی کرو اس کا خیال   علمِ دیں سے تم بناؤ اپنے بچے باکمال

دنیا کی زندگی:

قیامت کے روز جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اُٹھیں گے تو اُن کا اندازہ ہوگا کہ ہم ایک آدھ روز دنیا میں رہے۔ (مؤمنون)

المختصر آج یہاں، کل وہاں

حق العباد:

جس شخص نے کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً لی ہوگی۔ قیامت کے روز اُتنی زمین کے ساتوں طبق اُس کے گلے میں ڈالے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم) یعنی سخت عذاب دیا جائے گا۔ بندوں کے حقوق دنیا ہی میں ادا کر دینے چاہئیں۔

عام گناہ

(۱) جھوٹ بولنا (۲) غیبت کرنا۔ (۳) گالی دینا (۴) وعدہ خلافی کرنا۔ (۵) گانا بجانا سُننا (۶) داڑھی نہ رکھنا (۷) جان دار کی تصویر بنانا بیچنا، استعمال کرنا (۸) فضول رسم ورواج کی پابندی کرنا۔ (۹) غیر مسلموں کا طریقہ اختیار کرنا۔
یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔

☆ دو گناہ ایسے ہیں بندہ مرتے دم تک کرتا رہتا ہے۔

(۱) بُری نگاہ سے دیکھتا رہتا ہے۔

(۲) زبان سے غلط بول بولتا رہتا ہے۔

مسئلہ: آنحضرتؐ کا اسم مبارک جب جمعہ کی دوسری اذان اور خطبہ میں آئے تو

دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔ (بحر) نیز دل میں دُعا مانگ لینا بھی جائز ہے۔ (مگر زبان کو حرکت نہ ہو (شامی) مسئلہ پہلا خطبہ سُننے کے وقت دونوں ہاتھ باندھ لینا اور دوسرا خطبہ سُننے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لینا بے اصل بات ہے۔ (اغلاط العوام)

مسئلہ ہفتہ وار حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، لبیں کٹانا ناک بغل اور ناف کے نیچے کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ (ردالمختار)

☆ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ ارشاد فرمایا کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے مجھے نہیں دیکھا اور وہ مجھ پر ایمان لایا۔

☆ بدبخت لوگ:

کافر، مشرک، منافق، مُرتد، بدعتی اور ہر وہ شخص جو رحمٰن کی راہ چھوڑ کر شیطان کی راہ پر چلے۔

☆ نیک بخت لوگ

شریعت اور سنت پر عمل کرنے والے مسلمان

☆ دنیا کے لئے اتنا کام کر جتنا تو اِس میں رہے گا اور آخرت کے لئے اتنا کام کر جتنا کہ تو وہاں رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتنا کام جتنا کہ تو اُس کا محتاج ہے اور دوزخ کے لئے اتنا کام کر جتنا کہ تو اُس کے عذاب کو برداشت کر سکتا ہے۔ اس ذات سے مانگ جو کسی کی محتاج نہیں۔ (خطوط امام غزالیؒ)

بوڑھوں کا تجربہ، جوانوں کا جوش یہ دونوں مل کر اللہ کے دین کی محنت کریں تو دین انشاء اللہ اللہ کے حکم سے پھیلتا جائے گا۔

حیرت انگیز معلومات:

(۱) اللہ کے حرف چار — (۲) محمدؐ کے حرف چار
(۳) رسول کے حرف چار — (۴) قرآن کے حرف چار
(۵) مسجد کے حرف چار — (۶) کلمہ کے حرف چار
(۷) نماز کے حرف چار — (۸) روزہ کے حرف چار
(۹) زکوۃ کے حرف چار — (۱۰) جہاد کے حرف چار
(۱۱) نکاح کے حرف چار — (۱۲) طلاق کے حرف چار
(۱۳) دنیا کے حرف چار — (۱۴) آخرت کے حرف چار
(۱۵) بہشت کے حرف چار — (۱۶) جہنم کے حرف چار
(۱۷) محمدؐ کے یار چار — (۱۸) بڑے فرشتے چار
(۱۹) آسمانی کتابیں چار

☆ حضرت ابوبکرؓ صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِہٖ یعنی جو کوئی بُرا کام کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ والی آیت کے بعد اعمال کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ ہم نے جو بھی بُرا کام کیا ہے اُس کا بدلہ ہمیں ضرور ملے گا۔

☆ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے کیا تم بیمار نہیں ہوتے؟ کیا تم کبھی تھکتے نہیں؟ کیا تمہیں کبھی کوئی غم نہیں آتا؟ کیا تمہیں کبھی کوئی مشقت نہیں اُٹھانی پڑتی؟ کیا تمہیں کبھی کوئی مصیبت پیش نہیں آتی؟ میں

نے عرض کیا جی یہ سب کچھ پیش آتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہی گناہوں کا بدلہ ہے۔ جو تمہیں دنیا میں مل رہا ہے۔

حکایت: سنا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ایک مومن اور ایک کافر کی جان نکالنے کے لئے بھیجا اور کہا کہ کافر مچھلی کھا رہا ہے۔ جب مچھلی کھا چکے تو اُس کی جان نکالنا اور مومن پیاسا ہے اس کے پاس پانی کا گڑھا پڑا ہوا ہے وہ توڑ دینا تاکہ وہ پانی نہ پی سکے اور پیاسے کی جان نکال لینا۔ فرشتوں کو تجسس ہوا اور رب کریم سے وجہ پوچھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کافر کی ایک نیکی باقی تھی میں نے مچھلی کھلا کر اس کی اُس نیکی کا صلہ بھی عطا کر دیا تاکہ جب میرے پاس آئے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو جبکہ مومن کے ذمہ ایک گناہ تھا اسے پیاسا مار کر وہ بھی معاف کر دیا تاکہ جب میرے پاس آئے تو مومن کے ذمے کوئی گناہ نہ ہو۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریمؐ کی خدمت میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن مخلوق کا حساب کون لے گا؟ حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس دیہاتی نے کہا رب کعبہ کی قسم! پھر تو ہم نجات پا لیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا اے دیہاتی وہ کیسے؟ اُس دیہاتی نے کہا کیونکہ کریم ذات جب کسی پر قابو پا لیتی ہے تو معاف کر دیتی ہے۔

☆ حضرت جعفر رضی اللہ کہتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضورؐ کے چند بال مبارک رکھے ہوئے تھے۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا جب بھی میرا کسی لشکر سے مقابلہ ہوتا ہے اور یہ ٹوپی میرے سر پر ہوتی ہے تو مجھے فتح ضرور عطا ہوتی ہے۔

صحابہ کرامؓ کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنے سے دشمنوں کے بالا خانوں کا ہل جانا:

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ سوال کیا تھا کہ میری اولاد میں سے جتنے نبی ہوں گے وہ مجھے دکھا دیں۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی یہ تصویریں حضرت آدمؑ پر اُتاری تھیں اور سورج ڈوبنے کی جگہ کے پاس جو حضرت آدمؑ کا خزانہ تھا اِس میں یہ تصویریں رکھی ہوئی تھیں جن کو وہاں سے نکال کر ذوالقرنین نے حضرت دانیال علیہ السلام کو دی تھیں۔ (دور صدیقی میں)

☆ حضرت ہشام بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں بادشاہ ہرقل کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لیئے بھیجا گیا۔ چنانچہ ہم سفر پر روانہ ہوئے اور دمشق کے غوطہ مقام پر پہنچے ہم نے جَبَلَہ (شاہ غسان) کو اسلام کی دعوت دی اُس نے کالے کپڑے پہنے ہوئے تھے ہم نے اُس سے کہا آپ نے یہ کالے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں؟ اُس نے کہا میں نے یہ کپڑے پہن کر قسم کھائی ہے کہ جب تک تمہیں ملک شام سے نکال نہ دوں یہ کپڑے نہیں اُتاروں گا۔

ہم نے کہا اللہ کی قسم تمہارے بیٹھنے کی اِس جگہ کو بھی ہم تم سے لے لیں گے بلکہ شاہ روم کا ملک بھی لے لیں گے۔ ہمیں یہ بات ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ اُس نے کہا تم وہ لوگ نہیں ہو جو ہم سے ہمارا ملک چھین لیں بلکہ وہ تو وہ لوگ ہوں گے جو دن کو روزے رکھتے ہوں گے اور رات کو عبادت کرتے ہوں گے تو بتاؤ تمہارے روزے کس طرح ہیں؟ ہم نے اُس کو روزے کے بارے میں بتایا تو اُس کا سارا چہرہ سیاہ ہوگیا پھر اُس نے ہمارے ساتھ اپنا قاصد بھیجا شاہِ روم کے پاس جب ہم شہر کے قریب پہنچے تو قاصد نے کہا کہ آپ لوگوں کی یہ سواریاں بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہوسکتیں۔ اگر آپ لوگ کہیں تو ہم سواری کے لئے ترکی گھوڑے اور خچر دے دیں۔ ہم نے کہا اللہ کی قسم ہم تو اِن ہی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔

چنانچہ ہم تلواریں لٹکائے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے بالا خانے تک پہنچ گئے ہم نے بالا خانہ کے نیچے اپنی سواریاں بٹھا دیں وہ ہمیں دیکھ رہا تھا۔ پھر ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو اللہ جانتا ہے کہ وہ بالا خانہ ہلنے لگا اور ایسے ہل رہا تھا جیسے درخت کی ٹہنی کو ہوا ہلا رہی ہو ہرقل نے ہمارے پاس پیغام بھیجا کہ تم لوگوں کو اِس بات کی اجازت نہیں ہے کہ تم اپنے دین کی باتیں ہمارے سامنے زور سے کہو پھر اُس نے پیغام بھیجا کہ اندر آ جاؤ ہم اس کے پاس اندر گئے وہ اپنے قیمتی بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے پاس روم کے تمام جرنیل اور سپہ سالار بیٹھے ہوئے تھے اُس کی مجلس میں ہر چیز سُرخ تھی اُس کے کپڑے بھی سُرخ تھے ہم اُس کے قریب گئے تو وہ ہنسنے لگا اور کہنے لگا اگر آپ لوگ مجھے ویسے ہی سلام کرتے جیسے آپس میں کرتے ہو تو اس میں کیا حرج تھا؟

ہم نے کہا جس طرح ہم آپس میں سلام کرتے ہیں اس طرح آپ کو سلام کرنا ہمارے لئے جائز نہیں اُس کے پاس ایک آدمی تھا جو ترجمانی کر رہا تھا پھر اُس نے پوچھا آپ لوگوں کا سب سے بڑا کلام کیا ہے۔ ہم نے کہا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ جانتا ہے۔ ان کلمات کے کہتے ہی وہ بالا خانہ پھر ہلنے لگا۔ اُس نے کہا میری آرزو یہ ہے کہ آپ لوگ جب بھی یہ کلمات کہیں تو آپ لوگوں کی ہر چیز ہلنے لگے چاہے مجھے اس کے لیئے اپنا آدھا ملک دینا پڑے ہم نے کہا کیوں؟ اُس نے کہا اس لئے کہ اگر ایسا ہو جائے تو پھر یہ نبوت کی نشانی نہ ہوگی بلکہ لوگوں کی شعبدہ بازی میں سے ہوگا۔ پھر اس نے بہت سے سوالات کیئے جن کے ہم نے جوابات دیئے پھر اُس نے کہا آپ لوگوں کے نماز روزے کس طرح ہوتے ہیں؟ اس کی ہم نے تفصیل بتائی پھر اس نے کہا اب آپ لوگ اُٹھیں اور چلے جائیں پھر اِس کے حکم دینے پر ہمیں بہت عمدہ مکان میں ٹھہرایا گیا اور بہت

زیادہ مہمانی کا اہتمام کیا گیا۔ ہم وہاں تین دن ٹھہرے رہے پھر ایک رات اُس نے ہمارے پاس پیغام بھیجا ہم اس کے پاس گئے اُس نے کہا اپنی بات دوبارہ کہو ہم نے اپنی ساری بات کہہ دی پھر اُس نے ایک چیز منگوائی جو بڑی چوکور پٹاری کی طرح تھی اور اُس پر سونے کے پانی کا کام کیا ہوا تھا۔ اِس میں چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے۔ جن کے دروازے تھے اُس نے تالا کھول کر ایک خانہ کھولا اور اس میں کالے رنگ کے ریشم کا ایک کپڑا نکالا اُسے ہم نے پھیلایا تو اس پر ایک آدمی کی سرخ رنگ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ بادشاہ نے کہا کیا آپ لوگ اسے پہچانتے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں اُس نے کہا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر اس نے دوسرا دروازہ کھول کر کالے ریشم کا ایک کپڑا نکالا جس پر سفید تصویر بنی ہوئی تھی۔ اُس نے کہا کیا آپ لوگ اسے پہچانتے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں اُس نے کہا یہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر اُس نے ایک اور دروازہ کھول کر کالے ریشم کا ایک کپڑا نکالا اس پر ایک آدمی کی تصویر تھی اُس نے کہا کیا آپ لوگ اسے پہچانتے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں اس نے کہا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر اُس نے ایک اور دروازہ کھولا اس میں سفید تصویر تھی اللہ کی قسم وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی اس نے کہا کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم خوشی کے مارے رونے لگے اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ایک دم اُٹھا اور کچھ دیر کھڑا رہا پھر بیٹھ گیا پھر کہا اللہ کی قسم یہ وہی ہیں ہم نے کہا ہاں بے شک یہ وہی ہیں گویا کہ آپ ان کو یہی دیکھ رہے ہیں پھر کچھ دیر وہ اسی تصویر کو دیکھتا رہا پھر کہنے لگا یہ تصویر تھی تو آخری خانے میں لیکن میں نے آپ لوگوں کا امتحان لینے کے لئے ذرا جلدی نکال لی تا کہ پتہ چلے کہ آپ لوگوں کی معلومات کیا ہیں۔

☆ پھر اِس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے حضرت لوط علیہ السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے اسماعیل علیہ السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے داؤد علیہ السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی تصویر نکالی۔
☆ پھر اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر نکالی۔

پھر ہرقل نے کہا غور سے سنیں اللہ کی قسم اس کے لیئے میں دل سے تیار ہوں کہ میں اپنے ملک کو چھوڑ دوں اور آپ لوگوں میں جو اپنے غلاموں کے ساتھ سب سے برا سلوک کرتا ہو میں اس کا مرتے دم تک کے لیئے غلام بن جاؤں۔ لیکن اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار نہیں پھر اُس نے بہت عمدہ تحفے دے کر ہمیں رخصت کیا۔

☆ جب ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ہم نے ان کو ساری کارگزاری سنائی ہرقل نے ہمیں جو کچھ دکھایا جو کچھ کہا اور جو تحفے دیئے وہ سب ہم نے ان کو بتا دیئے۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور فرمایا یہ بے چارہ ہرقل مسکین ہے اگر اللہ کا اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ ہوتا تو یہ بھلائی کا کام کر لیتا یعنی اسلام میں داخل ہو جاتا اور حضرت ابوبکرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ حضورؐ علیہ السلام نے ہمیں بتایا تھا کہ یہود و نصاریٰ کی کتابوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حُلیہ مبارک اور صفات وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

☆دور دراز علاقوں تک صحابہ کرامؓ کی آواز کا پہنچ جانا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُن کا امیر ایک آدمی کو بنایا جنہیں ساریہؓ کہا جاتا تھا ایک دفعہ حضرت عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دم انہوں نے تین مرتبہ پُکار کر کہا اے ساریہؓ لشکر کو لے کر پہاڑ کی طرف ہو جاؤ پھر اُس لشکر کا قاصد آیا حضرت عمرؓ نے اُسی سے حالات پوچھے اُس نے کہا اے امیر المومنین ہمیں شکست ہو رہی تھی کہ اتنے میں ہم نے ایک بلند آواز تین مرتبہ سُنی اے ساریہؓ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ چنانچہ ہم نے اپنی پُشتیں پہاڑ کی طرف کر دیں جس پر اللہ نے کفار کو شکست دے دی پھر لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا آپ ہی نے تو بلند آواز سے یہ کہا تھا۔

☆حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ سے نکل کر آئے تو ایک بستی کو جا رہے تھے۔ راستے میں ایک کمہار مٹی کے گھڑے بنا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے کہا یونس علیہ السلام سے کہ اِس کمہار کو کہو ایک گھڑا توڑ دے تو یونس علیہ السلام نے کہا بھائی کمہار یہ گھڑا توڑ دو کمہار کہنے لگا وہ کیوں خود بنایا ہے اور خود ہی توڑ دوں یونس علیہ السلام نے کہا یا اللہ یہ تو نہیں توڑتا پھر اللہ تعالیٰ نے کہا یونسؑ سے وہ مٹی کا گھڑا بنا کے توڑنے کو تیار نہیں تو یونسؑ تو مجھ سے میرے بندے مروانا چاہتا تھا۔

☆ ہماری اماں عائشہ صدیقہؓ حضورؐ کے قریب لیٹی ہوئی تھی اور آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر جتنے ستارے ہیں اتنی نیکیاں بھی کسی کی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں حضرت عمرؓ بن خطاب کی ہیں۔ پھر اماں جان نے عرض کی کہ اس سے بھی زیادہ کسی کی نیکیاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ابوبکر صدیقؓ کی ایک

رات کے نیکیاں اِس سے زیادہ ہیں۔

☆ ایک صحابیؓ بڑی سوچ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بڑے پیغمبر ہیں گھر میں گم سُم رہتے ہوں گے اُس صحابیؓ نے ہماری اماں عائشہؓ صدیقہ سے عرض کی اماں جان حضورؐ گھر میں کیسے رہتے ہیں تو ہماری اماں جان نے ارشاد فرمایا۔ ہنسنے والے ہنسانے والے کھیلنے والے کھیلانے والے مسکرانے والے۔ اپنے اُونٹ کو خود چارا ڈالنے والے خود اپنے کپڑے دھونے والے خود اپنا جوتا گانٹھنے والے خود گھر میں جھاڑو دینے والے اور خود آٹا گوندھنے والے اور خود جانور کا دودھ دوہنے والے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ۶۱ سال کی عمر میں ایک بیٹا دیا حضرت ماریہؓ کے بطن سے پیدا ہوا ایک صحابیؓ نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک اُونٹنی انعام میں عطا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیٹے کا نام ابراہیمؑ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیمؑ کے لئے مدینہ کے تین میل دور پُر فضا جگہ پر بیٹے کی پرورش کا انتظام کیا دو یا تین دن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر جاتے اور بچے کو گود میں لے کر پیار کرتے آہستہ آہستہ بیٹا بڑا ہوتا گیا جب ۱۸ ماہ کا ہوا تو ایک دم بیماری نے ان کو آن لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ یا رسول اللہ ابراہیم آخری دموں میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی سے بڑی تیزی سے نکلے اور صحابہؓ بھی ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیزی ایسی تھی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کو پر لگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر کے اندر داخل ہوئے تو ابراہیمؑ کو گلے لگایا اور پھر ابراہیمؑ کی طرف دیکھا تو آنکھیں چار ہوئی اور پھر ابراہیم نے آنکھیں بند کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں چھلک پڑی پھر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابراہیم بڑا دُکھ دے جا رہے ہو پھر جنازہ کو قبرستان لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابراہیم کو قبر میں اتارو خود قبر کے سرہانے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابراہیم بڑا غم دے کر جا رہے ہو۔

نماز کی شرطیں:

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔ (۳) ستر چھپانا۔ (۴) جگہ کا پاک ہونا۔ (۵) نماز کا وقت ہونا۔ (۶) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ (۷) نیت یعنی نماز کا ارادہ کرنا۔

نماز کے ارکان:

تکبیر تحریمہ کہنا (۳) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا (۳) قرات یعنی قرآن شریف پڑھنا (۴) رکوع کرنا۔ (۵) دونوں سجدے کرنا (۶) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

وضو کے فرض:

(۱) مُنہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

وضو کی سنتیں:

(۱) وضو کی نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ کہنا۔ (۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا (۵) ناک میں پانی ڈالنا (۶) کُلی کرنا (۷) ہر عُضو کو تین بار دھونا (۸) داڑھی کا خلال کرنا۔ (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

(۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا (۱۱) کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھوے۔

غسل کے فرض:

(۱) کُلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) تمام بدن پر پانی بہانا۔

غسل کی سنتیں:

(۱) غسل کی نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۳) استنجا کرنا اور بدن پر جس جگہ نجاست لگی ہو اُسے پاک کرنا۔ (۴) وضو کرنا (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

تیمّم کے فرض:

(۱) نیت کرنا۔ (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا (۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کرنا کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرنا۔

فضائل مسواک:

(۱) مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

(۲) پل صراط پر سے جلدی گزر جائے گا۔

(۳) حُوروں کے حسن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۴) زنا سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

(۵) مسواک کرنے سے 70+75+77+99+400 سو گنا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ (یہ ثواب اخلاص اور سنت پر موقوف ہے)

(۶) مسواک کرنے سے روح آسانی نکل جاتی ہے۔

(۷) مسواک کرتے وقت یہ نیت ہونی چاہیئے کہ میں قرآن ، نماز ، ذکر کرنے کے لئے کر رہا ہوں۔

(۹) مسواک کو کھڑا رکھنا چاہیئے۔

(۱۰) مسواک کو دھو کر رکھنا چاہیئے ورنہ شیطان اس کو استعمال کرتا ہے۔

(۱۱) مسواک کو چوسا نہ جائے اس سے وسوسہ اور اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔

(۱۲) مٹھی سے دبا کر مسواک نہ کی جائے اس سے بواسیر ہو سکتی ہے۔

صفت ایمان مفصل:

میں اللہ پر ایمان لایا۔ اُس کے فرشتوں پر ایمان لایا، اُس کی کتابوں پر ایمان لایا۔ اُس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ قیامت کے دن پر ایمان لایا۔ اچھی بُری تقدیر پر ایمان لایا اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر ایمان لایا۔

صفت ایمان مجمل:

میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیا اس کے سارے حکموں کو زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق کی ہے۔

☆ تمام ضرورتوں کو پورا کیئے جانے کا مجرب نسخہ

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم کثرت سے پڑھا جائے بغیر قید تعداد

دُعا:

نبی کریمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تم بستر پر لیٹتے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ھو اللہ پڑھ لو تو موت کے سوا ہر چیز سے حفاظت میں رہو گے۔

دعا:

حضورؐ نے ارشاد فرمایا اے معاذؓ میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم نماز کے بعد یہ دُعا کبھی نہ چھوڑنا ہمیشہ مانگنا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ

دعا:

ایک حدیث میں ہے کہ جس کام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

دعا:

حضرت انس بنؓ مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی بیت الخلاء میں بیٹھے تو اس کا بسم اللہ پڑھنا جنوں کی آنکھوں اور انسان کی شرم گاہ کے درمیان آڑ ہے۔

☆ برہنہ ہونے سے پہلے ہی بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے : بیت الخلاء کی دُعا کے ساتھ ہی پڑھ ایک روایت میں ہے کہ جب تم وضو کیا کرو تو بسم اللہ والحمد اللہ کہہ لیا کرو تو جب تک تمہارا وضو رہے گا تمہارے محافظ فرشتے کراماً کاتبین تمہاری نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

☆ دعا:...... حضرت عثمان بنؓ عفان بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی دوسرا کلمہ مکمل پڑھے تو وہ وضو سے اس حال میں اُٹھتا ہے کہ اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ

آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا ہو۔

☆ دعا:...... حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے وقت یہ دُعا پڑھتا ہے۔ لَا إِلٰهَ اللّٰهُ وَاللّٰه اَکبرُ تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن (یعنی اس شخص) کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کر دیتے ہیں۔

☆ دعا:...... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور وضو کو کامل طریقے سے کیا پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھی۔

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَ أَتُوبُ إِلَیْکَ تو ان الفاظ کو ایک پرچہ پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک لگی رہے گی اور اس دن سے پہلے توڑی نہیں جائے گی۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن جب تک ان کلمات کا بدلہ نہیں ملے گا۔ اس وقت تک اس کی مہر نہیں توڑی جائے گی۔

☆ دعا...... ایک روایت میں ہے کہ جو شخص صبح شام سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے سو مرتبہ حج کیا ہو۔

☆ مؤذن کو قبر میں کیڑے نہیں کھائیں گے۔ جتنے لوگ مؤذن کے ساتھ نماز پڑھیں گے سب کا ثواب موذن کو ملے گا اور رحمٰن کا ہاتھ مؤذن کے سر پر ہوتا ہے موذن قبر سے اذان کہتا ہوا اُٹھے گا۔

دعا...... حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھا کروں۔

فائدہ معوذتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو کہتے ہیں۔ ان کے ساتھ قل ہو اللہ اور قل یا ایھا الکافروں بھی ملا لیں تو اچھا ہے کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے۔

تین چیزیں ہیں جو شخص (ان میں سے کسی کو ایمان کے ساتھ لگائے گا۔) جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل کیا جائے گا۔

(۱) جو شخص اپنے قاتل کو معاف کر دے۔

(۲) چھپے ہوئے قرضہ کو ادا کرے (یعنی جو قرضہ کسی کو معلوم نہ ہو۔)

(۳) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد قل ہو اللہ پڑھے۔

☆ حضرت مسلم بن حارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا تم صبح کی نماز کے بعد بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ

اگر تم اس دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جہنم سے حفاظت فرمائیں گے ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ مغرب کے بعد پڑھو گے تو اگر تو تم رات کو مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جہنم سے حفاظت فرمائیں گے۔

☆ دودھ پی کر یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

☆ حضرت دوید رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تیل لگائے اور (تیل لگاتے وقت) بسم اللہ نہ پڑھے تو اس کے ساتھ ستر شیطان تیل لگاتے ہیں۔

دعا: حضرت انس بنؓ مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب کسی شخص کا ہاتھ پکڑتے اور پھر اس سے جدا ہوتے یہ دعا ضرور پڑھتے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ف: اس دُعا میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کے بارے میں مفسرین کے تین سو قول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جو شخص سلام سے پہلے بات شروع کرے اس کو جواب نہ دو۔ یعنی ملاقات کے وقت آتے ہی پہلے

سلام کرنا چاہیئے۔

دعا...... بحرانی کی روایت میں ہے کہ جو چھینک کے بعد الحمد للہ کہے تو اس کو پیٹ اور داڑھ اور کان میں کبھی درد نہیں ہوگا۔ لیکن نماز پڑھتے وقت چھینک آئے تو الحمد للہ نہیں کہنا چاہیے۔

دو وقت دعائیں رد نہیں ہوتی ہیں۔ (۱) اذان کے وقت (۲) بارش کے نیچے۔

دعا: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا آدمی کا کپڑے اُتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا جنوں کی آنکھوں اور آدمیوں کی شرمگاہ کے درمیان آڑ ہے۔

دعا...... ایک حدیث میں ہے کہ جو دن میں سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھے اس کو کبھی فقر نہیں آئے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ ۹۹ بیماریوں سے شفاء اور سب سے کم بیماری فقر ہے۔

(۱) جو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے گا وہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

(۲) جو حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہے گا وہ لوگوں کے فریب سے محفوظ رہے گا۔

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب مجلس سے اُٹھتے تو دس سے پندرہ مرتبہ تک استغفر اللہ کہا کرتے تھے۔

جو شخص ۱۱ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخشے تو اس کو اہل قبرستان کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

دعا...... مغرب کے بعد کی ایک اور دُعا:

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ دُعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نگران مقرر کر دیتے ہیں جو صبح تک شیطان کو اس سے دور کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مقبول نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس ہلاک

کرنے والے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کے لئے دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

دعا یہ ہے......

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر.

دعا: دانت، داڑھ، کان، پیٹ درد سے بچاؤ یہ دعا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العلمين عَلٰى كُلِّ حَالٍ ما كان

☆ دماغ کا کمزور ہونا:

پانچوں نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یا قوی پڑھو۔

☆ نگاہ کی کمزوری:

بعد پانچوں نمازوں کے یا نور گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھ کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

دعا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبصیہؓ کو صبح کی نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا کر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ و بِحَمْدِهٖ

ف...... اندھے پن، کوڑھی پن اور فالج سے محفوظ رہے گا۔

☆ امام مالک فرماتے ہیں گھر میں داخل ہونے کے لئے مناسب ہے کہ وہ ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھے۔

روزی میں برکت کے لئے نبوی نسخہ:

گھر میں داخل ہو کر سلام کرنا چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے پھر ایک مرتبہ الحمد للہ اور پھر ایک مرتبہ سورۃ اخلاص

پڑھے۔

☆ جب نیا کپڑا پہنے تو کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانَا ھٰذَا

☆ جب سو کر اُٹھے تو تین دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور کلمہ پڑھے اور یہ دُعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَا تَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْر

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھ کر تہجد کی نماز کو شروع کرتے تو دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے دس مرتبہ الحمد للہ کہتے دس مرتبہ استغفر اللہ کہتے۔

☆ دُعائے شفایابی

یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبُ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ

☆ ایک حدیث میں ہے جو شخص پچیس ۲۵ مرتبہ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَ فِیْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ

پڑھے وہ شہیدوں کے درجہ میں ہو سکتا ہے۔

☆ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو شخص بھی ۲۱ دفعہ پڑھے گا وہ چوری سے اچانک موت سے اور دشمن سے محفوظ رہے گا۔

☆ دل کی بیماری کے لئے مجرب نسخہ

دل پر ہاتھ رکھ کر ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہٖ پڑھ کر دم کرے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔ بہت مرتبہ آزمایا گیا ہے۔

☆ مرتے دم تک صحیح سلامت رہنے کا نسخہ

فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفاً ط فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (سورۃ روم آیت ۳۰)

جو شخص چاہے کہ مرتے دم تک اس کے تمام اعضاء درست رہیں اور وہ تندرست رہے تو یہ آیت روزانہ تین دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

(سورۃ روم آیت ۳۰ پارہ نمبر ۲۱ رکوع ۶)

☆ دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لیجئے گناہوں سے محفوظ رہو گے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد (یعنی سورۃ اخلاص) پڑھے گا وہ سہارا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ چاہے شیطان کتنا ہی زور لگائے۔

☆ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزانہ کم از کم ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھے گا اس کو دنیا کے تمام مسلمانوں میں سے ہر ایک کی جانب سے ایک ایک نیکی ملے گی۔

مسئلہ:

مغرب کے فرضوں کے بعد ۲ رکعت سُنّت ۲ رکعت نفل پڑھ کر صرف ۲ رکعت نفل اور پڑھائے گا تو اوّابین کی فضلیت حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ میت کو قبر میں رکھنے کے وقت کی دعا:

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَ فِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَ مِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی

☆ گھر والوں میں اتفاق پیدا کرنے کا نسخہ

اگر آپس میں گھر والوں میں نا اتفاقی ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کر کے سب کھا لیا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپس میں محبت پیدا ہوگئی۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء رکھی ہے۔

(۱) قرآن میں شفا ہے۔ (۲) صدقہ میں شفاء ہے۔ (۳) زمزم میں شفاء

ہے۔ (۴) شہد میں شفاء ہے (۵) صلہ رحمی میں شفاء ہے (۶) سورۃ فاتحہ میں شفاء ہے۔ (۷) کلونجی میں شفاء ہے۔ (۸) سفر کرنے میں شفا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حج کرو غنی ہو گے سفر کرو صحت یاب ہو گے یعنی تبدیلی آب و ہوا اکثر صحت کا سبب ہوتی ہے اور اب کثرت سے اس کا تجربہ ہوا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ مسلمان کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہونی چاہئے اور اس کے نیچے ٹخنوں تک بھی کچھ مضائقہ نہیں لیکن ٹخنوں سے نیچے جو لنگی لٹکے گی وہ جگہ آگ میں جلے گی اور جو شخص متکبرانہ کپڑے کو لٹکائے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کریں گے۔

☆**نماز کے بعد کا عمل:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو تین بار استغفر اللہ کہتے اور پھر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھتے۔

دس مرتبہ تم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے مغفرت کر دی۔

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت کا پردہ ہے جب مرے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

حضورؐ پر درود پڑھنے میں دس کرامات ہیں۔

(۱) درود پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت

(۲) نبی کریمؐ کی شفاعت

(۳) فرشتوں کی مطابقت

(۴) فجار اور کفار کی مخالفت

(۵) گناہوں کو نیست و نابود کرنا۔

(۶) حوائج کا پورا ہونا۔

(۷) باطن کی صفائی اور نورانیت

(۸) قیامت کے تکالیف سے نجات۔

(۹) دخول دار القرار یعنی جنت

(۱۰) سلام الرحیم الغفار (حدائق الانوار)

☆دل اللہ کے ذکر میں لگائے

فجر کے بعد سورہ یسین ☆ ظہر کے بعد سورہ فتح ☆ عصر کے بعد سورہ نباء ☆مغرب کے بعد سورہ واقعہ۔ ☆عشاء کے بعد سورہ ملک۔

حدیث میں آتا ہے کہ جو پانچ نمازوں کے بعد یہ پانچ سورتیں پڑھے گا۔ وہ قیامت کے دن ساقیان کوثر میں سے ہوگا۔

☆ ایک روایت میں آیا ہے کہ عرش کے خاص خزانہ سے مجھ کو چار چیزیں ملی ہیں جو کسی اور کو نہیں ملی۔ (۱) سورۃ فاتحہ (۲) آیت الکرسی (۳) سورۃ بقرہ کی آخری آیات (۴) سورۃ کوثر۔

نوحہ ابلیس:

ایک روایت میں آیا ہے کہ ابلیس کو اپنے اُوپر نوحہ اور زاری اور سر پر خاک ڈالنے کی چار مرتبہ نوبت آئی (۱) جب کہ اس پر لعنت ہوئی (۲) جبکہ اُس کو آسمان سے زمین پر ڈالا گیا۔ (۳) جب کہ حضورؐ کو نبوت ملی۔ (۴) جبکہ سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

☆ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر تم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرے گی تو تم کبھی رغبت سے کھانا نہ کھاتے اور کبھی لذت سے پانی نہ پیتے۔

قیمتی دُعائیں:

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور کو جب کوئی فکر اور پریشانی لاحق ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا ہوتی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ آدمی مسکین پر اگر کوئی آفت، کوئی مصیبت، کوئی حادثہ، کوئی رنج، کوئی تکلیف کوئی مشققت کوئی خوف کبھی بھی نہ آئے تب بھی موت کی سختی نزع کی حالت اور اس کا اندیشہ ایسی چیز ہے جو اس کی ساری لذتوں کو مکدر کر دینے کے لئے کافی ہے۔

☆ماں باپ کے لئے دعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا ۝

اے میرے پروردگار میرے ماں باپ پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا۔

☆ جو شخص اس دعا کو روزانہ پابندی سے پڑھتا رہے گا اس کا خاتمہ انشاء اللہ ایمان پر ہوگا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

☆موت کے وقت سہولت کے لئے اکثر پڑھیں۔

رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

☆ جو اکثر یہ دعا پڑھے گا وہ بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِی حِسَابًا يَّسِيْرًا

☆ جب تم غمگین ہو اور کسی قسم کا تم کو غم اور رنج ہو تو یہ کلمہ پڑھ لیا کرو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

انشاء اللہ تعالیٰ سب غم جاتے رہیں گے۔ (امام غزالی)

☆ مچھر سے بچنے کی دُعا:

سَلٰمٌ عَلٰی اِلْيَاسِيْنَ (پارہ ۲۳ رکوع ۸ آیت ۱۳۰)

☆ چار عالم

(۱) عالم ارواح (۲) عالم دنیا (۳) عالم برزخ (فانی) (۴) عالم آخرت

☆ جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰه سو مرتبہ صبح اور سو ۱۰۰ مرتبہ شام کو پڑھا اس کو سو حج کرنے کا ثواب ملے گا۔

☆ جس شخص نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صبح و شام سو مرتبہ پڑھا اس کو جہاد کے اندر ۱۰۰ گھوڑے دینے کی طرح کا ثواب ملا۔

☆ جس شخص نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَر صبح شام سو سو مرتبہ پڑھا اس کے برابر اس دن کسی کی نیکی نہیں ہوگی۔ البتہ وہ شخص جس نے یہ کلمے کہے یا اس سے بھی زیادہ مقدار میں یہ تسبیح پڑھی۔

☆ جس شخص نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه صبح شام سو سو مرتبہ پڑھا اس کو ایسے ثواب ملے گا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے سو غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا ہو۔

☆ حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا مسلمان مرد یا مسلمان عورت دن رات میں دو سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اَللّٰهُ الصَّمَدُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس ۵۰ سال کے گناہ معاف فرما دیتے

ہیں۔

☆ حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ستارہ کو ٹوٹتا ہوا دیکھے۔ اس وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور دن میں ستائیس یا پچیس مرتبہ یہ استغفار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ○

ف۔ جو شخص دن میں ۲۷ یا ۲۵ مرتبہ تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان مستجاب دعوات (یعنی جن کی دعائیں اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں) لوگوں میں شامل ہو جائے گا۔ جن کی دعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فوراً متوجہ ہو جائیں گے۔

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۳ مرتبہ کہو۔

معراج کی رات:

اللہ کے ہاں حاضری کے وقت آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحیہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبَاتُ" اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے جواب ملا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ" حضرت جبریل علیہ السلام نے فوراً توحید و رسالت کی گواہی دی اور "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ" کے کلمات ادا کیے۔

☆ یہ دعا صبح شام تین تین مرتبہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا۔

ف: جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو راضی اور خوش کر دے گا۔

☆ تین مرتبہ یہ دعا مانگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ف۔ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلائے ناگہانی سے محفوظ رکھیں گے۔

☆ تین دفعہ یہ دُعا مانگے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ف۔ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دُعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر مخلوق کے خصوصاً سانپ بچھو وغیرہ زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے بچائیںگے۔

ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھا کرے رَبِّ زِدْنِیْ

☆ فجر کی سنّت اور فرض کے درمیان سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار پڑھ کر دُعا مانگا کرے ان شاءاللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ (شرعی علاج)

اگر کبھی درمیان میں وقت نہ بچے تو نماز کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

جب بندہ نماز میں کھڑا ہو کر کہتا ہے اللہ اکبر تو وہ اللہ کے دربار میں پہنچ جاتا ہے اور جب بندہ اللہ کے دربار سے واپس آتا ہے تو کہتا ہے السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

(سلامتی ہوتم پر اور اللہ کی رحمت) جب بندہ نماز میں کہتا ہے اللہ اکبر تو ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

☆ اس نام سے ہر دعا قبول ہوتی ہے۔

یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (۱) مرتبہ

☆ نمازِ تہجد

کم سے کم چار، اوسطاً آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں نہ ہو تو دو ہی رکعتیں سہی۔

اگر پچھلی رات کو ہمت نہ ہو تو عشا کے بعد (وتر سے پہلے) پڑھ لے مگر ویسا ثواب نہ ہوگا۔ (مظاہر حق)

یہ نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت مقبول ہے نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اُس کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ تہجد کی نماز اپنے اوپر لازم کرلو اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ نیز فرمایا ہے کہ تہجد کو اپنے ذمہ کرلو اس لئے کہ یہ عادت نیکوں کی ہے جو تم سے پہلے تھے اور نزدیکی کرنے والی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور گناہ سے روکنے کا ذریعہ ہے اور مٹاتی ہے گناہوں کو اور ہٹانے والی ہے مرض کو جسم سے (سیوطی) بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔

گراں بہا ہے تیرا گریۂ سحر گاہی
کہ اسی سے ہے تیرے نخلِ کہن کی شادابی

☆ گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ف (۱) تیری حفاظت کردی گئی۔ (۲) تیری کفائت کردی گئی۔

(۳) تجھے ہدایت دے دی گئی (۴) شیطان کو تجھ سے دور کردیا گیا۔

☆ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

جو مسلمان اپنے مرض موت میں چالیس بار اس کو پڑھے اور مر جائے تو شہیدی ثواب اِس کو دیا جائے گا اور اگر اچھا ہوگیا تو بھی گناہوں سے پاک و صاف ہوگیا۔

☆ اسم اعظم جس سے ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (1) مرتبہ

☆ طواف کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ۷۰ ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کا انصاف:

عمر بن عبدالعزیز کی بیوی کے پاس ایک باندی تھی جو بہت خوبصورت تھی وہ اپنے حسن میں بے مثال تھی عمر بن عبدالعزیز نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ باندی مجھے آپ ہدیہ کردیں تو بیوی نے انکار کردیا عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ بنے اور جب تخت پر بیٹھے تو عمر بن عبدالعزیز کی بیوی نے اس باندی کو دلہن بنا کر عمر بن عبدالعزیز کو ہدیہ پیش کیا تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے باندی سے کہا تو کون ہے اُس نے کہا فلاں عمر بن عبدالعزیز نے کہا تو کہاں سے آئی ہے۔ اُس نے کہا فلاں جگہ سے عمر بن عبدالعزیز نے کہا تو اپنی مرضی سے آئی ہے یا تجھے کو زبردستی لایا ہے۔ اُس باندی نے کہا میرے مالک سے انہوں نے مجھے زبردستی لایا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اِس کو خیریت سے اس کے مالک کے پاس پہنچا دو باندی نے کہا آقا آپ کو تو مجھ سے محبت تھی عمر بن عبدالعزیز نے کہا اب مجھے آپ سے اور زیادہ محبت ہے لیکن میں انصاف کی گدی پر بیٹھ گیا ہوں اب میں نے انصاف کرنا ہے۔ نہ کہ بے انصافی کرنی ہے۔

ہماری اماں عائشہؓ صدیقہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جب حضورؐ میرے حجرے میں مدفون ہوئے تو میں اُس وقت حجرے میں ننگے سر پھر لیتی تھی۔ اور جب ابوبکر صدیقؓ (میرے والد صاحب) میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔ تو بھی میں ننگے سر پھر لیتی تھی۔ لیکن جب عمرؓ بن خطاب میرے حجرے میں مدفون ہوئے تو اُس وقت میں اپنے سر پہ دوپٹہ اُوڑھ کر پھرتی تھی۔

اماں عائشہؓ کے حجرے میں جب عمر بن خطاب کے لئے قبر کھودی جا رہی تھی تو حضرت عباسؓ قبر پر کھڑے تھے باہر سے ایک آدمی آیا اور عباسؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہہ رہا تھا میں جانتا تھا کہ تیرے سوا یہاں کوئی نہیں آسکتا کیوں کہ میں حضورؐ سے کئی مرتبہ یہ سن چکا تھا کہ میں اور ابوبکرؓ عمرؓ اکٹھے اٹھے بیٹھے۔ باہر گئے، سوئے لیٹے وغیرہ۔ عباسؓ نے جب مڑ کر دیکھا تو حضرت علیؓ یہ باتیں کہہ رہے تھے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے چچا عباسؓ کے سود کو معاف کیا۔ عباسؓ نے جب سنا تو عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنا اصل بھی معاف کرتا ہوں پھر اس کا صلہ یہ ملا کہ عباسؓ کے خاندان نے ۵۲۵ سال حکومت کی۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہؓ جب بھی آپ کو کوئی تکلیف، مصیبت یا پریشانی وغیرہ آجائے تو میری تکلیفوں کو یاد کر لیا کرو تو آپ کا غم ہلکا ہو جائے گا۔

معجزہ:

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد سے واپس آ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پر آرام فرمایا۔ آرام سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دائیں پاؤں جوتی میں ڈالا اور بائیاں پاؤں

جوتی میں ڈالنے لگے تھے کہ ایک دم چیل نے آ کر جھپٹا مارا اور جوتا چونچ میں لے کر اُڑ گئی اور صحابہؓ سب کے سب دیکھتے رہ گے کہ یہ کیا ہوا چیل نے اوپر جا کر جوتے کو اُلٹا کیا اور اُس جوتے میں سے ایک چھوٹا سا زہریلا سانپ نیچے گرا صحابہ نے اُس کو مارا اور پھر چیل نے جوتا لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھ دیا۔ پرندے بھی جانتے ہیں کہ یہ اللہ کا رسول ہے، نہیں جانتے تو ہم نہیں جانتے۔

قصائی: حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یا اللہ میرا جنت کا ساتھی کون ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فلاں قصائی۔ موسیٰؑ اُس قصائی کے پاس گئے وہ قصائی گوشت کاٹ کاٹ کر فروخت کر رہا تھا۔ جب سارا گوشت فروخت ہوگیا۔ تو وہ قصائی تھوڑے گوشت کے ٹکڑے کو تھیلے میں ڈال کر گھر کو چلنے لگا تو موسیٰؑ نے کہا میں بھی ساتھ آجاؤں اُس کو نہیں پتہ کے یہ موسیٰؑ ہیں اب وہ قصائی گھر میں آیا گوشت کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کر کے ہنڈیا میں ڈال کر چولہے پر رکھ دی اور آٹا گوندھا تھوڑی دیر کے بعد ہنڈیا تیار ہوگئی۔ پھر اُس قصائی نے روٹی پکائی اور سالن کو پلیٹ میں ڈال کر اپنی اماں کے پاس لے کر گیا اور اپنی ماں کو نوالے کھلا رہا ہے۔ جب ماں سیر ہوگئی اُس کے بعد اُس نے ماں کا منہ صاف کر لیا۔ تو اُس کی ماں کہتی ہے اللہ تجھے موسیٰؑ کا ساتھی بنائے۔ موسیٰؑ نے اُس قصائی سے کہا یہ کیا کہہ رہی تھی۔ قصائی نے کہا پگلی ماں ہے جب بھی میں اس کی خدمت کرتا ہوں تو یہ کہتی ہے اللہ تجھے موسیٰؑ کا ساتھی بنائے وہ قصائی کہنے لگا موسیٰؑ کہاں اور میں کہاں۔ تو موسیٰؑ نے کہا تیرا کام ہوگیا تیری ماں نے تجھے موسیٰؑ سے ملا دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ جنگ تبوک کے سفر سے واپس آ رہے تھے اور راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا ایک جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے کہ ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے قریب آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چھا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ درخت واپس چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام سے بیدار ہوئے تو حضرت انسؓ یا ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ درخت جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں وہ زمین کو چیرتا ہوا آیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ درخت اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر آیا تھا میری زیارت کے لئے کیونکہ میں اِس کی آنکھوں سے اوجھل تھا۔

جوگی: ہندوستان دیوبند میں ہندوؤں نے ایک تقریب کی جس میں ہندوؤں نے تمام علاقوں کے جوگیوں کو دعوت پر بلایا تمام علاقے کے جوگی آئے اور ایک کانپور کا جوگی بھی آیا انہوں نے رات کو دعوت وغیرہ کھائی صبح کو وہ کانپور کا جوگی تھا واپس جانے لگا صبح کا وقت تھا اُس نے ایک چھوٹی عمر کے لڑکے کو دیکھا اُس نے اُس میں بہت خوبیاں دیکھی وہ اُس لڑکے کو اغوا کر کے لے گیا وہاں اس جوگی نے اُس۔ لڑکے کو اپنا تمام جوگ سکھایا اور اپنا وارث بنایا۔ وہ جوگی مر گیا اُس کے بعد وہ لڑکا جوگی بنا اُس کی دھوم مچ گئی پھر ہندوستان دیوبند میں تقریب ہوئی اُس دعوت پر وہ لڑکا جو جوگی بنا تھا وہ بھی آیا وہ مائی (ماں) جس کا لڑکا اغوا ہوا تھا وہ اُس جوگی کے پاس آئی اور کہنے لگی تیرے جوگ کی بڑی دھوم سنی ہے تو یہ مجھے بتا سکتا ہے کہ میرا بیٹا اغوا ہو گیا تھا۔ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے جوگی نے حساب لگایا اور کہنے لگا کہ مائی کل آنا مائی کل پھر گئی تو وہ کہنے لگا کہ مائی کل آنا پھر مائی اگلے دن گئی تو وہ جوگی کہنے لگا مائی میرا علم کہتا ہے کہ میں ہوں تیرا بیٹا لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تیرا بیٹا کیسے ہو سکتا ہوں۔

اُس نے نشانیاں بتائی تو مائی نے جب وہ نشانیاں دیکھی تو کہنے لگی تو ہی ہے میرا بیٹا۔ جوگی کہنے لگا ٹھیک ہے بیٹا ہوں میں تیرا لیکن دھرم اپنا اپنا، مائی کہنے

لگی اس سے تو نہ ملتا تو ٹھیک تھا۔

مائی وہاں سے مایوس ہو کر نظام الدین دیوبند میں مولانا قاسمؒ کے پاس آئی اور اُس کو سارا قصہ سنایا اور مولانا قاسمؒ نے کہا مائی اُس جوگی کو جا کر کہو ہمارے جوگی سے بھی مل لے وہ مائی جوگی کے پاس آئی اور اُس کو کہا کہ تو ہمارے جوگی سے بھی مل لے تو وہ جوگی کہنے لگا ملا دیں تو وہ مائی اُس جوگی کو لے کر مولانا قاسمؒ کے پاس لائی مجلس لگی ہوئی تھی وہ جوگی مجلس میں آ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اُٹھ کر بھاگا پھر وہ جوگی آ گیا آ کر بیٹھ گیا پھر بھاگا پھر اندر آ کر مولانا قاسمؒ سے کہنے لگا (جوگی) پڑھا دیں مجھے کلمہ مان گیا تیرے جوگ کو تو نے تو مجھے بھاگنے بھی نہ دیا۔ جوگی کہنے لگا میں جب آ کر بیٹھا تھا تو اُسی وقت میرے اندر کلمہ اُتر گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں ساری زندگی کی کمائی نہیں ضائع کر سکتا۔ میں تو رسہ توڑ کر بھاگا تو نے تو مجھے بھاگنے بھی نہیں دیا۔ تو مجھے باندھ کر واپس لے آیا۔ مان گیا تیرے جوگ کو ایسے تھے اللہ والے۔

☆ ایک دیہاتی کی دُعا اللہ تعالیٰ سے۔

ایک دیہاتی اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگ رہا تھا اور یوں کہہ رہا تھا اے اللہ اگر ہمارا رزق آسمانوں میں ہے تو اُس کو نیچے اتار دیں اور اگر زمینوں میں ہے تو اُس کو باہر نکال دیں اور اگر دُور ہے تو اُس کو قریب کر دیں اور عافیت والا آسانی والا اور برکت والا رزق بنا دیں۔ ہمیں بھی اس سوچ و بچار اور یقین کے ساتھ دعا کرنا چاہیے اور خصوصاً یہ دُعا ضرور مانگے یہ دعا مجھے ایک بہت ہی اللہ والے نے تلقین کی تھی دعا یہ ہے۔

''اے اللہ ساری دنیا کے کافروں کو مسلمان بنا دے اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو دین پر کھڑا کر دے۔''

جان کنی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عزرائیل ؑ جتنی سختی اور تکلیف جان کنی کے عالم میں ہے وہ تو مجھے ہی دیدے لیکن میری اُمت کو جان قبض کرنے کے وقت ذرا ایذا نہ دینا کیونکہ وہ بہت ہی ضعیف و کمزور ہے تب ملک الموت نے عہد کیا کہ جو کوئی آپ کی امت میں سے بعد نماز فرض کے آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کی جان ایسی آسانی سے قبض کروں گا۔ جیسے سوتے ہوئے بچے کے مُنہ سے ماں اپنی چھاتی نکال لیتی ہے اور اُس بچے کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ مفہوم حدیث ہے کہ جب نیک آدمی کی جان نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو فرشتے اُسے کہتے ہیں اے اللہ کے دوست اسلام علیکم چھوڑ اس خراب دنیا کو اور چل اس دنیا کی طرف جسے تو نے آباد کیا ہے اور جان نکل جاتی ہے۔

☆ زکوٰۃ کا نہ دینا کفر پر موت کا سبب:

بادشاہ اکبر کے زمانہ خلافت میں ہندوستان دہلی میں ایک مفتی اعظم تھا۔ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ چونکہ زکوٰۃ ۱۲ ماہ گزر جانے کے بعد فرض ہوتی ہے۔ لیکن وہ مفتی ۱۱ ماہ کے بعد اپنی ساری دولت اپنی بیوی کو ہدیہ کر دیتا تھا اور جب ۱۱ ماہ گزر جاتے تو اُس کی بیوی خاوند کو ساری دولت ہدیہ کر دیتی تھی۔ اس طرح اُس مفتی نے بہت زیادہ دولت اکٹھی کر لی تھی۔

یعنی وہ مفتی اللہ تعالیٰ کو اسی طرح دُھوکہ دیتا رہا کہتے ہیں آخر کار وہ کافر ہو کر مر گیا۔ (معاذ اللہ، استغفر اللہ)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت:

انسانی تاریخ میں اگر کوئی ہستی ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر

انسان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ زندگی گزارنے کا طریقہ آ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی زندگی گزارنے والی شخصیت روئے زمین پر آج تک پیدا ہی نہیں ہوئی۔

۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو پیر کا دن تھا۔ صبح صادق کا وقت تھا۔ ۴ بج کر ۴۵ منٹ میں جناب عبداللہ کے گھر ہمارے نبی کریمؐ پیدا ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائش سے لے کر موت تک ایسی زندگی گزاری کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک نمونہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی جھوٹ نہیں بولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمانی قوت و جذبہ ایمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاص و باہمی تعلقات آپس کے معاملات ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی، حسن سلوک عزت و شرافت کا بھرپور خیال، مہمان نوازی کا جذبہ دوسروں پر رحم کرنا اور ہمدردی کا احساس، محتاجوں اور غریبوں کی مدد کرنا، نیک کام کرنے والوں کا ساتھ دینا ان تمام خوبیوں کی بناء پر آج کی سائنسی دنیا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہی ہے۔ مگر ساری خوبیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ہیں۔

سارے مذاہب میں صرف اسلام ہی ساری خوبیوں سے بھرا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۰ سال کی دشمنی کو ایک جملے میں ارشاد فرمایا جاؤ مکہ والو میں نے آپ کو معاف کر دیا یہ کتنی بڑی قربانی ہے معاف کر دینا۔

زندگی بھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے والے، تکالیف دینے والے، ظلم وستم کرنے والے، بے عزتی کرنے والے سارے لوگوں کو معاف کر دیا یہ دنیا کی

فوجی کاروائیوں میں ایک مثالی واقعہ ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ رحم و کرم کے ساتھ تعاون کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں مکے والوں کے ساتھ ۴۰ سال گزارے سارے مکہ والے کہا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلمکو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں صادق ہیں امین ہیں۔ عمدہ طبیعت والے ہیں مہمان نواز ہیں لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو یہ سارے مکہ والے بلکہ اپنے بھی دشمن بن گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حجاج بن یوسف کو سکرات کی بیماری میں ۴۰ دن مبتلا رکھا۔ حجاج بن یوسف کی ماں نے حجاج سے کہا اے حجاج اگر تو اتنے ظلم نہ کرتا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا حجاج بن یوسف نے کہا اماں جان اگر آپ کو اللہ تعالیٰ یہ اختیار دے دیں تو مجھے سزا دے گی۔ حجاج کی ماں نے کہا بیٹا میں تو نہیں سزا دوں گی۔ تو حجاج بن یوسف نے کہا اماں جان پھر اللہ بھی نہیں سزا دے گا۔ کیونکہ اللہ تو ۷۰ ماؤں سے زیادہ مسلمان کو پیار کرتے ہیں۔

☆ نا اُمید ہونا گناہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کسی کو دولت سے آزماتا ہے۔

☆ کسی سے دولت چھین کر آزماتا ہے۔

☆ کسی کو بیماری دے کر آزماتا ہے۔

☆ کسی کو صحت دے کر آزماتا ہے۔

☆ حضرت عباس رضی اللہ بہت بلند آواز کے مالک تھے۔

☆ نوحؑ کی کشتی کی لمبائی ایک ہزار ۱۰۰۰ گز اور اس کی چوڑائی چار ۴۰۰ سو گز تھی۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ نمازیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اقتداء میں پڑھیں۔

☆ اللہ کے نام پر فروخت ہو جانا

ایک سائل آیا خضرؑ کے پاس اُس کو نہیں پتہ تھا کہ یہ خضرؑ ہیں۔ اُس نے کہا میں ضرورت مند ہوں کچھ عطا فرما تو خضرؑ نے کہا میرے پاس ابھی کچھ نہیں اُس سائل نے دوبارہ کہا اللہ کے نام کا دو تو خضرؑ نے کہا تو نے ایسی ہستی کا نام لیا ہے۔ جس کو میں انکار نہیں کر سکتا خضرؑ نے سائل سے کہا کے تو ایسے کر مجھے منڈی میں لے جا کر فروخت کر دے اور اپنی ضرورت کو پورا کر لے۔ تو سائل نے کہا آپ پھر تیار ہیں خضرؑ نے کہا ہاں میں تیار ہوں اس سائل نے خضرؑ کو ساتھ لے جا کر منڈی میں ۴۰۰ درہم میں فروخت کر دیا اور اُس نے اپنی ساری ضرورت پوری کر لی۔

خضرؑ نے ایک سال نوکری کی اب اُس آدمی کو ایک کمرہ بنانے کی ضرورت پڑ گئی اور اُس آدمی نے کہا خضرؑ کو کہا یہ اینٹ، مٹی وغیرہ پڑا ہے سامان پڑا ہے۔ آپ اس کمرے کو تیار کریں تو وہ آدمی اپنے ضروری کام کے لئے چلا گیا۔ خضرؑ نے اُس کمرے کو بنانا شروع کیا اور شام تک اُس کمرے کو مکمل کر دیا وہ آدمی جب شام کو گھر واپس آیا تو اُس نے جب کمرہ تیار دیکھا تو وہ آدمی حیران ہو گیا کہ یہ کمرہ کم سے کم وقت میں اگر تیار کیا جائے تو ایک ماہ درکار ہے۔ تو اُس نے ایک دن میں مکمل کیسے کر دیا ہے۔

اُس آدمی نے خضرؑ کو کہا کہ آپ کون ہیں خضرؑ نے کہا آپ کا غلام اُس آدمی نے پھر کہا سچ سچ بتا تو کون ہے؟ خضرؑ نے پھر کہا آپ کا غلام اُس آدمی نے خضرؑ کو قسم دی تو پھر خضرؑ نے کہا کہ میں خضر ہوں اُس آدمی نے خضرؑ کے پاؤں پکڑ لیئے اور ہاتھ جوڑے اور معافی مانگی آپ نے یہ کیوں کیا خضرؑ نے کہا کہ ایک سائل میرے پاس آیا اُس نے مجھ سے مانگا میرے پاس اُس وقت کچھ نہ تھا۔ تو

پھر اُس سائل نے اللہ کے نام کا مانگا تو میں نے کہا کہ تو نے ایسی ہستی کا نام لیا میں
جس کو انکار نہیں کر سکتا تب میں نے اُس کو کہا کہ تو مجھے منڈی میں لے جا کر
فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لے۔

☆ روایت ہے کہ جناب عزرائیلؑ نبی کریمؐ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے برادر عزرائیل تم میری زیارت کو آئے ہو یا میری
جان قبض کرنے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
قبض کرنے کو آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی ٹھہرو جبرائیلؑ کو
آنے دو جبرائیلؑ آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جبرائیل فرمان
الٰہی میں تھا کہ میری عمر تو ۹۰ برس ہوگی اور ابھی تو میری عمر کے صرف ترسیٹھ ۶۳ ہی
برس گزرے ہیں یہ سن کر جبرائیلؑ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستائیس ۲۷
برس معراج میں گزرے ہیں۔

جس نے دی ہے زندگی اُس کی ہی گرمانے نہ تو — سوچنے کی بات ہے کہ پھر کیا ہے زندگی
زندگی بھر ساتھ تھی پھر دفعتاً جاتی رہی — پھر ہوا معلوم کتنی بے وفا ہے زندگی
وصل ہونے پر جدا کرنے کو جی چاہتا نہیں — انتہاء درجہ میں دلکش دل رُبا ہے زندگی
زندگی کے باب میں دھوکہ نہ کھا جانا حکیم — جز خدا کے امر کے بے آسرا ہے زندگی
باپ دادا تایا چاچا سب کے سب ہی چل بسے — پھر ہوا معلوم کہ دارالفناء ہے زندگی

☆ خانہ کعبہ کو گرا دینا چھوٹا گناہ ہے۔
کسی مسلمان کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ کسی کو گالی دینا گویا اللہ
تعالیٰ کو گالی دینا ہے جیسے کہا او حرامی حالانکہ اللہ نے اسے حلالی بنایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم سلمہؓ کو ارشاد فرمایا۔ آپ دروازے پر پہرہ
دیں کوئی اندر نہ آئے اتنے میں حسینؓ آئے یہ بڑے پھرتیلے تھے۔ اُم سلمہؓ کو

جھکانی دے کر اندر داخل ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد اُم سلمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے رونے کی آواز سنی تو رہ نہ سکی اندر کمرے میں جب گئی تو کیا دیکھا کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حسینؓ کو سینے سے لگایا ہوا ہے اور رو رہے ہیں اُم سلمہؓ نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں رو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ایک فرشتہ آیا اُس نے مجھے بتایا کہ میری اُمت میرے اس
بیٹے کو قتل کر دے گی اور مجھے وہ مٹی بھی دکھا گیا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو موتیں ہوئی ایک والدہ کی تین
بیٹیوں کی ہوئی چار بیٹوں کی ہوئی۔

جو کوئی جمیا اوس نے انت مرنا
جیہڑا بنیا اوہ مسمار ہویا
لٹیاں گئیاں جوانیاں حسن دولت
جدوں موت دا گرم بازار ہویا
بھریا پُور سی موت دریا اندر
ہر کوئی ڈُبیا کوئی نہ پار ہویا
ایتھے موت شکاریاں گھات لائی
ایتھے جو آیا او شکار ہویا

یزید جب مرا تو وہ اپنے ہر ایک بچے کے لئے چار چار کھرب روپے
چھوڑ کر مرا ۲۵ سال کے بعد اُس کے بیٹے دمشق کی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے
بھیک مانگتے تھے۔

عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۲ سال ۲ ماہ ۴ دن حکومت کی اس کی حکومت میں
کوئی شخص زکوۃ لینے والا نہ تھا۔ عمر بن عبدالعزیز کے ۱۳ بیٹے تھے عمر بن عبدالعزیز

نے اپنے بیٹوں کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں چھوڑا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے مرتے وقت کہا تھا اپنے بیٹوں کو میرے بیٹوں جب آپ کو کسی قسم کی ضرورت پڑے تو اپنے مولا سے مانگ لینا۔

عمر بن عبدالعزیز کے بیٹے ایک ایک وقت میں سو سو گھوڑے خیرات کر دیتے تھے۔

مدینہ میں قحط: ابوبکر صدیقؓ کا زمانہ خلافت تھا۔ جب مدینہ میں قحط پڑا تو عثمانؓ غنی نے ایک ہزار اُونٹ غلے کے سارے مدینے والوں پر صدقہ کیا۔

رات کو عبداللہ بن عباسؓ کو خواب میں حضورؐ کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید گھوڑے پر سوار ہیں اور سبز پوشاک پہنے ہوئے ہیں عبداللہ بن عباسؓ آگے ہو کر کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی لگام کو پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مدت ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیئے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے کو دل چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج تو میں مصروف ہوں کیونکہ عثمان غنیؓ نے جو صدقہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کا صدقہ قبول کر لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عثمان غنیؓ کا نکاح حور سے کر دیا ہے۔ اور آج سارے جنت والوں کو اللہ تعالیٰ نے ولیمہ پر بُلایا ہے۔ میں بھی عثمان غنیؓ کا ولیمہ کھانے جا رہا ہوں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یار تھا پیارے نبیؐ کا جانتا ہے کل جہاں — یعنی جن کا نام نامی حضرتِ عثمانؓ تھا
وہ غنی تھے انتہا کے اور تھے بھی مالدار — دین اور ذاتِ نبی پر مال سب قربان تھا
تھے فرشتے بھی حیا کرتے جناب عثمانؓ سے — ان کے بارے یہ پیارے نبیؐ کا فرمان تھا

مشغلہ دن رات ان کا زندگی بھر یہ رہا — دین پر قربان کرنا اپنا مال و جان تھا
اپنی بیٹی کا نبیؐ نے تھا کیا ان سے نکاح — خاندانِ مصطفیٰؐ کے گھر کا وہ مہمان تھا
بیوی جو عثمان کی تھی اور بیٹی نبیؐ کی — فوت ہوئی تو رنجیدہ بہت ہی عثمانؓ تھا
بیٹی اپنی دوسری دے دی نکاح میں نبیؐ نے — بارِ دوئم نبیؐ کا عثمان پر احسان تھا
رہی ہیں دو بیٹیاں عثمانؓ کے گھر نبیؐ کی — لقب ذوالنورین کا ہی بن گیا پہچان تھا
ایک مثالی تھی حکومت جو مطابق دین تھی — اعلیٰ تر اعمال تھے اور پختہ تر ایمان تھا
آخر اٹھی اک بغاوت جو خلافِ دین تھی — تھیں صفات بھیڑیا گو ظاہراً انسان تھا
فوج تو تیار تھی کہ باغیوں سے ہم لڑیں — میری خاطر تم نہ لڑنا آپؓ کا فرمان تھا
حملہ ان کی ذات پر تھا باغیوں نے جب کیا — عمل وہ جو کر رہے تھے تلاوتِ قرآن تھا
جب شہادت کی خدا نے دولت دی عثمان کو — فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کا مژدہ برزبان تھا[1]
آفریں کردار تیرا ہے امیر المؤمنین — بچ جائے امت نبیؐ کی یہ تیرا برہان تھا
قاتلو عثمان کے بتلاؤ کیا دو گے جواب — جبکہ فرمایا نبی نے یہ میرا عثمان تھا
روزِ محشر جب سبھی کے پیش ہوں گے شاہدین — کہہ دیں گے عثمان کہ میرا گواہ قرآن تھا
آج دنیا والوں سے یہ بات تم پوچھو حکیم — حادثہ عثمان کا کتنا بڑا نقصان تھا

حضرت علیؓ کو نبیؐ نے فرمایا کہ اے علی! کیا تو اس پر راضی ہے کہ جنت میں تیرا مکان میرے مکان کے ساتھ ہو حضرت علیؓ رونے لگ گئے اور کہا یا نبی اللہ میں اس پر بہت راضی ہوں حضرت علیؓ نبیؐ کے چچا زاد بھائی بھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری لاڈلی بیٹی کے خاوند صاحب ہیں اور مسجد میں شہید ہونے والے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے باپ بھی ہیں۔

[1] یعنی جب آپؓ کی شہادت ہوئی تو آپؓ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علی ہیں مجھ سے اور میں ہوں علی سے — نبیؐ کے علی یارِ باوفا ہیں
نبی نے علیؓ کو فرما دیا تھا — جنت میں بھی رہنا ایک جا ہے
نبیؐ نے اپنی بیٹی سے کہا تھا — تیرے خاوند بہت ہی باصفا ہیں
کہاں سے لائیں ثانی ڈھونڈ کر ہم — شجاعت میں بہت ہی عالی جا ہیں
عابد انتہا کے مسجدوں میں — مگر میدان میں شیرِ خدا ہیں
باب العلم کا ہے لقب پایا — علم کی دنیا کے وہ بادشاہ ہیں
نبیؐ کی ذات کے تو بھائی تھے ہی — لطف ہے کہ دامادِ مصطفیٰؐ ہیں
حسینؓ و حسنؓ تھے نواسے نبیؐ کے — نبی کے لاڈلوں کے وہ ابا ہیں
حکیم ہوگا حشر کو راز ظاہر — علیؓ کس قدر عالی مرتبہ ہیں
شہادت ہوئی تھی مسجد کے اندر — علی پیارے، محمد مصطفیٰ ہیں

سفیان ثوریؒ نے اپنی اماں جان سے کہا اماں جان مجھے اللہ کے لئے وقف کر دے اماں جان نے سفیانؒ کو اللہ کے لئے وقف کر دیا سفیانؒ ۱۹ سال کے بعد گھر واپس آیا رات کا وقت تھا۔ دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی کون سفیان نے کہا اماں جان آپ کا بیٹا سفیان تو اماں جان نے کہا بیٹا میں تو تمہیں وقف کر چکی ہوں واپس جاؤ قیامت کے دن ملاقات ہوگی سفیان واپس چلا گیا۔ سفیانؒ نے ابوجعفر منصور کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ سفیانؒ حرم شریف میں لیٹے ہوئے تھے ایک صاحب آئے اور کہنے لگے سفیانؒ جان بچاؤ سفیانؒ نے کہا کیا بات ہے تو صاحب نے کہا ابوجعفر منصور نے آپ کے قتل کا حکم دے دیا ہے اور کہا ہے میں مکہ میں آ رہا ہوں اور اپنے سامنے قتل کراؤں گا سفیانؒ اُٹھے تو ملتزم پر گئے اور اللہ

تعالیٰ سے دُعا کی یا اللہ اگر ابوجعفر منصور مکے میں داخل ہوگیا تو میری آپ سے دوستی ختم ہو جائے گی ابوجعفر منصور طائف کے پیچھے ہی پہاڑوں میں مر گیا۔

برکت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سب حدیبیہ کے کنویں پر پہنچے تو پانی ختم تھا۔ ۱۵۰۰ سو آدمی تھے۔ سب کے سب پیاسے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی کے پاس پانی ہے۔ ایک صحابیؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا پانی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لے آؤ وہ صحابیؓ پانی لایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صحابیؓ سے پانی لیا اور اپنے منہ میں اُس پانی کو گھمایا اور اُس کے بعد منہ والا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کنویں میں ڈال دیا تو کنویں کا پانی اُبلتا ہوا کنویں کے کنارے تک آ گیا یہ تھی برکت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اللہ کے نام کا جو مانگے اُس کو دو کیونکہ اُس نے ایسی ذات کا نام لیا ہے جس کو انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

☆ جو آدمی باوضو رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کا رزق بڑھا دے گا۔ اور اُس کو شہادت کی موت نصیب ہوگی۔

حادثہ: دنیا کا سب سے بڑا حادثہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب آخری وقت تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ نماز نہ چھوڑنا اتنے میں حضرت عمر بنؓ خطاب اور مغیرہ بن شعبہؓ آئے حضور کا حال پوچھنے۔ عمر بنؓ خطاب اور مغیرہؓ بن شعبہ حال دریافت کر کے واپس ہوئے ہی تھے اور تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ ہماری اماں جان عائشہ صدیقہؓ کی چیخ نکلی تو مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا ہائے حضور کا انتقال ہوگیا عمر بنؓ

خطاب نے کہا خبردار تو نے یہ کہا کہ حضورؐ انتقال کر گئے میں تیری گردن کاٹ دوں گا۔

اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری بیویوں کے رونے کی آوازیں آئیں۔ دنیا کا سب سے بڑا حادثہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ہے۔ ابوبکر صدیقؓ اپنی بیوی کے پاس گئے ہوئے تھے اُن کو خبر دی گئی تو وہ جب آئے اندر کمرے میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے چادر ہٹائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کو دیکھا اور پھر آپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے کو بوسہ دیا اور کہا ہائے میرا یار...... میرا جگر، میرا رسول مجھ سے جُدا ہو گئے پھر آپ مسجد میں تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ تمام صحابہؓ رو رہے ہیں۔ اور عمر بن خطابؓ حضورؐ کی محبت اور عشق میں کھوئے ہوئے ہیں اور گرج رہے ہیں کہ جس نے یہ کہا کہ حضورؐ انتقال کر گئے ہیں تو میں اُس کی گردن کاٹ دوں گا۔ ابوبکرؓ صدیق ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا اے عمرؓ بیٹھ جاؤ۔ تو عمرؓ نے کہا میں نہیں بیٹھتا۔ پھر ابوبکرؓ صدیق نے ارشاد فرمایا اے لوگو جو حضرت محمدؐ کی پوجا کرتے تھے وہ سمجھ لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً انتقال کر گئے ہیں۔ جو اللہ کا پجاری ہے وہ سمجھ لے کہ اللہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ پھر ابوبکرؓ صدیق نے قرآن کی یہ آیت پڑھی......

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ٥ (العمران آیت ۱۴۴)

تو عمرؓ کے پاؤں سے زمین نکل گئی اور وہ زمین پر گرے اور کہنے لگے جو ابوبکرؓ صدیق نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے۔

ظہر کی نماز کا وقت آ گیا بلالؓ اذان دے رہے تھے جب اَشْھَدُ اَنْ مُحمدًا رسول اللہ پر پہنچے تھے تو اُن کی چیخ نکل گئی روتے روتے داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اذان کے بعد اُنہوں نے قسم کھائی آج کے بعد کبھی اذان نہ دوں گا۔

بلالؓ ابوبکرؓ صدیق سے عرض کرنے لگے کہ میرا اب مدینہ میں دل نہیں لگتا آپ مجھے اجازت دیں میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں ابوبکرؓ صدیق سے اجازت لے کر جہاد میں چلے گئے ۶ ماہ ہو چکے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلالؓ تم ہمارے پاس نہیں آتے خواب سے جب بیدار ہوئے تو اس وقت سفر کرنا شروع کر دیا ۳ ہفتے کا سفر ایک ہفتے میں طے کر کے مدینہ آئے اور آتے ہی۔ حضورؐ کی قبر مبارک پر آ کر گر گئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں تو آ گیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔

صحابہؓ نے حسنؓ حسینؓ سے کہا کہ تم بلالؓ سے کہو کہ وہ اذان دیں وہ آپ کو انکار نہیں کریں گے۔ حسنؓ اور حسینؓ نے جا کر عرض کی چچا جان ہم نے ایک گزارش کرنی ہے۔ بلالؓ نے کہا میرے بچوں کہو چچا جان جیسے آپ ہمارے نانا جان کے زمانے میں اذان دیتے تھے آج ہمارے لیئے اذان دیں تو بلالؓ کی چیخ نکل گئی ہائے میرے بچو میں نے قسم کھائی تھی میں آپ کی خاطر اپنی قسم کو توڑ دوں گا بلالؓ نے جب انصاری کے مکان پر چڑھ کر اذان شروع کی تو حضورؐ کے زمانے کی اذان جب کانوں میں پڑی تو سارے مدینہ میں کہرام مچ گیا اور بچے۔ عورتیں اور مرد روتے ہوئے اپنے گھروں سے نکل آئے۔

بلالؓ حضورؐ کی غلامی میں آئے تو موذن رسولؐ بن گئے۔ بلالؓ جوتوں

سمیت جنت کے وارث بن گئے۔ بلالؓ قیامت کے دن حضورؐ کے قدموں سے
اذان دیتے ہوئے اُٹھیں گے۔

زیاد بن اسکن رضی اللہ عنہ

ایک صحابی تھے زخمی اُحد کے میدان میں
تھے لڑتے کافروں سے بہت عمدہ شان میں
پاس سے گزرے تھے ایک صاحب تھا ان کے پاس آب
ان کو دی آواز میری بات سن جانا جناب
پاس آ کر اس نے پوچھا کہیے اے عالی جناب
دودھ میں تجھ کو پلاؤں یا پلاؤں سادہ آب
آپؓ نے فرمایا مجھ کو کچھ نہیں درکار ہے
جو مجھے درکار ہے وہ نبیؐ کا دیدار ہے
لے چلو مجھ کو رسول اللہ کی مجلس میں حضور
تاکہ دیدار نبیؐ سے دل میں پاؤں میں سرور
جب رسول اللہ کو دیکھا بولے وہ ہو کر بے تاب
رب کعبہ کی قسم میں ہوگیا ہوں کامیاب
نبیؐ کے قدموں سے رخساروں کو تھا چمٹا لیا
اسی حالت میں ہی تھا، جامِ شہادت پا لیا
نبی نے فرمایا کیا ہے میرے صحابیؓ کا نام
جس نے اللہ کے فضل سے پا لیا اچھا انجام
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا یہ اسکن کا بیٹا ہے زیادؓ

نبیؐ نے فرمایا لوگو ہوگیا یہ بامراد
شانِ صحابہؓ نبیؐ سے پوچھو کتنی ہے عظیم
حکیم جس نے قدر کی پائے گا وہ جنت نعیم

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

جب رسول پاک کا ہوا وصال پر ملال
کیا کہیں اصحاب کا پھر ہوا ہوگا کیسا حال
عبداللہ بن زیدؓ اک صحابی تھے رسول پاک کے
مصطفیٰ کے عشق میں حاصل تھا ان کو اک کمال
عاشق صادق نے پایا عشق میں اعلیٰ مقام
گر گئے سجدے میں ہونا نبی کا سن کر وصال
عرض کی یارب نبیؐ کو آنکھوں سے تھا دیکھتا
بن نبی کے دیکھنے کے جینا ہے مجھ کو محال
جب تیرے محبوب کو میں دیکھنے نہ پاؤنگا
بن دیدار مصطفیٰ کے رہے گا مجھ کو ملال
میں نے مقصود چشم سمجھا تھا دیدار رسول
جب نبی نہ نظر آیا دیکھنا ہوگا فضول
میرے مولا مجھ سے تو میری بصارت چھین لے
تاکہ نہ کچھ دیکھ پاؤں بعد دیدار رسول
عشق کی یہ داستاں کیسے کرے کوئی بیاں
ڈھونڈ کر لائیں کہاں سے عشق کی ایسی مثال

اُٹھے سجدہ سے تو نا بینا تھے با فضلِ خدا
ڈھونڈ کر لائیں کہاں سے جن کے ہوں ایسے اعمال
جا کے جنت میں دیدار مصطفٰی ہوگا حکیم
بلکہ ان آنکھوں نے کرنا ہے دیدارِ ذوالجلال

گواہ پیش کرو: ایک عورت کا خاوند مر گیا وہ عورت اپنے بچوں سمیت والی سمرقند کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں سید ہوں اور آل رسول میں سے ہوں مجھے پناہ چاہیئے والی سمرقند نے کہا گواہ پیش کرو ہر ایک آ کر کہتا ہے کہ میں آل رسول میں سے ہوں وہ عورت ایک مجوسی کے پاس چلی گئی وہ مجوسی بہت سخی تھا۔ اس عورت نے مجوسی سے کہا کہ میں سید ہوں اور آل رسول میں سے ہوں مجھے پناہ چاہیئے تو اُس مجوسی نے اُس عورت کو پناہ عطا فرما دی رات والی سمرقند کو خواب میں حضور کی زیارت ہوئی والی سمرقند نے کہا یارسول اللہؐ یہ محل کس کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان والے کا تو والی سمرقند نے کہا میں بھی ایمان والا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گواہ پیش کرو تم نے بھی میری اولاد سے گواہ طلب کیا تھا۔ تو اُس کی آنکھ کھل گئی تو وہ افسوس کرنے لگا اور وہ مجوسی کی طرف دوڑا اُس مجوسی سے کہنے لگا میری ساری دولت لے لو اور مجھے میرا مہمان واپس کر دو مجوسی کہنے لگا جا اُس خواب میں میں بھی تھا جس وقت تجھے رد کیا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محل مجھے عطا کر دیا۔ مجھے ایمان بھی مل گیا۔

☆محمود غزنوی کی لاش ایک ہزار سال کے بعد بھی صحیح سالم: محمود غزنوی ۴۱۰ھ کو فوت ہو گیا اس نے ۳۳ سال حکومت کی ۱۹۷۴ میں غزنی میں زلزلہ آیا تو قبر پھٹ گئی تو قبر کو ٹھیک کرنے کے لئے گئے تو کیا دیکھا کہ لاش بالکل صحیح سالم ہے۔ ایک ہزار سال کے بعد بھی لاش صحیح سالم تھی۔ یہ تھے اللہ والے۔ انصاف

والے۔ عدل والے۔ جنت فردوس میں ایک خاص مقام ہے۔ جس میں یہ عادل انصاف کرنے والا چلا گیا۔

واقعہ سلطان محمود غزنویؒ

ایک شخص جس کی جوان بچیوں کو ایک فوجی افسر پریشان کرتا تھا وہ سلطان محمود کی خدمت میں رات کے وقت حاضر ہوا مگر اہل کاروں نے اسے کہا کہ ملاقات صبح ہوگی اس وقت سلطان سو رہے ہیں وہ شخص قریب کی مسجد میں چلا گیا نوافل ادا کئے اور اللہ پاک سے مناجات کرنے لگا کہ اے اللہ سلطان تو سویا ہوا ہے تو تو نہیں سویا۔ تو میری مدد کر سلطان بھی نمازِ تہجد پڑھنے کے لئے مسجد میں آ چکا تھا اس کی یہ مناجات سن کر بولا کہ سائل میں سویا نہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے تیری فریاد سننے کے لئے جگا دیا ہے کہو تیرا کیا معاملہ ہے اس شخص نے اپنی غم کی داستان سنائی اور کہا کہ سلطان وہ بتاتا ہے کہ میں سلطان کا بھانجا ہوں اتنے میں صبح صادق ہو چکی تھی اور اس شخص نے کہا کہ اب وہ جا چکا ہوگا سلطان نے کہا تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا کل میں خود آؤں گا دروازہ کھلا رکھنا۔

دوسرے دن سلطان گیا اور اس شخص کو وہاں پایا تلوار سے اس کی گردن اڑا دی اور پھر دو نفل پڑھے اور پوچھا کہ صاحب خانہ آپ کے گھر میں کوئی کھانے والی چیز نہیں ہے انھوں نے کہا کہ رات کی بچی ہوئی روٹی موجود ہے۔ جو سلطان نے بڑے مزے سے کھائی اور سیر ہو کر پانی پیا اہل خانہ نے پوچھا کہ سلطان پہلے آپ نے نفل پڑھے اور پھر یہ سوکھی روٹی کھائی یہ کیا ماجرا ہے سلطان نے کہا نفل میں نے اس لئے پڑھے کہ شاہی خاندان اس بدنامی سے بچ گیا کیونکہ یہ بدبخت شاہی خاندان کا فرد نہیں بلکہ ایک فوجی افسر تھا اور آپ کے گھر کی روٹی میں نے

اس لئے کھائی کہ میں نے اس وقت قسم کھائی تھی کہ جب تک اس بدبخت سے بدلہ نہ لے لوں۔ نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ ہی پیوں گا اس لئے میں بھوکا اور پیاسا تھا اس لئے آپ کے گھر سے کھانا کھایا اور پانی پیا۔ پھر ان کی مالی امداد کی اور اجازت لے کر واپس آ گئے۔

حکومت بے اولاد ہوتی ہے:

ہارون رشید بادشاہ نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا حکومت بے اولاد ہوتی ہے۔ بیٹے نے کہا ابا جان میں سمجھا نہیں تو ہارون رشید بادشاہ نے کہا اگر بیٹا تو بھی میرے مقابلے میں آیا تو میں تم کو بھی قتل کر دوں گا۔

☆ بہترین خاوند وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے۔

کھجور کے تنے کا رونا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے اور کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے پانچویں سال مجمع بڑھ گیا تو ممبر کی ضرورت پڑ گئی اور ممبر بنایا گیا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے کھجور کے تنے کو پار کر کے ممبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو وہ کھجور کا تنا اس طرح رویا کہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جیسے دس ماہ کی حاملہ اُونٹنی چیختی ہے۔ سارے صحابہؓ نے آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر سے نیچے اُترے اور تنے کو اپنے سینے کے ساتھ لگایا اور اس کے ساتھ سر گوشیاں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں قیامت کے دن اللہ سے کہہ کر تم کو جنت کا درخت بنوا دوں گا۔ پھر اُس تنے نے رونا چھوڑا اور دیر تک ہچکیاں لیتا رہا۔

میرے دوستوں بے جان حضورؐ کی محبت میں روئے اور ہم جاندار ہو کر حضورؐ کی محبت میں نہ روئیں۔

☆ دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دُعا مانگو کہ اے اللہ میں آپ

کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا ہے میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح اے اللہ میں سخت نالائق ہوں سخت خبیث ہوں۔ سخت گنہگار ہوں میں تو عاجز ہو رہا ہوں آپ ہی میری مدد فرمایئے میرا قلب ضعیف ہے گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں آپ ہی قوت دیجئے میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں۔ آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجئے اے اللہ جو گناہ میں نے اب تک کئے ہیں انہیں تو اپنی رحمت سے معاف فرمایئے گو میں کہتا کہ آئندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ آئندہ پھر کروں گا لیکن پھر معاف کرا لوں گا۔

دُعا

☆ اے اللہ ہم عاجز بندے تیری پاکی بیان کرتے اور تیرے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں ہمیں معاف فرما۔

☆ اے اللہ ہمارے دلوں کو اخلاص کے ساتھ اپنے دین کی طرف پھیر دے۔

☆ اے اللہ ہمارے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف فرما دے۔

☆ اے اللہ ہم کو سچا اور پکا مسلمان بنا دے۔

☆ اے اللہ دنیا آخرت کی خیریں بھلائیاں فرحتیں خوشیاں خوب نصیب فرما۔

☆ اے اللہ شہیدوں والی مہمانی اور خوش نصیبوں والی زندگی عطا فرما۔

☆ اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین نصیب فرما پھر کبھی کوئی کفر نہ ہو۔

☆ اے اللہ مجھے ہر شر سے محفوظ رکھنا سلامتی اور ایمان کے ساتھ قبر تک پہنچا دینا۔

☆ اے اللہ حضورؐ نے جو خیر کی دعائیں مانگی ہیں اُس میں میرا حصہ ڈال دیں اور جس سے پناہ مانگی ہے اُس سے مجھے پناہ عطا فرما۔

☆ اے اللہ دعا کرنا میرا کام ہے اور قبول کرنا آپ کا کام ہے۔

☆ اے اللہ میری خطاؤں کو رحم و کرم کی بارش سے دھو دے۔

☆ اے اللہ قیامت کے روز رسوائی سے بچا لینا۔

☆ اے اللہ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمانا۔

☆ اے اللہ قیامت کے دن اپنا دیدار نصیب فرمانا۔

☆ اے اللہ قیامت کے دن حضورؐ کے چلو مبارک سے حوض کوثر نصیب فرمانا۔

☆ اے اللہ قیامت کے دن حضورؐ کے جھنڈے کے نیچے جگہ نصیب فرمانا۔

☆ اے اللہ قبر کے اندھیرے اور عذاب سے بچانا منکر نکیر کے سوالات کے وقت ہماری مدد فرمانا۔

☆ اے اللہ تو ہم سے راضی ہو جا اور ہم کو شیطان اور نفس کے شر سے بچانا۔

☆ اے اللہ ہمارے دلوں میں اپنی اور اپنے رسول کی محبت عطا فرما۔

☆ اے اللہ ہم گناہوں کے بوجھ سے دبے ہوئے ہیں صرف تیری رحمت کا آسرا ہے تو اپنی رحمت سے بخش دے۔

☆ اے اللہ تنگ دستی اور خوف گھبراہٹ اور قرض کے بوجھ کو دور فرما۔

☆ اے اللہ حضورؐ کے پیارے طریقے ہم کو سکھا اور اُن کے پیارے صحابہؓ کے عملوں پر چلا۔

☆ اے اللہ ہمیں اخلاص نصیب فرما ہمارے دِلوں سے حسد بغض اور کینہ دور فرما۔

☆ اے اللہ موت کی سختی سے اور قبر کے عذاب سے قیامت کی گرمی اور جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔

☆ اے اللہ ہمیں حلال روزی نصیب فرما ہمارے کاروبار میں اپنی رحمت سے برکت اور ترقی عطا فرما۔

☆ اے اللہ پُل صراط کا راستہ آسان کر دے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرما۔

☆ اے اللہ کل امت محمدیہ کو حشر میں رسوائی سے بچانا اسلام کا بول بالا فرما اسلام کا جھنڈا بلند فرما۔

☆ اے اللہ اپنی خاص رحمت نازل فرما اور اپنے قہر و غضب سے بچا لے۔

☆ اے اللہ ہمارے قدموں کو صراط مستقیم پر قائم رہنے والا بنا دے۔

☆ اے اللہ عمل اچھے کر دے اور مجھے موت تک اچھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

☆ اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو رفیق اعلیٰ میں شامل فرما۔

☆ اے اللہ مجھے قناعت والی برکت والی عافیت والی آسانی والی، روزی عطا فرما۔

☆ اے اللہ میں کفر فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

☆ اے اللہ بُرے بول سے بچانا، بدنظری سے بچانا، بُری سوچ سے بچانا۔

☆ اللہ کی محبت میں چین ہی چین ہے سکون ہی سکون ہے مزا ہی مزا ہے۔

راحت ہی راحت ہے۔

☆ اے اللہ ہمارے جسم کے گناہوں کا میل دھودے۔

☆ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں گفتار میں رفتار میں کردار میں، افکار میں ، افعال میں، اقوال میں، لیل ونہار میں، چال میں ڈھال میں، حرکات میں، سکنات میں، حالات میں، تاثرات میں، جذبات میں، خیالات میں، دن رات میں ، ہر بات میں عقائد میں، اعمال میں، محمد عربیؐ کی سنت عطا کر آمین۔ غیر مذہب دیکھ کر کہے یہ خادم اسلام آ رہا ہے وہ دیکھو محمدؐ عربی کا غلام آ رہا ہے۔

☆ اے اللہ تیرا دین ہماری آنکھوں کے سامنے مٹتا رہا اور ہم دنیا بنانے میں لگے رہے ہیں معاف فرمادے اور باقی ماندہ پوری زندگی اپنے دین کو مٹنے سے بچانے کے لیے استعمال کرنے کی توفیق عطاء فرما۔

☆ اے اللہ پوری دنیا کے کفار کو اسلام کی دولت عطاء فرما اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو دین پر کھڑا فرمادے۔

☆ اے اللہ ہم صلہ رحمی سے محروم رہے ہمارا یہ جرم عظیم معاف کردے اور ہمیں صلہ رحمی کرنیوالا بنا۔

☆ اے اللہ ہمیں پوری انسانیت کے حقوق کی پاس داری کرنے والا بنا دے۔

☆ بالخصوص ہمیں اپنے والدین، رشتے دار، یتیموں، مسکینوں پر احسان کرنے والا بنا۔

☆ اے اللہ نبی کریمؐ اور صحابہ اکرام کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

☆ اے اللہ جتنے مسلمان بھی آج تک فوت ہو چکے ہے سب کی مغفرت فرما

سب کی قبروں کو اپنے نور سے روشن فرما اور ہم جو زندہ ہیں۔

☆ ہمیں ایسے عمل کرنے کی توفیق عطاء فرما کہ ہم بخشش کے قابل ہو جائیں۔

☆ اے اللہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے گھروں کو آباد فرما: مسلمانوں کے گھروں کی خیر فرما۔ مسلمانوں کی عزت و آبروی کی حفاظت فرما۔ مال و متاع کی حفاظت فرما ایمان کی حفاظت فرما۔

☆ اے اللہ پوری دنیا میں جہاں جہاں علماء حق کے مدارس ہے ان کی حفاظت فرما اور آبادی کے اسباب پیدا فرما! جن میں کوئی کمیاں ہیں ان کو دور فرما۔

☆ اے اللہ : تیرے نبی کریمؐ نے امت کے لیے جتنی دُعائیں مانگی سب ہمارے حق میں قبول فرما اور جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے پناہ عطا فرما۔

☆ اے اللہ: دنیا میں جہاں جہاں مسلمان دُعائیں مانگتے ہیں ہمیں سب دُعاؤں میں آمین کا درجہ عطا فرما۔

☆ اے اللہ : ہم اپنی ضرورتوں کے مطابق مانگتے ہیں تو اپنی حیثیت کے مطابق عطا فرما۔

☆ اے اللہ: نبی کریمؐ کی شفاعت کا حق دار ٹھہرانا۔

(آمین ثُمَّ آمین)

☆☆☆

کام کی باتیں

☆ اگر آپ نے نماز پڑھ لی ہے تو شکر کریں نہیں پڑھی ہے تو فکر کریں۔

☆ زندگی کے سفر میں بہت موڑ آتے ہیں نہ جانے زندگی کا آخری موڑ کونسا ہوگا۔

☆ اپنا سفر اللہ کے ذکر سے پورا کریں ممکن ہے یہ زندگی کا آخری سفر ہو۔

☆ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی منزل ہوتی ہے انسان کی آخری منزل قبر ہے۔

☆ دنیا کا بہت بڑا فاتح چنگیز خاں تھا لیکن آج کسی کو بھی اس کی قبر کا معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔

☆ قبرستانوں میں بعض قبروں پر کتبے لگے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ان کتبوں پر اکثر ورثاء کے قبروں پر نہ آنے کی وجہ سے کتبوں پر گرد وغبار جمع ہو چکا ہوتا ہے لیکن کسی کو نہیں معلوم کہ یہ قبر کس کی ہے:

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
قدرت نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

☆ جس آنکھ میں حیا نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیسے کرے گی۔

☆ جس چارپائی پر لٹا کر تجھے قبرستان لے جایا جائے گا جب وہ قبرستان سے خالی لوٹے گی تو کتنا خوفناک منظر ہوگا۔

☆ مسجدوں میں جنازے کا اعلان سننے والے عنقریب تیرا بھی اعلان ہونے والا ہے۔

عمر گزشتہ گزری ہے فتنہ فساد میں
توفیق دے کہ باقی گزرے تیری یاد میں

اجڑا ہوا میلہ:

قدیم سلسلہ ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں میلے لگائے جاتے ہیں جو کچھ وقت رہ کر اُجڑ جاتے ہیں انسان بھی اپنی زندگی میں ایک قسم کا میلہ لگاتا ہے جو اُجڑ جاتا ہے۔

اجڑے ہوئے میلے کی کہوں کیسے کہانی
اجڑا ہے تو اب کوئی نہیں باقی نشانی!
دنیا میں اجڑنے ہی کو تو لگتے ہیں میلے
میلوں کے اجڑنے کی روایت ہے پُرانی
اک روز حکیم اپنا اُجڑ جائے گا میلہ
افسوس کہ تو نے یہ حقیقت نہیں جانی

بُرا دوست

(۱) برے دوست کی مثال کوئلے کی سی ہے گرم ہو تو جلاتا ہے ٹھنڈا ہو تو کالا کرتا ہے۔

(۲) برا دوست زہریلے سانپ سے بھی برا ہے کیونکہ سانپ جان کو نقصان دیتا ہے مگر برا دوست ایمان کو نقصان دیتا ہے۔(پیرِ رومی)

(۳) بُرا دوست کبھی کبھی شیطان سے بھی زیادہ بُرا ہو جاتا ہے کیونکہ شیطان انسان کے دل میں برائی کا وسوسہ پیدا کرتا ہے مگر بُرا دوست ہاتھ پکڑ کر برائی کے مقام پر لا کھڑا کرتا ہے:

(۴) برے انسان کی دوستی انگور کی اُس بیل کی طرح ہے جسے خاردار درخت پر

چڑھا دیا جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ پھل پھول پتے سب خراب ہو جائیں گے۔

(میاں محمد بخش)

(۵) اے ایمان والو کافروں کو اپنا دوست مت بناؤ۔ (القرآن)

(۶) کفار اسلام کے بدترین دشمن ہے مگر زبانی طور پر مسلمانوں سے دوستی کا دعوہ کرتے ہیں:

مسلمانوں کے ہیں دوست دشمن ہیں اسلام کے
یہ نہیں دوست حقیقی، دوست ہیں یہ نام کے

عورتوں کے لیے تحفہ

ایک گھر میں دو بھائیوں کی بیویاں رہتی تھی جو اکثر اوقات عام گھریلو عورتوں کی طرح سے چغلیاں کرنے میں وقت گزار دیتی ان کے محلے میں رائے ونڈ سے ایک محرم مستورات کی جماعت آئی: وہ دونوں بہنیں بیان وغیرہ سننے گئیں اور وہاں چغلی کے نقصان سے آگاہ ہوئیں تو گھر آ کر مشورہ کیا کہ ہم چغلی نہیں کریں گی اور مشورے سے تہہ پایا کہ اگر ہم میں سے کسی کے منہ سے چغلی کی بات نکل جائے تو وہ دس روپے بطور جرمانہ ادا کرے جو قریب کے مدرسہ کے غلے میں ڈال دیا جائے: چند دن تک تو بھول چوک کی وجہ سے ان کے منہ سے کبھی کبھار چغلی نکلتی رہی اور وہ جرمانہ ادا کرتی رہیں اس کے بعد چغلی کی یہ بدترین عادت الحمدللہ ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی قارئین سے گزارش ہے کہ اپنی گناہ والی عادتوں کو ترک کرنے کے لیے اسی تدبیریں سوچ کر عمل کرتے رہیں انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔

ایک درویش کا نہایت مفید قول

ایک درویش فرما رہے تھے کہ لوگو آج اللہ پاک چاہتا ہے کہ مجھ سے صلح رکھو لیکن تم نہیں مانتے مگر قبروں میں جانے کے بعد تم صلح کے لیے منتیں کرو گے مگر اللہ تعالیٰ نہیں مانیں گے تو پھر کیا ہوگا۔

فاقہ، تنگدستی اور بیماری کے اسباب

(۱) بغیر بسم اللہ کے کھانا۔ (۲) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا۔
(۳) کھڑے ہو کر کھانا۔ (۴) ننگے سر کھانا۔
(۵) جُوتے پہن کر کھانا۔ (۶) کھانے کے برتن کو صاف نہ کرنا
(۷) جھوٹ بولنا۔ (۸) کھڑے ہو کر نہانا۔
(۹) ننگے سر بیت الخلاء میں جانا۔ (۱۰) بیت الخلا میں باتیں کرنا۔
(۱۱) نہانے کی جگہ پیشاب کرنا (۱۲) بیت الخلا میں تھوکنا
(۱۳) حوض یا غسل والی جگہ پیشاب کرنا
(۱۴) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا (۱۵) مہمان کو حقارت سے دیکھنا
(۱۶) فقیر کو جھڑکنا (۱۷) صبح کے وقت سونا
(۱۸) مغرب کے بعد سونا
(۱۹) نماز قضاء کرنا (۲۰) قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا۔
(۲۱) اولاد کو گالی دینا (۲۲) اہل وعیال سے لڑتے رہنا۔
(۲۳) بزرگوں کے آگے چلنا (۲۴) نامحرم عورتوں کو دیکھنا
(۲۵) دروازے پر بیٹھنے کی عادت (۲۶) شکستہ کنگھا استعمال کرنا

(۲۷) گانے بجانے میں دل لگانا۔

ہر مسلمان کو جاننا چاہیئے سلام کیسے کرتے ہیں

اسلام علیکم..................تم پر سلامتی ہو۔

نہ یہ کہ

سلام علیکم..................تم پر لعنت ہو۔

اسام علیکم..................تم کو موت آئے

اساعلیکم..................تم خوشی کو ترسو۔

سام علیکم..................تم برباد ہو

اللہ تعالیٰ نے حُور کو کیسے بنایا؟

پاؤں سے لے کر گھٹنوں تک زعفران سے بنایا۔

گھٹنوں سے لے کر چھاتی تک مشک سے بنایا۔

سینے سے لے کر گردن تک عنبر سے بنایا۔

گردن سے لے کر سر تک کافور سے بنایا۔

حُور کے سر سے کستوری کی خوشبو مہک رہی ہوگی حُور کی جو پلکیں ہیں وہ گد کے پر کے برابر ہونگی اس کی آنکھ کتنی بڑی ہوگی اور اس کا چہرہ کتنا خوبصورت ہوگا۔ اس کے سر کے بال سر سے لے کر ٹخنوں تک ہوں گے۔ جب یہ حُور اپنے بالوں کو حرکت دے گی تو اس کے بالوں سے نُور پیدا ہوگا۔ اور جب یہ حُور اپنا ہاتھ تیرے ہاتھ میں دے گی تو تیرا سارا ہاتھ خوشبو سے مہک جائے گا۔ اس کے ہاتھ کا ایک پورا دُنیا میں ظاہر کر دیا جائے تو سارا جہاں مہک جائے گا۔

اس کا غرارہ تین میل تک گھوم رہا ہوگا۔

☆ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جنت میں اللہ تعالیٰ تمام اُمتیوں کے لئے تجلی فرمائیں گے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے خاص تجلی فرمائیں گے۔

☆ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی زیارت کرے گا وہ نابینا شخص ہوگا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا نبی اللہ جنتی پرندہ تو بڑے مزے میں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس پرندہ کو تناول کرنے والا اِس سے بھی زیادہ عیش ونشاط میں ہوگا۔

☆ اللہ کے راستے میں ایک جانور صدقہ کرنے سے سات سو جانور ملتے ہیں۔ (۷۰۰)

☆ تہجد کا پڑھنا حُور کا حق مہر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ کو کہے گا جاؤ جنتیوں کو میرا سلام کہو اور اُن کو میرا حکم سناؤ کہ تم سب جنت کے میدان میں میری زیارت کے لئے نکلو۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے۔ تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس وقت دعا کو قبول کیا جاتا ہے۔ اور اس وقت حُور بناؤ سنگھار کرتی ہے۔

حکم

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم میں شفاء ہے۔

☆ دواؤں میں شفاء نہیں ہے۔

☆ دوائی سنت سمجھ کر استعمال کرنی ہے۔

نسخہ

(۱) پودینہ دیسی ایک عدد گچھی۔

(۲) ادرک ایک عدد گنڈھی۔

(۳) تھوم دیسی 7 دانے

(۴) کالی مرچ 7 دانے

(۵) ہری مرچ بڑی پاپڑ 1 دانہ

(۶) نمک حسب ضرورت۔ (۷) خالص ہلدی ایک چمچی

ان سب کی چٹنی بنا کر کھانے کے ساتھ کھائے چھوٹی چمچی کے برابر لے۔

فائدہ: پٹھوں، گھٹنوں، بلڈ پریشر، پیشاب کی نالیاں، پاخانے کی نالیاں وغیرہ کی صفائی کے لئے اکسیر ہے۔

نماز کے فرائض وشرائط

نماز کے چھ فرائض اور سات شرائط ہوتی ہے اگر ان میں کوئی کمی واقع ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی:

(نماز کے فرائض)

(۱) نیت باندھتے وقت تکبیر تحریمہ کہنا:

(۲) تحریمہ کے بعد قیام یعنی کھڑا ہونا۔

(۳) قراءت یعنی قرآن مجید میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔

(۴) رکوع کرنا۔

(۵) دونوں سجدے کرنا۔

(۶) قعدہ اخیرہ:

نماز کی شرائط:

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا (۴) نماز کا وقت ہونا (۵) قبلہ کی طرف رخ کرنا (۶) نیت کرنا۔ (۷) نماز کے وقت کو پہچاننا۔

قبلے کی طرف منہ کرنا:

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ نماز کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے چنانچہ مسجدوں، عید گاہوں، اور جنازگاہوں میں تو قبلہ کا رُخ تعین ہوتا ہے لیکن گھروں یا دوسرے مقامات پر نماز پڑھتے وقت عموماً مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی جاتی ہے جوکئی مرتبہ قبلہ کا رُخ صحیح نہیں بھی ہوتا جس میں احتیاط بہت ضروری ہوتی ہے یوں تو آج کل کئی آلات مثلاً قطب نما، قبلہ نما وغیرہ ایسے ایجاد ہو چکے ہیں جن سے قبلہ کا رُخ آسانی سے دریافت کیا جا سکتا ہے لیکن ان میں کچھ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے ہم ایک ایسا نقشہ تحریر کر رہے ہیں۔ جس سے بغیر کسی مہارت کے نہایت آسانی کے ساتھ ہر مہینہ کی یکم تاریخ کو قبلہ کا صحیح رُخ دریافت کر سکتے ہیں ہم پاکستان کے ۴ بڑے شہروں کے اوقات درج کر رہے ہیں باقی شہروں کے نقشے درکار ہوں تو بذریعہ جوابی لفافہ طلب کیئے جا سکتے ہیں۔ آپ یہ اوقات دن میں ۳ مرتبہ دیکھ سکتے ہے لیکن جنوری، فروری اور نومبر، دسمبر میں چونکہ سورج دیر سے نکلتا ہے اور جلدی غروب ہو جاتا ہے۔ اس لیے صرف قبلہ کا رُخ دوپہر کے وقت ہی دیکھا جا سکتا ہے (رُخ دیکھنے کا طریقہ) نقشے میں بتائے

گئے وقت کے مطابق ایک دھاگہ کے ساتھ کوئی وزنی چیز باندھ کر لٹکائیں۔ مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق کی طرف آنے والے دھاگے کے سائے سیدھے قبلہ کی طرف ہونگے لیکن دوپہر کے وقت سایہ جنوب سے شمال کی طرف جائے گا جو صفوں کا سیدھا رخ ہوگا یعنی اس لکیر پر ایڑیاں رکھ کر مغرب کی طرف منہ کیا جائے تو یہ سیدھا قبلہ کی طرف ہوگا کسی بات کی سمجھ نہ آئے یا کچھ اور پوچھنا ہوتو بذریعہ جوابی لفافہ یا ٹیلی فون پر دریافت کیا جاسکتا ہے نقشہ اگلے صفحہ پر درج ہے۔

خط و کتابت یا ٹیلی فون کا رابطہ

محمد اسلام بیگ معرفت سبیل صحت دواخانہ کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور
فون نمبر 0344-4541810

نوٹ: یہ موبائل نمبر یو نمبر پر کنورٹ ہے۔

قبلہ کا رخ دیکھنے کا مصدقہ نقشہ (احسن الفتاویٰ)

تاریخ	لاہور			کراچی			کوئٹہ			پشاور		
	بوقت شام منٹ:گھنٹہ	بوقت دوپہر منٹ:گھنٹہ	بوقت صبح منٹ:گھنٹہ	بوقت شام منٹ:گھنٹہ	بوقت دوپہر منٹ:گھنٹہ	بوقت صبح منٹ:گھنٹہ	بوقت شام منٹ:گھنٹہ	بوقت دوپہر منٹ:گھنٹہ	بوقت صبح منٹ:گھنٹہ	بوقت شام منٹ:گھنٹہ	بوقت دوپہر منٹ:گھنٹہ	بوقت صبح منٹ:گھنٹہ
یکم جنوری	X	11.30	X	X	12.27	X	X	11.47	X	X	11.17	X
یکم فروری	X	11.45	X	X	12:39	X	X	12:3	X	X	11:34	X
یکم مارچ	5:48	11:49	X	X	12:39	X	5:49	12:10	X	5:16	11:42	X
یکم اپریل	4:24	11.49	X	5:32	12.33	6.54	4:24	12:12	X	4:3	11:46	X
یکم مئی	3:07	11:48	6:25	3:43	12:27	8:29	3:7	12:14	6:26	2:57	11:49	5:45
یکم جون	2:12	11:54	7:22	2:3	12:30	10:11	2:11	12:21	7:24	2:13	11:57	6:31
یکم جولائی	2:9	12:00	7:38	1:46	12:36	10:40	2:8	12:28	7;39	2:12	12:4	6:45
یکم اگست	2:56	11:59	6:55	3:19	12:37	9:12	2:55	12:25	6:56	2:50	12:1	6:11
یکم ستمبر	3:58	11:47	5:41	4:57	12:29	7:22	3:58	12:11	X	3:40	11:45	X
یکم اکتوبر	4:59	11:30	X	X	12:18	X	5:0	11:51	X	4;32	11:24	X
یکم نومبر	X	11:17	X	X	12:10	X	X	11:36	X	X	11:7	X
یکم دسمبر	X	11:17	X	X	12:14	X	X	11:34	X	X	11:4	X

بے باکی سے جواب دینے والا

ایک بادشاہ نے اپنے وزیروں سے پوچھا کہ بتاؤ تمہارے تجربہ میں بے وقوف کون ہے وزیروں نے اپنے اپنے تجربہ کے مطابق لوگوں کے نام لے دیئے ایک وزیر خاموش رہا بادشاہ نے پوچھا آپ جواب کیوں نہیں دیتے وزیر نے کہا کہ جواب تو مجھے آتا ہے لیکن مشکل بہت ہے بادشاہ نے کہا جیسا بھی ہے جواب دو۔ وزیر نے بڑی سنجیدگی سے کہا کہ میرے خیال میں سب سے بڑا بے وقوف وہ شخص ہے جو خدا کی زمین پر اپنا حکم چلاتا ہے۔ بادشاہ یہ سن کر تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہا اور پھر دربار برخاست کر دیا۔

داستانِ مصر:

کہتے ہیں مصر کے ایک بادشاہ کے دو بیٹے تھے بڑے بیٹے نے دین کا علم حاصل کیا اور ایک مدرسہ بنا کر دین پڑھانے میں مصروف ہو گیا جبکہ چھوٹے بیٹے نے دنیا کا علم حاصل کر کے بادشاہی سنبھال لی۔ ایک دن دونوں بھائیوں کی بحث ہوئی چھوٹے بھائی نے کہا کہ میں نے دنیا کا علم حاصل کر کے بادشاہی سنبھال لی تو نے دین کا علم حاصل کر کے کیا حاصل کیا۔ بڑے بھائی نے کہا کہ اس ملک میں دو شخص گزرے ہیں ایک خدا تعالیٰ کا دشمن فرعون تھا اور دوسرا اللہ تعالیٰ کا محبوب پیغمبر جناب موسیٰؑ تھے۔ اب میں جناب موسیٰؑ کے مصلیٰ پر بیٹھا ہوں اور تو فرعون کے تخت پر۔ کون اچھا رہا؟؟ خود ہی فیصلہ کر لو۔

بادشاہ کی ماں کا خواب:

ایک مرحوم بادشاہ کی والدہ نے خواب میں قبرستان دیکھا اور قبرستان کے

محافظ سے کہا کہ میں بادشاہ کی ماں ہوں میرے بیٹے کی قبر کہاں ہے محافظوں نے کہا کہ اماں جی یہاں سینکڑوں بادشاہ مدفون ہیں نہ جانے آپ کس بادشاہ کا ذکر کر رہی ہو۔

جو کوئی جمیا اوس نے انت مرنا جیہڑا بنیا او مسمار ہویا
لٹیا گئیاں جوانیاں حسن دولت جدوں موت دا گرم بازار ہویا

بواسیر کا بفضلہٖ تعالیٰ روحانی کامیاب علاج

یہ علاج صرف دین کی تعلیمات کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(تشریح) یہ علاج ہر قسم کی جلدی مرض کے لیے مفید ہے۔ خصوصاً ہر قسم کی بواسیر کو فائدہ دیتا ہے۔ (۲) نوجوان لڑکے لڑکیوں کے چہرے کے کیل مہاسے۔ (۳) جسم کے کسی بھی حصہ کے مہاسے یعنی موہکے پرانی چنبل پرانی جلدی خارش (الرجی) بھگندر غرض کے تمام جلدی بیماریوں میں مفید ہے۔

یاداشت:

(ا) یہ علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے۔ ہم کوئی معاوضہ وغیرہ نہیں لیتے۔

(۲) دم بروز اتوار صبح ۹ تا شام عصر تک کیا جاتا ہے۔ مردوں کو مرد اور عورتوں کو عورت بہن دم کرتی ہے۔

نوٹ: بیرون لاہور کے حضرات بروز جمعہ، ہفتہ بذریعہ ٹیلی فون بھی دم کروا سکتے ہیں نمبر یہ ہے۔ 0333-4389638 -0331-4310810

(۲) دوبارہ گذارش کی جاتی ہے کہ ہم یہ دم بالکل فری یعنی بلا معاوضہ کرتے ہیں۔ (۳) تڑپتے ہوئے مریض دم کروائیں انشاء اللہ صرف ۲ منٹ میں آرام آ جاتا ہے:

شیخوپورہ شہر میں دم کروانے کا ایڈریس

ماسٹر عبدالرحمٰن، سکنہ جیتا، ضلع شیخوپورہ

فون نمبر **0300-4404153** یہ نمبر ٹیلی نار پر کنورٹ ہے۔

لاہور میں دم کروانے کا پتہ:

بابا جی دم کرنے والے معرفت سبیل صحت دواخانہ نزد جامعہ مسجد گنبد والی کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور فون: **0331-4310810-0333-4389638**

صدقہ جاریہ

مسلمان کی ہر چیز یا ہر عمل انسانیت کی امانت ہے اسے حق داروں تک پہنچانا مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے اس عمل خیر کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہر خواہش مند کے لیے عمل حاظر ہے۔ شرط یہ ہے کہ عمل کرنے والا نیکی کی زندگی گزارنے والا ہو خاص طور پر ۵ وقت کا نمازی اور رزق حلال کا اہتمام کرتا ہو عمل یہ ہے ہر مریض کو کہا جائے کہ اپنا دایاں ہاتھ بیماری کی جگہ پر کپڑے کے اوپر سے رکھ لو لیکن بواسیر کی صورت میں مریض بایاں ہاتھ رکھئے اور عامل یہ عمل کریں۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ انشآء الله

۳ بار پڑھ کر مریض پر پھونکے اور پھر یہ دعا ۷ مرتبہ پڑھ کر پھونکے۔

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْم

نوٹ: یہ دونوں دُعائیں حدیث پاک میں مذکور ہیں اور ان کے بارے فرمایا گیا ہے کہ موت مقدر نہ ہو چکی ہو تو اللہ پاک شفاء عطا فرمائیں گے۔ پھر

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ. بِسْمِ اللّٰهِ

مکمل پڑھے اور پھر ۷ مرتبہ سورت فاتحہ پڑھے اور ہر بار مریض کو

پھونک مارتے جائے اور آخر میں یہ آیت شریفہ ۷ بار پڑھے اور ہر بار ایک ایک مرتبہ پڑھنے پر مریض کو پھونک مارتے جائے آیت شریفہ یہ ہے:

والسَّارِقُ والسَّارِقَةُ سے لے کر عَزِيزٌ حَكِيمٌ تک

(پارہ ۶ آیت ۳۸)

یاداشت

اگر فائدہ میں کمی ہو تو ۲ یا ۴ ہفتوں کے بعد پھر دم کر دے: ورنہ ایک بار ہی کافی ہے۔

(۲) جلدی امراض کے علاوہ جوڑوں کے درد، ہرنیا یعنی فتق ٹیر خار بچوں کے سر کا بڑا ہونا، جسم کی گھلٹیاں، دانت درد، سر درد ناف، وغیرہ میں بھی مفید ہے۔

(۳) بلکہ ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے مطابق آپ جس مرض میں بھی یہ دم کریں گے انشاءاللہ ضرور فائدہ ہوگا۔

(۴) اگر کچھ پوچھنا مقصود ہو تو بذریعہ ٹیلی فون پوچھ سکتے ہے۔ نمبر یہ ہے: **0331-4310810-0333-4389638**

(۵) جب کسی مریض کو فائدہ ہو تو دم کرنے والے حضرات مہربانی کر کے ہمیں مندرجہ بالا نمبروں پر ضرور مطلع کریں۔

(۶) دوبارہ تاکید ہے کہ ہر عامل بہن، بھائی، کو نمازی اور رزق حلال کھانے والا ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: ہماری طرف سے اس عمل کی ہر مسلمان بہن، بھائی کو اجازت ہے۔

مسلمان بچوں کا صفحہ:

اس صفحے میں مسلمان بچوں کیلئے ۳ نظمیں دی گئی ہیں۔ انہیں اپنے بچوں کو یاد کروائیں

اور دوسرے مسلمان بچوں کو بھی یاد کروائیں ہو سکے تو چھپوا کر یا فوٹو کاپی کرا کر سکولوں میں تقسیم کروائیں یا مفت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل پتہ رجوع کریں۔

معرفت سہیل صحت دواخانہ کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور 0333-4389638 -0331-4310810

مسلمان بچوں کے لیے A,B,C,D

رحم کرو اللہ جی	A,B,C,D
سب کا مالک اللہ ہی	E,F,G
سب کچھ مانگوں اللہ سے	H,I,J,K
سارے مانو اللہ کو	L,M,N,O
اللہ ہے پروردگار	P,Q,R
ہر اک شے ہے اللہ کی	S,T,U,V
اللہ ہی ہے سب کا ہیڈ	W,X,Y,Z

مسلمان بچوں کے لیے بارش کا گیت:

بارش آئی بارش آئی بارش اللہ نے برسائی
اللہ نے جب مینہ برسایا ہر ایک بچہ خوب نہایا
کپڑے بھیگے ٹھنڈک پائی، بارش آئی، بارش آئی، بارش اللہ نے برسائی

مسلمان بچوں کے لیے کھیل کا گیت:

آؤ بچوں کھیلیں کھیل رب نے کرایا اپنا میل
حمد خدا کی کرتے کرتے اچھے اچھے کھیلیں کھیل
ہم کو ملا ہے حکم خدائی کھیل میں کرنا نہیں لڑائی
جو کوئی کھیل میں کرے لڑائی اس کو جانا ہوگا جیل

فہرست مضامین

آپ کا اُمت کے لیئے رونا:

ساری دنیا میں ایسا شخص کوئی نہیں ہے۔ جو اولاد کی محبت میں تڑپ تڑپ کر دنیا سے گیا ہو۔ صرف ایک ہستی ہے۔ حضرت محمدؐ جو ۲۳ برس اُمت کے لئے تڑپا، مچلا، رویا، ایسا رویا کہ اللہ کو بھی ترس آ گیا اللہ نے کہا میرے محبوب اتنا نہ رویا کر۔

طائف کے پہاڑوں سے جا کر پوچھو اُن شریر لڑکوں نے آپ کو ۳ میل پتھر مارے جس سے آپؐ لہولہان ہوئے۔ آپؐ بے ہوش ہو کر گر گے۔ آخر کار دشمن کے باغ میں پناہ لینی پڑی عتبہ بن ربیعہ آپؐ کا سخت دشمن تھا۔ جب اُس نے آپؐ کو دیکھا تو اُس کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور کہنے لگا ہائے محمدؐ بن عبداللہ کے ساتھ کیا ہو گیا۔ عتبہ بن ربیعہ نے خود انگور توڑے اور پلیٹ میں رکھ کر لایا اور خود دینے کے لیے جا رہا تھا کہ راستے میں شرم حائل ہو گئی۔ اور غلام عداس سے کہا کہ یہ انگور لے جا اُس کو رشتے داری کا واسطہ دینا کہ یہ انگور رد نہ کرنا ان کو کھا لینا۔ آپؐ نے غلام عداس کو اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ لیکن عتبہ بن ربیعہ اسلام میں داخل نہ ہو سکا کیونکہ اللہ کا بھلائی کا ارادہ اس کے ساتھ نہ تھا۔

حسن و جمال:

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مخصوص انداز میں غار ثور اور سفر ہجرت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ اے ابو بکر صدیقؓ مجھے تیری گود ایک کھلے ریل کی مانند نظر آتی ہے اور نبی کریمؐ کا چہرہ اس ریل میں رکھے ہوئے قرآن کی مانند نظر آتا ہے اور آپؓ مجھے ایک قاری کی مانند نظر آتے ہیں۔ جو بیٹھا ہوا اس قرآن کو پڑھ رہا ہے۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ

☆ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن حضورؐ کا اخلاق بیان کرتا ہے۔

حوّا کا حسن و جمال ۹۰ فی صد تھا:

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جب پیدا کیا تو وہ جنت میں اداس اداس رہتے تھے ایک دفعہ آدمؑ لیٹے ہوئے تھے۔ جب بیدار ہوئے تو بائیں طرف دیکھا تو حوّا کو پایا تو بہت خوش ہوئے حوّا بہت خوبصورت تھیں حوّا اپنے حسن و جمال میں بے مثال تھیں حوّا کا حسن ۹۰ فی صد تھا۔ آدمؑ نے حوّا سے پوچھا کہ تو کون ہو حوّا نے کہا میں تیری ساتھی ہوں اللہ تعالیٰ نے تیری بائیں پسلی سے مجھ کو پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حوّا کا نکاح کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اب اِس کا حق مہر ادا کرو تو آدمؑ دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تیری اولاد میں ایک نبی محمدؐ آنے والا ہے۔ اُس پر آپ ایک بار درود شریف پڑھ دیں تو آپ کا حق مہر ادا ہو جائے گا۔

موت کی تلخی:

حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے کافر کہنے لگے کہ آپ تازہ مرنے والے کو زندہ کرتے ہیں ممکن ہے وہ ابھی مرا ہی نہ ہو کسی پرانے مردہ کو زندہ کر کے دکھایئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم خود جس کا چاہو انتخاب کر لو کہنے لگے کہ حضرت نوحؑ کے بیٹے سام کو زندہ کیجئے۔ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے سام کو زندہ کر دیا

دیکھا گیا کہ ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہو رہے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے زمانہ میں تو بال سفید نہ ہوتے تھے۔ آپ کے بال کیسے سفید ہو گئے کہنے لگے میں نے آواز سنی تو سمجھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے۔ بس اس کی ہیبت سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے پوچھا گیا کہ آپ کو موت آئے ہوئے کتنی مدت ہو گئی کہنے لگے چار ہزار سال مگر موت کی تلخی کا اثر ابھی تک بدستور باقی ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ:

کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام گھر سے بھیس بدل کر اجنبی بن کر نکلے اور جو شخص بھی آپ کو ملتا اِس سے اپنے متعلق سوال کرتے ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام بشکل آدمی انہیں ملے آپ نے حسب معمول اِن سے پوچھا اے نوجوان تو داؤد کے متعلق کیا کہتا ہے وہ بولے آدمی تو اچھا ہے مگر اس میں ایک عادت ہے پوچھا وہ کیا کہا مسلمانوں کے بیت المال سے کھاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس شخص سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں جو اپنے ہاتھ کی مشقت سے کھاتا ہو آپ روتے ہوئے محراب میں آ گئے اور گڑ گڑا کر دُعا مانگنے لگے اے اللہ مجھے کوئی کام سکھا دے کہ میں اپنے ہاتھ سے کیا کروں اور مسلمانوں کے بیت المال سے مستغنی ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زرہ بنانے کا عمل سکھایا اور لوہے کو آپ کے ہاتھ میں موم کی طرح گوندھا ہوا جیسے نرم آٹا اور آپ امور مملکت اور گھر جیسے کی ضروریات سے فارغ ہوتے تو زرہ بنایا کرتے اور انہیں بیچ کر اپنی اور اہل و عیال کی بسر اوقات کیا کرتے۔ قرآن پاک میں بھی اس قصہ کا ذکر ہے۔

مریض کی عیادت کرنا:

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ اپنے

مومن بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے تو واپس آنے تک وہ گویا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔ (مسلم)

☆ حدیث:

حدیث میں ہے کہ جو شخص جنازہ کی چارپائی چاروں طرف سے اُٹھائے یعنی چاروں طرف سے کندھا دے تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گیں۔

جو شخص جنازہ پڑھ کر آئے تو اُس کو ایک قراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفنا کر بھی آئے تو اُس کو دو قراط کا ثواب ملتا ہے قراط کہتے ہیں اُحد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے کو۔

☆ تین شخص جنت میں نہ جائیں گئے:

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ تین شخص یہ ہیں جو کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

(۱) ایک دَیُّوث

(۲) دوسرے شراب کا عادی

(۳) تیسرے عورتوں کی نقل اُتارنے والا

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے عادی کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن دَیُّوث کون شخص ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ وہ بے حیا انسان ہے۔ جسے اس بات کی پروانہیں کہ اس کی بیوی کے پاس کون شخص آتا جاتا ہے۔ (طبرانی)

ماں کا خدمت گزار:

آپؐ جنت میں گئے تو کیا دیکھا کہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہے اور جنت والے سن رہے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا یہ کون تلاوت کر رہا ہے۔ تو آپ کو بتا گیا کہ نعمان بن حارثہ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ تو مدینہ میں ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ مدینے میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے تو ساری جنت والوں کو قرآن سنایا جاتا ہے کیونکہ وہ ماں کا بڑا خدمت گزار ہے۔ ماں کو خود دباتا ہے۔ ماں کے خود کپڑے دھوتا ہے۔ ماں کے سر میں خود تیل لگاتا ہے۔ ماں کے سر کے بالوں میں خود کنگھی کرتا ہے اور مان کے سر سے جوؤں خود نکالتا اور ماں کو خود دائیں ہاتھ سے نوالہ بنا کر کھلاتا۔ جب ماں کھانا کھا لیتی ہے تو اُس کے منہ کو خود صاف کرتا اگر ماں کوئی بات کہتی اور وہ تو سمجھ میں نہ آتی تو دوبارہ نہیں پوچھتا تھا۔ خادمہ یا بیوی سے پوچھتا تھا کہ ماں نے کیا کہا تھا۔ ماں کی خدمت کا یہ صلہ ملا کہ مدینہ میں قرآن کی تلاوت کرتا۔ جنت میں سب جنتی قرآن سنتے تھے۔

کھجور کے تنے کا رونا:

آپ گھر سے نکلتے اور کھجور کے تنے کے ساتھ لگ کر خطبہ دیتے تھے۔ پانچواں سال مجمع بڑھ گیا ممبر کی ضرورت پڑی تو ممبر بنایا گیا۔ آپ گھر سے نکلے کھجور کے تنے کو پار کیا ممبر کی پہلی سیڑھی پر جب آپؐ نے قدم مبارک رکھا تو یہ کھجور کا تنا اس طرح رویا حسن بصریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی چیخ مارتی ہے۔ آپ ممبر سے نیچے اُترے اور اس تنے کو اپنے سینے سے لگایا اور اُس کے ساتھ سرگوشیاں کی کہ میں اللہ سے کہہ کہ تجھے جنت کا درخت بنوا دوں گا۔ تب وہ چپ ہوا اور پھر دیر تک ہچکیاں لیتا رہا۔ آپؐ دوبارہ ممبر پر تشریف لائے اور

لوگوں کو ارشاد فرمایا اگر میں اس کو اپنے سینے کے ساتھ نہ لگاتا تو یہ تنا قیامت تک میری یاد میں روتا رہتا کھجور کا تنا بھی جانتا ہے کہ یہ اللہ کا رسولؐ ہے۔ نہیں جانتے تو ہم نہیں جانتے۔

☆ جنت:

(۱) کلمہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتے ہیں۔

(۲) نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتے ہیں۔

(۳) زکوۃ ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتے ہیں۔

(۴) حج کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتے ہیں۔

(۵) طواف کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتے ہیں۔

(۶) نیکی کا کوئی بھی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرماتے ہیں۔

(۷) روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ خود ملتے ہیں اور روزہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دیتے ہیں۔

☆ محبت:

ایک مرتبہ آپؐ نے ابوبکرؓ کو پھٹے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تو آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ تم پر ایک وقت خوشحالی کا تھا اب تمہیں دین کی وجہ سے کتنی مشقتیں اُٹھانی پڑ رہی ہیں ابوبکرؓ تڑپ کر بولے اگر ساری زندگی اس مشقت میں گزار دوں اور شدید تکلیف میں مبتلا رہوں حتیٰ کہ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا بھی نہ لگے تو آپؐ کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کرنا میرے لیے آسان ہے۔

جنت میں دماغ کے سارے سیل کھل جائیں گے:

عام انسان کا دماغ صرف چار پانچ فیصد کام کرتا ہے باقی سارا سویا ہوا

ہے۔ جو پڑھتے ہیں ان کا سات آٹھ فیصد ہو جاتا ہے اور جو زیادہ محنت کرتے ہیں ان کا نو فیصد ہو جاتا ہے۔ آئن سٹائن کا دماغ دیکھا گیا تو 11.2 فیصد اس کا استعمال ہوا تھا۔ باقی اِس کا بھی استعمال نہیں ہو سکا۔ جو سائنس کا شہنشاہ سمجھا جاتا ہے اس کا بھی 11.2 فیصد استعمال ہوا تھا باقی اس کا بھی سویا ہوا تھا۔ جنت میں دماغ کے سارے سیل کھل جائیں گے۔

تالے اور دروازے کا کھلنا:

حضرت ابوبکرؓ نے وفات سے پہلے وصیت کی تھی کہ جب میرا جنازہ تیار ہو جائے تو روضہ اقدس کے دروازے پر لے جا کر رکھ دینا اگر دروازہ کھل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ جنت البقیع میں دفن کرنا۔ چنانچہ جب آپؓ کا جنازہ دروازہ پر رکھا گیا تو تالہ کھل گیا اور دروازہ بھی کھل گیا اور ایک آواز صحابہؓ نے سنی کہ ایک دوست کو دوسرے دوست کی طرف لے آؤ۔

جان ہی دے دی جگر نے آپ پائے یار پر
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل، غیاب و جستجو عشق حضور اضطراب

(اقبال)

میرا شوق اور انتظار دیکھ:

ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ نے نبی کریمؐ کو اپنے گھر کھانے کے لئے مدعو کیا۔ جب نبی کریمؐ۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ کے ہمراہ حضرت عثمانؓ کے گھر کی طرف چلے تو حضرت عثمانؓ سارا راستہ نبی کریمؐ کے قدم مبارک کی

طرف دیکھتے رہے۔ صحابہ کرامؓ نے جب یہ بات نبی کریمؐ کو بتائی تو آپؐ نے حضرت عثمانؓ سے اس کی وجہ دریافت کی عرض کیا اے اللہ کے محبوبؐ آج میرے گھر میں اتنی مقدس ہستی آئی ہے کہ میری خوشی کی انتہا نہیں میں نے یہ نیت کی تھی کہ آپؐ جتنے قدم مبارک اپنے گھر سے چل کر یہاں آؤ گے میں اتنے غلام اللہ کے راستے میں آزاد کروں گا۔ اس لیے آپ کے قدم مبارک گنتا رہا۔

آپؐ کی محبت اور جُدائی میں اشعار:

اپنے دور خلافت پر حضرت عمرؓ ایک مرتبہ رات کو گشت کر رہے تھے۔ آپؓ نے ایک گھر سے کسی کے اشعار پڑھنے کی آواز سنی جب قریب ہوئے تو پتہ چلا کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریمؐ کی محبت اور جُدائی میں اشعار پڑھ رہی ہے۔ حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ بوڑھی عورت نے حضرت عمرؓ کو دیکھا تو حیران ہوئی اور کہنے لگی۔ امیر المومنینؓ آپ رات کے وقت میرے دروازے پر کیسے آئے؟ آپؓ نے فرمایا ایک فریاد لے کر آیا ہوں کہ وہ اشعار مجھے دوبارہ سنائیں جو آپ پڑھ رہی تھیں بوڑھی عورت نے اشعار پڑھے۔

حضرت محمدؐ پر نیک اور اچھے لوگ درود شریف پڑھ رہے ہیں وہ راتوں کو جاگنے والے اور سحر کے وقت روزہ رکھنے والے تھے موت تو آنی ہی ہے کاش مجھے یقین ہو جائے کہ مرنے کے بعد مجھے آپؐ کا ملاپ نصیب ہو گا یا نہیں۔

حضرت عمرؓ وہیں زمین پر بیٹھ کر کافی دیر تک روتے رہے دل اتنا غم زدہ ہوا کہ کئی دن بیمار رہے۔

بوڑھوں کیلئے رحمت:

آپؐ کی آمد سے بوڑھوں کو بھی عزت ملی اس وقت بوڑھوں کی کوئی

عزت نہیں کرتا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے کسی ایسے شخص کی عزت کی جس کے بال اسلام میں سفید ہو گئے ہوں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اپنے اللہ تعالیٰ کی عزت کی۔

فرشتوں کیلئے رحمت:

نبی کریمؐ نے ایک مرتبہ جبرائیلؑ سے پوچھا کیا آپ کو بھی میری رحمت سے حصہ ملا۔ عرض کیا جی ہاں آپ کی تشریف آوری سے پہلے مجھے اپنے انجام کے بارے میں ڈر لگا رہتا تھا۔ آپؐ کے تشریف لانے کے بعد مجھے اپنے انجام کے بارے میں تسلی نصیب ہوگئی کہ:

اللہ مجھے عذاب نہیں دیں گے

☆ مذکورہ بالا اقوال سے ہم رسول کریمؐ کی محبت کی مندرجہ ذیل علامتیں اخذ کر سکتے ہیں۔

(۱) نبی کریمؐ کے دیدار اور محبت کی شدید تمنا

(۲) نبی کریمؐ پر جان و مال نچھاور کرنے کے لئے ہر وقت کامل تیاری۔

(۳) نبی کریمؐ کے احکامات کو پورا کرنا اور منکرات سے بچنا۔

(۴) نبی کریمؐ کی سنت کی حمایت و تائید اور آپؐ پر نازل کردہ شریعت کا دفاع،

جس شخص میں یہ نشانیاں موجود ہوں وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے کہ انہوں نے اس کے سینے میں اپنے حبیب کریمؐ کی محبت ڈال اور اِس بات کا اللہ سے سوال بھی کرے کہ یہ نعمت ہمیشہ اسے میسر رہے اور اگر کسی میں یہ ساری علامتیں یا اِن میں سے بعض علامتیں موجود نہ ہوں تو وہ روز حساب سے قبل اپنا محاسبہ خود ہی کرے کہ اس دن سینوں میں چھپے ہوئے کھوٹ ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ رب اللہ تعالیٰ اور

اہل ایمان کو دھوکا دینے کی بے کار کوشش نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش کرنے والا اپنے آپ ہی کو دھوکا دیتا ہے۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
میں لیکن باوجود ان کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں آقا ومولا کی عظمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا یہاں ہو نہیں سکتا

عاشق صادق کا ہاتھ زخموں سے شل ہوگیا:

حضرت طلحہؓ کی ڈھال ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے تو اِس خوف سے ڈھال اُٹھانے کے لئے نہیں جھکتے کہ کہیں وہ جھکیں اور کوئی وار ان کے محبوبؐ پر ہو جائے ہر وار کو اپنے ہاتھ پر ہی روکتے ہیں یہاں تک کہ اس عاشق صادق کا ہاتھ زخموں سے شل ہو جاتا ہے۔

☆حضورؐ کا طریقہ بدلنے والوں کے لئے پھٹکار:

آپؐ نے ارشاد فرمایا میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ جو شخص میرے پاس آئے گا وہ اِس کا پانی پیئے گا اور جو ایک بار پی لے گا پھر اُسے کبھی پیاس نہیں لگیگی۔ کچھ لوگ میرے پاس وہاں آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے مگر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے آدمی ہیں۔ مجھے جواب ملے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپؐ کے بعد نئی نئی بدعتیں ایجاد کر لی تھیں یہ قیامت کے دن حضورؐ کے حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔ آپؐ جواب سن کر یہ کہنے لگے۔ سُحقاً سُحقاً پھٹکار پھٹکار اِن لوگوں کے لئے جنہوں نے میرے بعد میرا طریقہ بدل ڈالا۔

روزِ حشر کو پینا ہے دستِ نبی سے جام
اُن کے پلانے امت کے پینے کی خیر ہو

تراویح پڑھنے پر گزشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

(۱) تراویح کے ایک سجدے پر اللہ تعالیٰ ۲/۱/۱ ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

(۲) تراویح کے ۲۰ سجدوں پر اللہ تعالیٰ ۶۰ ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

(۳) تراویح کے ایک سجدے پر اللہ تعالیٰ ایک سرخ یاقوت کا محل عطا فرماتے ہیں۔ جس کے ۶۰ ہزار دروازے سونے اور چاندی کے ہیں اِس میں حُوریں بے شمار ہوں گی۔

(۴) تراویح کے ایک سجدے پر اللہ تعالیٰ جنت میں ایک درخت لگا دیتے ہیں جس کا سایہ عربی نسل کا گھوڑا ۱۰۰ سال چلتا رہے تو اُس کا سایہ ختم نہ ہو۔

(۵) جو رمضان کی راتوں میں تراویح ایمان و یقین کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں پڑھے گا۔ اُس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۶) رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہو جاتا ہے۔

(۷) رمضان میں فرض کا ثواب ۷۰ گناہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

اسلام میں جو بوڑھا ہو جائے اللہ اُس کو عذاب نہیں دیتے:

یحییٰؒ بن اکثم ایک محدث ہیں جب اِن کا انتقال ہوا۔ تو ایک شخص نے اِن کو خواب میں دیکھا۔ اُن سے پوچھا کیا گزری۔ فرمانے لگے کہ میری پیشی ہوئی مجھ سے فرمایا او گنہگار بوڑھے تُو نے فلاں کام کیا فلاں کیا۔ میرے گناہ جب سب گنوائے گئے اور کہا گیا کہ تُو نے ایسے ایسے کام کئے میں نے عرض کیا یا اللہ مجھے

آپ کی طرف سے یہ حدیث نہیں پہنچی فرمایا کہ کونسی حدیث پہنچی ہے عرض کیا مجھ
سے عبدالرزاق نے کہا اُن سے معمرؒ نے کہا اُن سے زُہریؒ نے کہا اُن سے عُروہؓ
نے کہا اُن سے حضرت عائشہؓ نے کہا اُن سے حضورؐ نے ارشاد فرمایا ان سے
جبرائیلؑ نے عرض کیا اُن سے آپ نے ارشاد فرمایا جوشخص اسلام میں بوڑھا ہو
جائے تو میں اس کو عذاب نہیں دیتا اگر میں عذاب دینے کا ارادہ بھی کروں تو اُس
کے بڑھاپے سے شرما کر معاف کر دیتا ہوں اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ میں بوڑھا
ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ ارشاد ہوا کہ عبدالرزاق نے سچ
کہا اور معمر نے بھی سچ کہا زُہریؒ نے بھی سچ کہا عروہؓ نے بھی سچ نقل کیا۔ عائشہؓ
نے بھی سچ کہا اور نبیؐ نے بھی سچ کہا اور جبرائیلؑ نے بھی سچ کہا اور میں نے بھی
سچی بات کہی۔

جہنم کی آگ کے کنگن:

آپؐ کی اتباع کرنے والے صرف صحابہؓ ہی نہ تھے۔ بلکہ آپؐ سے محبت
کرنے والی ایمان دار صحابیاتؓ بھی اسی طرح آپؐ کی اطاعت کرتی تھیں۔
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی بیٹی
کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی بیٹی کی کلائیوں میں سونے کے دو
موٹے موٹے کنگن تھے آپؐ نے فرمایا کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟ عورت نے
عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سونے کے ان
دو کنگنوں کی وجہ سے تمہیں جہنم کی آگ کے دو کنگن پہنائے جائیں؟ راوی کا بیان
ہے عورت نے وہ دونوں کنگن اُتار کر آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور عرض کیا
یہ دونوں کنگن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اللہ کے لیے ہیں اللہ اکبر عورت نے

آپؐ کے ارشاد کی تعمیل میں ان کنگنوں کی زکوۃ ادا کرنے پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ ان
کی ملکیت ہی سے دستبردار ہوتے ہوئے انہیں آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کہ
آپؐ جہاں چاہیں اللہ کی راہ میں انہیں خرچ کر دیں۔

☆ آپؐ کی دُعا سے سردی دُور:

حضرت بلالؓ فرماتے ہیں میں نے سردی کی ایک رات میں صبح کی اذان
دی لیکن کوئی آدمی نہ آیا۔ میں نے پھر اذان دی لیکن پھر بھی کوئی نہ آیا اس پر حضورؐ
نے فرمایا اے بلالؓ لوگوں کو کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر
قربان ہوں سردی بہت زیادہ ہے اس وجہ سے لوگ ہمت نہیں کر رہے ہیں۔ اس
پر حضورؐ نے یہ دُعا فرمائی اے اللہ لوگوں سے سردی دُور کر دے۔ حضرت بلالؓ کہتے
ہیں پھر میں نے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز میں اور اشراق کی نماز میں بڑے آرام
سے آ رہے ہیں انہیں سردی محسوس نہیں ہو رہی بلکہ کچھ لوگ پنکھا کرتے ہوئے آ
رہے ہیں۔

☆ دنیا کو دکھا دینا:

حضرت عوفؓ بن مالک فرماتے ہیں میں نے خواب میں کھال کا خیمہ اور
سبز چراگاہ دیکھی اور خیمے کے اردگرد بکریاں بیٹھی ہوئی تھیں جو جگالی کر رہی تھیں اور
مینگنی کی جگہ عجوہ کھجوریں نکل رہی تھیں۔ میں نے پوچھا یہ خیمہ کس کا ہے؟ کسی نے
بتایا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ہے۔ چنانچہ ہم لوگوں نے کچھ دیر انتظار کیا پھر
حضرت عبدالرحمٰنؓ خیمہ سے باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ سب کچھ ہم کو اللہ نے
قرآن کی وجہ سے دیا ہے لیکن اگر تم اِس گھاٹی سے پرلی طرف جھانکو تو تمہیں ایسی
نعمتیں نظر آئیں گی جنہیں تمہاری آنکھ نے کبھی دیکھا نہیں اور تمہارے کان نے

کبھی سنا نہیں اور جن کا خیال بھی تمہارے دل میں نہیں آیا ہوگا۔ یہ نعمتیں اللہ نے
حضرت ابو الدرداءؓ کے لیئے تیار کی ہیں کیونکہ وہ دونوں ہاتھوں اور سینے سے دُنیا کو
دھکے دیا کرتے تھے۔ (حیاۃ الصحابہؓ حصہ سوم صفحہ ۲۳۰)

مظلوم کی مدد نہ کرنے کا انجام:

ابو میسرہؓ فرماتے ہیں کہ پچھلے زمانے ایک آدمی کو قبر میں دفن کیا گیا تو
منکر نکیر کوڑا لیئے ہوئے اِس کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم تجھے سو (۱۰۰) کوڑے
لگائیں گے مردے نے کہا میں ایسا تھا۔ ایسا تھا فرشتوں نے دس (۱۰) کی کمی کر دی
یہ معذرت کرتا رہا اور وہ کمی کرتے رہے حتیٰ کہ ایک کوڑے پر بات آ پہنچی اور
انہوں نے کہا کہ ایک کوڑا تو ہم ضرور لگائیں گے چنانچہ ایک کوڑا جب لگایا تو تمام
قبر آگ سے بھڑک اُٹھی یہ پوچھنے لگا کہ تم نے مجھے کسی بنا پر مارا ہے وہ کہنے لگے
کہ تو ایک مظلوم شخص کے پاس سے گزرا تھا جس نے تجھ سے مدد چاہی تھی مگر تو نے
اِس کی مدد نہ کی یہ اس شخص کا حال ہے جو مظلوم کی مدد نہیں کرتا تو سوچو! کہ ظالم کا
کیا حال ہوگا۔

ایمان کامل کی نشانی:

جنگ اُحد میں یہ افواہ چاروں طرف پھیل گئی کہ نبی کریمؐ شہید ہو گئے
ہیں۔ مدینہ کی عورتیں شدت غم سے روتی ہوئی گھروں سے باہر نکل آئیں ایک
انصاریہ صحابیہؓ کہنے لگیں کہ میں اِس بات کو اُس وقت تک تسلیم نہیں کروں گی جب
تک کہ خود اس کی تصدیق نہ کر لو چنانچہ وہ اُونٹ پر سوار ہو کر اُحد کی طرف نکل
پڑیں جب میدان جنگ کے قریب پہنچیں تو ایک صحابیؓ سامنے سے آتے ہوئے
دکھائی دیئے اِن سے پوچھنے لگیں کہ آپؐ کا کیا حال ہے انہوں نے کہا معلوم نہیں

لیکن تمہارے بھائی کی لاش فلاں پڑی ہے۔ وہ اس خبر کو سن کر ذرا بھی نہ گھبرائی
اور آگے بڑھ کر دوسرے صحابیؓ سے پوچھا کہ آپؐ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے
جواب دیا معلوم نہیں مگر تمہارے والد کی لاش فلاں جگہ میں نے دیکھی ہے۔ یہ خبر
سن کر بھی پریشان نہ ہوئی بلکہ آگے بڑھ کر تیسرے صحابیؓ سے پوچھا کہ آپؐ کا کیا
حال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے تمہارے خاوند کی لاش فلاں جگہ دیکھی ہے
یہ خبر سن کر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی پھر پوچھا کہ آپؐ کی خیریت کے بارے میں بتاؤ
کسی نے کہا کہ میں نے آپؐ کو فلاں جگہ بخیریت دیکھا تو آپؐ کے قریب پہنچ کر
چادر کا ایک کونہ پکڑ کر کہا ہر مصیبت نبی کریمؐ کے بعد آسان ہو جاتی ہے اس سے پتا
چلتا ہے کہ صحابیاتؓ کے قلوب میں جو محبت نبی کریمؐ کے لئے تھی وہ باپ، بھائی اور
شوہر کی محبت سے بھی زیادہ تھی۔ یہی ایمان کامل کی نشانی بتائی گئی ہے۔

صحابیات کو ہی سے تھی محبت بے مثال
ڈھونڈ کر لائیں کہاں سے عشق کی ایسی مثال

ایک صحابیہؓ کا عجیب واقعہ:

حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں اکیلے نماز
ادا فرما رہے تھے تو آپؐ کے پاس سے ایک عورت گزری جس نے آپؐ کے پیچھے
نماز کی نیت باندھ لی اور آپؐ کو خبر نہ ہوئی پس آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔

لها سبعة ابواب لكل باب منهم جزء مقسوم

پس وہ اعرابیہ عورت بے ہوش ہو کر گر پڑی جب نبی کریمؐ نے اس کے
گرنے کی آواز سنی تو آپؐ نے سلام پھیر دیا اور پانی منگوا کر اس کے چہرے پر پلٹا
تو اُسے ہوش آیا اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی پس آپؐ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے کہنے لگی

جو آپؐ نے تلاوت کیا ہے یہ کتاب اللہ کا حصہ ہے یا آپؐ نے اپنی طرف سے فرمایا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے اعرابیہ یہ تو کتاب اللہ ہے تو وہ کہنے لگی میرے اعضاء میں سے ہر عضو کو (حصہ) جہنم کے دروازے پر عذاب دیا جائے گا! فرمایا اے اعرابیہ بلکہ ہر دروازہ کے لئے ایک ایک حصہ مقرر ہے جس سے ہر دوزخی کو اس کے گناہوں کے مطابق عذاب دیا جائے گا۔ تو وہ کہنے لگی اللہ کی قسم میں تو مسکین عورت ہوں میرے پاس مال تو نہیں ہے۔ بس سات غلام ہیں اے رسول اللہ میں آپ کو گواہ بناتی ہوں کہ ان میں سے ہر غلام جہنم کے ہر دروازہ کے بدلہ میں اللہ کے لئے آزاد کرتی ہوں۔ پس آپؐ کے پاس حضرت جبرائیل تشریف لائے اور فرمایا رسول اللہ اس اعرابیہ کو خوشخبری سنا دیجئے کہ اللہ نے اس پر جہنم کے تمام کے تمام دروازوں کو حرام کر دیا ہے اس کے لئے جنت کے سب کے سب دروازے کھول دیئے ہیں۔

توڑ سب سے بڑا گناہ ہے:

اُمت بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب کی یہ کوشش ہو کہ آپس میں جوڑ ہو پھوٹ نہ پڑے حضورؐ کی ایک حدیث کا مضمون ہے کہ قیامت میں ایک آدمی لایا جائے گا جس نے دنیا میں نماز، روزہ، حج، تبلیغ سب کچھ کیا ہوگا مگر وہ عذاب میں ڈالا جائے گا کیونکہ اس کی کسی بات نے اُمت میں تفریق ڈالی ہوگی۔ اس سے کہا جائے گا پہلے اپنے اس ایک لفظ کی سزا بھگت لے جس کی وجہ سے اُمت کو نقصان پہنچا اور ایک دوسرے آدمی ہوگا جس کے پاس نماز، روزہ، حج وغیرہ کی بہت کمی ہوگی اور وہ اللہ کے عذاب سے بہت ڈرتا ہوگا مگر اس کو بہت سے ثواب سے نوازا جائے گا۔ وہ خود پوچھے گا کہ یہ کرم میرے کس عمل کی وجہ سے ہے اس

کو بتایا جائے گا کہ تو نے فلاں موقع پر ایک بات کہی تھی جس سے اُمت میں پیدا ہونے والا ایک فساد رک گیا اور بجائے توڑ کے جوڑ پیدا ہوگیا۔ یہ سب تیرے اس لفظ کا صلہ اور ثواب ہے۔

جس اُمت کی خاطر روئے نبی کریمؐ
میرے دین کے دشمنوں نے وہ اُمت ہی توڑ دی
اتحاد بین المسلمیں سب قیمتی متاع
اتحادی ہنڈیا ہی لا کے چوراہے میں پھوڑ دی
ضرورت ہے ہمیں اس وقت کہ ہم قوم کو جوڑیں
یہاں تو توڑ کے الفاظ ہر جانب برستے ہیں
سُنا ہے دین کے گلشن میں اتحادی بہار تھیں
بہارِ جاں فضا وہ دیکھنے کو دل ترستے ہیں
شیرازہ قوم کا ہم نے بکھیرا اپنے ہاتھوں سے
کتاب قوم کے اوراق ہر جانب لٹکتے ہیں
مسلماں تو تو بھائی ہے مسلماں کا تدبر کر
جلانے کو تیرا گھر غیر کے شعلے بھڑکتے ہیں

جنت کی خوبصورت حُور:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے۔ جس کا نام مثیرہ ہے۔ جس کے جھونکوں کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی

ہوگی۔ پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں میں کھڑی ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا تا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سے جوڑ دیں پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں اے خوبصورت اور خوب سیرت عورتو یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے۔

منکر نکیر اور قبر کا مومن کے ساتھ نرم رویہ؟

حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ۔ جب سے آپؐ نے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے سے مجھے ڈرایا ہے کوئی شے مجھ کو اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ منکر اور نکیر کی آواز مومن کے کان میں ایسی آسان معلوم ہوگی جیسے آنکھ میں سرمہ لگانا اور قبر کا دبانا مومن کے واسطے ایسا ہوگا جیسے شفیق ماں بچے کا سر نرمی سے دباتی ہے۔ جس وقت بچہ کہتا ہے کہ میرے سر میں درد ہے۔ لیکن اے عائشہؓ خرابی اس کی ہے جو اللہ کے بارے میں شک کرتا ہے۔ وہ اس طرح قبر میں پیسا جائے گا جیسے بھاری پتھر سے انڈا پیسا جائے۔

مرنے کے بعد سات چیزوں کا ثواب ملتا رہتا ہے:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا مرنے کے بعد سات چیزوں کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

(۱) اول جس نے کسی کو علم دین سکھایا تو اس کا ثواب برابر پہنچتا رہتا ہے جب تک اس کا علم دنیا میں جاری رہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ اس کی نیک اولاد ہو اور اس کے حق میں دعا کرتی رہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ قرآن شریف کا کوئی نسخہ چھوڑ گیا ہو لوگ اسے پڑھتے ہوں۔

(۴) چوتھے یہ کہ مسجد بنوائی ہو۔

(۵) پانچویں یہ کہ مسافروں کے آرام کے لیئے مسافر خانہ بنوایا ہو۔

(۶) چھٹے یہ کہ کنواں یا نہر کھدوائی ہو۔

(۷) ساتویں یہ کہ صدقہ اپنی زندگی میں دیا ہو تو جب تک یہ چیزیں موجود ہوں گی ان سب کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

نسخہ:

گری اخروٹ اچھٹانک

(۱) خشک دھنیا کے چاول ۲/۱ پاؤ

(۲) سونف ۲/۱ پاؤ

(۳) کوزہ مصری /۱ پاؤ

(۴) گری بادام /۱ پاؤ

(۵) سبز الائچی (۱۰ گرام)

ان سب کو صاف کر کے سفوف بنالیں رات کو سوتے وقت ایک چمچی بڑی دودھ پتی کے ساتھ استعمال کریں۔

فائدہ:

(۱) دماغ کے پٹھوں کی کمزوری کو دُور کرتا ہے۔

(۲) فالج کو دُور کرتا ہے۔

(۳) نظر کو تیز کرتا ہے۔ سر چکرانے کو رفع کرتا ہے۔

(۴) غذا کو ہضم کرتا اور دل کو تقویت دیتا اور سر درد کو رفع کرتا ہے۔

خاوند کا حق ادا کرنا عورت کے لئے ضروری ہے:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ عورت پانچوں نمازیں پڑھتی ہو رمضان کے روزے رکھتی ہو۔ عفت اور حیاء کے ساتھ رہتی ہو خاوند کی اطاعت کرتی ہو تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

تین موقعوں پر جھوٹ کی گنجائش ہے:

حضرت سفیان بن ابی حسینؓ، حضورؐ کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ جھوٹ صرف تین موقعوں پر بولا جا سکتا ہے۔

(۱) ایک لڑائی یعنی جنگ میں کہ لڑائی ہے ہی دھوکہ کی چیز۔

(۲) دوسرے جو شخص دو آدمیوں میں صلح کرانے کی کوئی بات بنالے۔

(۳) تیسرے یہ کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ تعلقات کے لئے ایسا کرسکتا ہے۔

خودکشی، لڑائی اور طلاق سے پرہیز کرو۔

ٹہنی کا تلوار بن جانا:

حضرت زیدؓ بن اسلم وغیرہ حضرات فرماتے ہیں جنگ بدر کے دن حضرت عکاشہ بن محصنؓ کی تلوار ٹوٹ گئی تھی حضورؐ نے ان کو درخت کی ایک ٹہنی دی جوان کے ہاتھ جاتے ہی کاٹنے والی تلوار بن گی۔ جس کا لوہا بڑا صاف اور مضبوط تھا۔

دل ٹیڑھے ہو جائیں گے:

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ صف کے کنارے تشریف

لے جاتے اور لوگوں کے سینے اور کندھوں کو سیدھا کراتے اور فرماتے صفیں ٹیڑھی نہ بناؤ ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔

اطاعت کرنا:

حضرت محمدؐ کا دوست وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے اور محمدؐ کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے اگرچہ وہ حضورؐ کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

علم اور قرآن پر قیمت مت لو:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا اے علم اور قرآن والو علم اور قرآن پر قیمت مت لو ورنہ زنا کار لوگ تم سے پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔

جیسا ایمان ویسا گمان:

بندہ اپنے رب کے ساتھ جیسا گمان رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرے گا۔

یا مقلب القلوب:

ہمارے دلوں کو بھی نرم فرما دے کہ حضورؐ کے ذکر مبارک سے ہماری آنکھیں بھی پُرنم ہو جائیں اور صحابہؓ کی محبت رسول اللہ کا کوئی ذرہ ہمیں بھی عطا فرما کہ اتباع سنت ہمارے لئے سہل ہو جائے۔ (آمین)۔

☆ کوئی منڈی کتنی آباد رہے کوئی گھر کتنا آباد رہے ایک وقت آ جاتا ہے کہ وہاں مکڑی کے جالوں اور ہوا کی سنسناہٹ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

عمر ثانی:

عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۲ سال ۲ ماہ ۴ دن حکومت کی جب تخت پر بیٹھے تو اُس کے بعد یہ چارپائی پر نہیں لیٹے مصلے پر ہی جو نیند آئی وہ ہی ان کا آرام کرنا تھا اور نہ ہی اس کے بعد بیوی کے پاس گئے۔ جب یہ وفات پا گئے جنازہ قبرستان قبر کے پاس لا کر رکھ دیا تو ایک کاغذ کا پرچہ گھومتا ہوا آیا اور ان کی چھاتی پر آ کر گرا تو اُس پرچہ کو کھول کر پڑھا تو اُس پر لکھا ہوا تھا کہ اس سے عذاب قبر اور عذاب جہنم ہٹا لیا گیا ہے یہ ہے اللہ والے، انصاف والے، عدل والے۔

عید آئی بیوی نے کہا کہ عید آئی ہے بچوں کے کپڑے بنانے ہیں آپ پیسے دیں اُنہوں نے کہا میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ بیوی نے مشورہ دیا کہ آپ ایسا کریں کہ ایک ماہ کی تنخواہ ایڈوانس لے لیں اُس سے بچوں کے کپڑے بن جائیں گے اور میں ایک ماہ کسی کے گھر مزدوری کر کے گھر کا خرچہ چلا لوں گی۔ عمر بن عبدالعزیز بیت المال کے خزانچی کے پاس گئے اُن سے جا کر عرض کی کہ آپ ہمیں ایک ماہ کی تنخواہ ایڈوانس دیں دیں تو بیت المال کے خزانچی نے قلم اور کاغذ عمر بن عبدالعزیز کو پیش کیا کہ آپ اس کاغذ پر لکھ دیں کہ میں ایک ماہ زندہ رہوں گا تو میں آپ کو ایک ماہ کی تنخواہ ایڈوانس دے دیتا ہوں عمر بن عبدالعزیز تین بڑے اعظم کے حکمران ہیں اور بیوی خاندانی شہزادی ہے۔

عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں زکوۃ لینے والا کوئی نہ تھا عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں زمین اور آسمان نے اور ساری دنیا نے دیکھا کہ بھیڑ، بکریاں، بھیڑیے، چیتے، شیر اکٹھے چرتے، کھاتے پیتے تھے۔

☆ ۱۰۰ بھیڑیوں کا وفد مسجد نبوی کے باہر آ کر بیٹھ گیا آپؐ جب مسجد نبوی

سے باہر تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو سلام عرض کیا اور کہا یا رسول اللہؐ آپؐ کے صحابہ دن رات دین کی محنت میں لگے ہیں اور صحابہ کی بکریاں جب جنگل میں چرتی ہیں تو ہمارا جی بکریاں کھانے کو نہیں کرتا۔

آپؐ اپنے صحابہؓ سے فرمائیں کہ یہ ہمارے لیئے اپنے مال سے اپنی مرضی سے کچھ حصہ مقرر کر دیں ہم اسی پر گزارا کر لیں گے اور باقی کو کچھ نہ کہیں گے۔ آپؐ نے صحابہ سے مشورہ لیا تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمارا جی نہیں چاہتا کہ اپنی پلی پلائی بکریاں دیں۔ تو آپؐ نے بھیڑیوں سے فرمایا کہ تم اپنی سی کوشش کر لیا کرو اور صحابہ سے فرمایا کہ تم اپنی حفاظت کر لیا کرو۔

اس پر صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ بھیڑیئے ٹوں ٹوں کرتے ہوئے ایسی حالت میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

☆☆☆

ایمان کامل کی نشانی:

جنگ اُحد میں یہ افواہ چاروں طرف پھیل گئی کہ نبی کریمؐ شہید ہو گئے ہیں۔ مدینہ کی عورتیں شدت غم سے روتی ہوئی گھروں سے باہر نکل آئیں ایک انصاریہ صحابیہؓ کہنے لگیں کہ میں اِس بات کو اُس وقت تک تسلیم نہیں کروں گی جب تک کہ خود اس کی تصدیق نہ کر لوں چنانچہ وہ اُونٹ پر سوار ہو کر اُحد کی طرف نکل پڑیں جب میدان جنگ کے قریب پہنچیں۔

☆☆☆

فہرست مضامین

ایامِ رمضان کے لئے خاص دُعائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا عشرہ رحمت:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

ترجمہ: اے میرے ربّ مجھے بخش دے، مُجھ پر رحم فرما، تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

دُوسرا عشرہ مغفرت:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ترجمہ: میں اللہ سے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا/ مانگتی ہوں جو میرا ربّ ہے اور اُسی کی طرح رجوع کرتا/ کرتی ہوں۔

تیسرا عشرہ نجات:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا،

اے اللہ بے شک تو مُعاف کرنے والا ہے مُعاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس ہمیں معاف فرما۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِی مِنَ النَّار بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ اِس کے ساتھ کثرت سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذِکر کریں...... یہ افضل الذّکر ہے تمام اذکار سے بہتر ہے۔ دعاؤں میں بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے یہ بھی افضل اذکار میں شامل ہے۔

حضرت عباداللہؓ بن زبیرؓ کی شہادت:

آپؐ نے جب ہجرت کی اجازت فرمائی تو صحابہ کرامؓ جو سالہا سال

سے مشرکین مکہ کے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے تھے۔ اپنے گھر بار اور وطن عزیز کو خیر باد کہہ کر مدینہ میں تشریف لے آئے۔ اس کے بعد آپؓ بھی تھوڑے عرصے کے بعد مدینہ میں تشریف لے آئے۔

اتفاق ایسا ہوا کہ مہاجرین کے مدینہ آنے کے بعد عرصہ تک اِن میں سے کسی کے ہاں اولاد نہ ہوئی۔

یہودِ مدینہ میں جو شریر لوگ تھے انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے کہ اِن کے ہاں کوئی اولاد نہ ہو مسلمانوں کو یہود کی باتوں پر کوئی یقین تو نہ تھا۔ پھر بھی افسردہ سے تھے۔ ایک مہاجر گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اِس بچے کی ولادت کی خبر مشہور ہوئی تو مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تو انہوں نے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا اس بچے کے والدین اس بچے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے بچے کو گود میں لیا۔ پھر ایک کھجور منگوائی۔ دہن مبارک میں ڈال کر اِسے چبایا۔ اِس بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے جو چیز گئی ہے۔ وہ آپ کا مقدس لعاب دہن تھا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیرؓ۔ حضور ﷺ کے بھتیجے ہیں حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت اسماءؓ ہیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت عبداللہ کے نانا ہیں۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خالہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب سات آٹھ (۸) برس کے ہوئے تو ایک دن زبیرؓ انہیں ساتھ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرے اِس بچے کو بیعت سے مشرّف فرمائیں۔ حضور ﷺ کمسن عبداللہؓ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ پھر انہیں بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپ ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر دس ۱۰ برس

سے زیادہ نہ تھی۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بھانجے سے بہت محبت تھی۔ اس لئے وہ کبھی والدہ کے ساتھ اور کبھی اکیلے تنہا اِن کی خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہتے تھے۔ حافظہ نہایت قوی پایا تھا۔

حضورؐ کو جو کچھ کرتے دیکھتے یا آپؐ سے جو کچھ سنتے اِسے یاد رکھتے تھے۔

۱۵ھ میں جنگ یرموک میں شریک ہوئے اس وقت اِن کی عمر پندرہ ۱۵ برس کے لگ بھگ تھی۔

ایک دن حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اپنی بوڑھی والدہ حضرت اسماءؓ کو ملنے گئے۔ اِس وقت ان کی والدہ کی عمر سو ۱۰۰ سال سے اُوپر تھی اور اِن کی بینائی زائل ہو چکی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا اماں جان آپ کا کیا حال ہے۔ اسماءؓ نے کہا بیٹا میرا حال تو ٹھیک ہے۔ پھر اسماءؓ نے کہا۔ میرے بیٹے میں تو تیرا انجام دیکھ کر مرنا چاہتی ہوں۔ تا کہ اگر تمہیں شہادت نصیب ہو تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا کفن دفن کروں اور اگر تم فتح پاؤ تو میرا دل ٹھنڈا ہو۔

پھر حضرت اسماءؓ نے ارشاد فرمایا اے میرے بیٹے اب آگے آؤ تا کہ میں آخری بار تمہیں پیار کرلوں۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ آگے بڑھے اور حضرت اسماءؓ نے انہیں گلے لگا لیا۔ ان کا ہاتھ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی زرہ پر پڑا تو پوچھا بیٹے یہ تمہارے جسم پر کیا ہے؟

ابن زبیرؓ: اماں جان یہ زرہ ہے تا کہ دشمن کی تلوار اور حربہ سے بچاؤ ہو۔

حضرت اسماءؓ: بیٹے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لیئے نکلتے ہو اور اِن عارضی چیزوں کا سہارا بھی لیتے ہو ابن زبیرؓ نے اُسی وقت زرہ اُتار دی اور سر سے خود بھی اُتار دیا جو لوہے کی ٹوپی تھی۔ پھر معمولی لباس پہن لیا اور سر پر سفید

روما ل باندھ لیا والدہ کو اِس سے آگاہ کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اب میں خوش
ہوں جاؤ اللہ کے راستے میں جا کر لڑو اور اِس کے ہاں اِسی لباس میں جاؤ۔ پھر
عبداللہ بن زبیرؓ شیر کی طرح شامیوں پر ٹوٹ پڑے اور ظہر تک نہایت بے
جگری سے لڑتے رہے۔ آخر ایک شامی نے ایک پتھر ان کے سر پر دے مارا
جس سے شدید زخم آیا اور ماتھے سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے خون زیادہ
نکل جانے کی وجہ سے بے انتہا کمزوری ہوگئی تھی اِس حالت میں شامیوں نے
گھیرا ڈال کر اِن پر تلواروں کی بارش کر دی اس سے صحابی رسول ﷺ اور
حضرت زبیر کا نور نظر اپنے دور کا بہادر ترین انسان شہید ہو کر فرش خاک پر گر
گیا شامیوں نے فوراً اِن کا سر کاٹ لیا اور حجاج بن یوسف کو حضرت ابن زبیرؓ
کی شہادت سے آگاہ کیا گیا تو وُہ بہت خوش ہوا۔ اِس نے اِن کا سر عبدالملک
کے پاس دمشق بھجوا دیا۔ اور لاش ایک بلند مقام پر سولی پر لٹکوا دی۔ حضرت
عبداللہ بن عمرؓ کا اُدھر سے گزر ہوا۔ تو وہ یہ منظر دیکھ کر سخت رنجیدہ ہوا اور تین
مرتبہ لاش کو خطاب کر کے یہ الفاظ کہے: ابوخبیب: السلام علیک

شہادت کے تیسرے دن حضرت اسماءؓ مقام حجون تشریف لے گئیں۔
جہاں ابن زبیرؓ کی لاش لٹکی ہوئی تھی۔

اتفاق سے اس وقت حجاج بھی وہاں موجود تھا۔

حضرت اسماءؓ کو بتایا گیا کہ حجاج آپ کے قریب کھڑا ہے۔

تو انہوں نے اِسے مخاطب ہو کر فرمایا کیا اس سوار کے اُترنے کا وقت
ابھی نہیں آیا؟

حجاج: وہ بے دین تھا اِسکی یہی سزا تھی۔

حضرت اسماءؓ: اللہ کی قسم وہ بے دین نہیں تھا۔ وُہ روزے رکھتا تھا۔ نمازیں

پڑھتا تھا۔ اور پرہیز گار تھا۔

حجاج: بڑی بی یہاں سے چلی جاؤ۔ تمہاری عقل بوڑھی ہوگئی ہے۔

حضرت اسماءؓ: میری عقل نہیں بوڑھی ہوئی۔

اللہ کی قسم میں نے نبی کریمؐ سے یہ سنا ہے۔ کہ بنو ثقیف میں ایک
کذاب اور ایک ظالم پیدا ہوگا۔ سو کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ظالم سو وہ تو ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب حجاج نے سنا کہ ابن عمرؓ نے ابن زبیرؓ
کی تعریف کی ہے۔ تو اِس نے ان کی لاش کو سولی سے اُتروا کر یہودیوں کے
قبرستان میں پھینکوا دیا اور حضرت اسماءؓ کو بلا بھیجا۔ انہوں نے آنے سے انکار کر دیا
اِس پر حجاج کو بڑا غصہ آیا اور پھر پیغام بھیجا کہ فوراً چلی آؤ۔ ورنہ چوٹی پکڑ کر
گھسٹواؤں گا۔ انہوں نے نہایت بے باکی اور اطمینان سے جواب دیا۔ اللہ کی قسم
اِس وقت تک نہ آؤں گی۔ جب تک تو چوٹی پکڑ کر گھسٹوا نہ لے گا۔ یہ جواب سن
کر حجاج خود ان کے پاس گیا اور کہا سچ کہنا۔ اللہ کے دُشمن کا کیا انجام ہوا۔

حضرت اسماءؓ نے فرمایا۔ ہاں تو نے اِس کی دنیا خراب کی لیکن اُس
نے تیری آخرت برباد کر دی تو میرے بیٹے کو طنزاً ابن ذات النطاقینؓ کہتا تھا۔ تو
اللہ کی قسم میں ہی ذات النطاقینؓ ہوں یہ معزز لقب آپؐ نے مجھے اُس وقت دیا
تھا۔ جب میں نے ہجرت کے موقع پر آپؐ کا کھانا چیونٹیوں سے بچانے کے
لیے اپنے نطاق سے ڈھانکا تھا۔ میں نے آپؐ سے سنا ہے کہ بنو ثقیف میں ایک
کذب اور ایک ظالم ہوگا۔ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ظالم سو تو ہے۔

حضرت اسماءؓ کی بے باکانہ گفتگو سن کر حجاج چپکے سے لوٹ گیا۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ عبدالملک کو کسی ذریعے سے اطلاع ملی
کہ حجاج نے ابن زبیرؓ کی لاش حضرت اسماءؓ کے حوالے نہیں کی۔ اِس نے حکم

بھیجا کہ فوراً ان کی لاش حضرت اسماءؓ کے سپرد کر دو۔ چنانچہ حجاج نے حضرت ابن زبیرؓ کی لاش ان کی غم زدہ ماں کے سپرد کر دی انہوں نے غسل دلا کہ حجون میں سپرد خاک کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان کی جلیل القدر والدہ حضرت اسماءؓ نے بھی وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حافظہ نہایت قوی پایا تھا۔ حضور گو جو کچھ کرتا دیکھتے یا آپؐ سے جو کچھ سنتے اِسے یاد رکھتے تھے۔

عبداللہ بن زبیرؓ ماں اور باپ کے بڑے خدمت گزار تھے۔ پھر صلہ کیا ملا۔ بہت بڑے عالم اور قاری بنے تھے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے تینتیس (۳۳) احادیث مروی ہیں۔

ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں سیلاب کا پانی جمع ہو گیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کئی فٹ گہرے پانی میں تیر کر طواف کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو ابن زبیرؓ کی نماز دیکھو۔

مسجد کا کبوتر:

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حمامۃُ المسجد کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ نماز میں ان کے انہماک اور خشوع وخضوع کا یہ عالم تھا۔ کہ قیام کی حالت میں بے جان ستون کا گمان ہوتا تھا۔ سجدہ کرتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے کپڑے کی کوئی گٹھڑی پڑی ہے۔ چڑیاں اور کبوتر ان کے سر کندھوں اوز پشت پر آ آ کر بیٹھتے تھے اور ان کو ذرہ بھی خبر نہ ہوتی تھی۔

ایک دفعہ گھر کے اندر نماز ادا کر رہے تھے۔ پاس ہی ان کا ایک چھوٹا بچہ سویا ہوا تھا۔ یکا یک مکان کی چھت سے ایک سانپ بچے پر گرا گھر کے سب لوگ بچے کو بچانے کے لئے دوڑے اور گھر میں شور مچ گیا لیکن ابن زبیرؓ کو خبر تک نہ ہوئی۔ اور وہ پورے سکون سے نماز میں مشغول رہے۔ نماز سے فارغ ہوئے تو اس واقعہ کا علم ہوا۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بے حد فیاض اور کشادہ دست تھیں۔ ابن زبیرؓ جو کچھ انہیں دیتے بہت جلد راہِ خدا میں صرف کر دیتیں۔

ایک دفعہ ابن زبیرؓ کے مُنہ سے نکل گیا کہ اگر خالہ جان نے ہاتھ نہ روکا تو آئندہ میں ان کی امداد نہ کروں گا اُم المومنینؓ کو معلوم ہوا تو انہیں بہت رنج ہوا اور انہوں نے ناراض ہو کر قسم کھائی کہ اب عبداللہ سے کبھی نہ بولوں گی۔ جب ان کی ناراضگی طول پکڑ گئی تو ابن زبیرؓ بہت گھبرائے۔

حضرت مسور بن مخرمہؓ اور عبدالرحمٰن بن اسود کے ذریعہ سے خالہؓ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے گلے مِل کر رونے لگے۔ لیکن اُمِ المومنینؓ خاموش رہیں۔ اس پر حضرت مسورؓ اور عبدالرحمٰنؓ نے حضور کی یہ حدیث بیان کی کہ کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام جائز نہیں۔ اُم المومنین نے اشکبار ہو کر فرمایا۔ میں نے عبداللہ سے نہ بولنے کی قسم کھائی ہے۔ اور قسم کا توڑنا بھی جائز نہیں۔ لیکن وہ دونوں برابر اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اُم المومنینؓ بھانجے سے راضی ہو گئیں اور قسم توڑنے کے کفارہ میں چالیس ۴۰ غلام آزاد کیے۔

خون کا پی لینا:

ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اِس وقت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بھی بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے پچھنے لگنے سے جو خون نکلا۔ حضورؐ نے وہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو دے کر فرمایا کہ اس کو کہیں دبا دو ان کو حضورؐ سے اِس قدر محبت اور عقیدت تھی کہ یہ مقدس خون خاک میں دبانا گوارا نہ ہوا۔ حضورؐ کی نظروں سے اوجھل ہو کر اِس خون کو پی لیا۔ واپس آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا اس خون کو کہاں پھینکا؟ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ میں نے اِس کو پی لیا۔

حضورؐ نے فرمایا۔ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا۔ اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔

البتہ ایک دن تم لوگوں کے ہاتھ سے اور لوگ تمہارے ہاتھ سے مارے جائیں گے۔

خوبی:

اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے عبداللہ بن زبیرؓ کو ایسی خوبی عطا فرمائی تھی کہ کسی اور صحابیؓ کو یہ خوبی نہیں ملی۔

عبداللہ بن زبیرؓ آج رات سحری کھاتے تو ۱۵ دن کے بعد افطاری کرتے۔ یہ قوت۔ طاقت اور برکت کیا تھی۔ کہ آپؐ کا پچھنے والا خون عبداللہ بن زبیرؓ نے پی لیا تھا۔ جس کی یہ طاقت تھی۔ مولانا طارق جمیل

جہنم کی آگ سے نجات:

امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سُنا کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک اُسی جگہ بیٹھا رہے وہ جہنم کی آگ سے نجات

پائے گا۔

طلاق:

اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے (جیسے میری ماں کی پیٹھ) تو سمجھتے تھے کہ ساری عمر کے لیے اُس پر حرام ہو گی یعنی طلاق ہو گئی۔ پھر کوئی صورت اُن کے ملنے کی نہ تھی۔ حضورؐ کے وقت میں ایک مسلمان (اوس بن الصامتؓ) اپنی عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کو یہ ہی کہہ بیٹھا۔ تو وُہ عورت روتی ہوئی حضورؐ کی خدمت میں آ گئی اور سب ماجرا کہہ سُنایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے ابھی تک کوئی حکم نہیں دیا۔ (طلاق ہو گئی) اب تم دونوں کیونکر مل سکتے ہو۔ وہ عورت شکوہ وزاری کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے۔ اولاد پریشان ہوتی ہے۔ کبھی حضورؐ سے جھگڑتی کہ یارسول اللہؐ اُس نے ان الفاظ سے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ اور کبھی اللہ کے آگے رونے جھگڑنے لگتی کہ اللہ میں اپنی تنہائی اور مصیبت کی فریاد تجھ سے کرتی ہوں۔ اِن بچوں کو اگر اپنے پاس رکھوں تو یہ بھوکے مرینگے۔ اُس کے پاس چھوڑوں تو یوں ہی یہ ضائع ہو جائینگے۔ پھر وہ عورت بار بار یہ کہہ رہی ہے۔ کہ اے اللہ تو فیصلہ میرے حق میں دینا اور اے اللہ تو اپنے نبیؐ کی زبان سے میری یہ مشکل کو حل کر۔ اُس وقت ہماری اماں عائشہ صدیقہؓ کنگھی کر رہی تھی کہ ایک دم آپ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اماں عائشہؓ نے کہا اے خولہ اب خاموش ہو جا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے خولہ فیصلہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں دے دیا ہے۔ یہ واقعہ قرآن پاک کے اٹھائیسویں پارہ کے شروع میں آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس رسم کو ہمیشہ کے لیئے ختم کر دیا۔

اللہ کا خوف:

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ حکمت کی جڑ اللہ کا خوف ہے۔ حضرت ابن عمرؓ بہت رویا کرتے تھے روتے روتے آنکھیں بھی بیکار ہوگئی تھیں۔

اللہ کے خوف سے سورج روتا ہے۔ اللہ کے خوف سے چاند روتا ہے۔

ایک نوجوان صحابیؓ پر حضورؐ کا گزر ہوا وہ پڑھ رہے تھے۔ جب فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ پر پہنچے تو بدن کے بال کھڑے ہوگئے۔ روتے روتے دم گھٹنے لگا اور کہہ رہے تھے ہاں جس دن آسمان پھٹ جاویں گے۔ (یعنی قیامت کے دن) میرا کیا حال ہوگا۔ ہائے میری بربادی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اِس رونے کی وجہ سے فرشتے بھی رونے لگے۔

ایک انصاری نے تہجد پڑھی اور پھر بیٹھ کر بہت روئے کہتے تھے اللہ ہی سے فریاد کرتا ہوں جہنم کی آگ کی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے آج فرشتوں کو رُلا دیا۔ زُرارۃ بن اوفی ایک مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے۔

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُورِ الآیۃ پر جب پہنچے تو فوراً گر گے اور انتقال ہوگیا۔ لوگ اُٹھا کر گھر تک لائے حضرت خُلیدؒ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کُلُّ نفس ذَائِقَةُ الْمَوْت پر پہنچے تو اُس کو بار بار پڑھنے لگے تھوڑی دیر میں گھر کے ایک کونے سے آواز آئی کہ کتنی مرتبہ اس کو پڑھو گے تمہارے اس بار بار کے پڑھنے سے چار جن مر چکے ہیں۔

ایک اور صاحب کا قصہ لکھا ہے کہ پڑھتے پڑھتے جب ودوا الی اللہ مولھُم الحق پر پہنچے تو ایک چیخ ماری اور تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اِس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جو غیر اللہ سے ڈرتا ہے اُس کو ہر چیز ڈراتی ہے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جس آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے ذرا سا

آنسو خواہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو نکل کر چہرہ پر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس چہرہ کو آگ پر حرام فرما دیتے ہیں۔

حضورؐ کا ایک اور ارشاد ہے کہ جب مسلمان کا دل اللہ کے خوف سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں۔ جیسے درختوں سے پتے جھڑتے ہیں۔

میرے نبیؐ کا ایک اور ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے روئے اس کا آگ میں جانا ایسا ہی مشکل ہے جیسا دودھ کا تھنوں میں واپس جانا۔

محمدؒ بن مکندر جب روتے تھے تو آنسوؤں کو اپنے مُنہ اور داڑھی سے پونچھتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جہنم کی آگ اِس جگہ کو نہیں چھوتی جہاں آنسو پہنچے ہوں۔

ثابتؒ بنانی کی آنکھیں دُکھنے آگئیں طبیب نے کہا کہ ایک بات کا وعدہ کرلو آنکھ درست ہو جاوے گی کہ رویا نہ کرو کہنے لگے آنکھ میں کوئی خوبی ہی نہیں اگر وُہ روئے نہیں۔

یہی ہے وُہ رونا کہ اِس کا ایک آنسو بھی آگ کے سمندر کو بُجھا دیتا ہے۔

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ اگر قیامت میں یہ اعلان ہو کہ ایک شخص کے سوا سب کو جہنم میں داخل کرو تو مجھے اللہ کی رحمت سے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں اور اگر یہ اعلان ہو کہ ایک شخص کے سوا سب کو جنت میں داخل کرو تو مجھے اپنے اعمال سے یہ خوف ہے کہ وہ شخص میں ہی نہ ہوں۔

ایمان:

ایک مسلمان اور مومن کے لیئے اپنا جانا ضروری نہیں جتنا کہ محمد رسولؐ اللہ کا جاننا ضروری ہے۔ جو شخص محمد رسولؐ اللہ کو نہیں جانتا وُہ اپنے ایمان اور

اسلام کو کیسے جان سکتا ہے۔

مومن اپنے وجودِ ایمانی میں سراسر وجودِ پیغمبر کا محتاج ہے۔ عیاذاً باللہ۔ اگر وجودِ پیغمبر سے قطع نظر کر لی جائے تو ایک لمحہ کے لئے بھی مومن کا وجودِ ایمانی میں باقی نہیں رہ سکتا۔ یعنی پیغمبر والے اعمال پر عمل کرنے میں ہی کامیابی ہے۔

ایمان نبی سے قریب ہے۔ اور مومن سے قریب ہے۔

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
گلے میں ڈال لو طوق محمدؐ کی غلامی کا

جس مومن کے دل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اِن کے چار یار کی محبت ہوگی وہ آتش دوزخ سے نجات پائے گا۔

حضرت عمرؓ کا وسعت طلب کرنا:

حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر لیٹے ہوئے ہیں جس پر کوئی چیز بچھی ہوئی نہیں ہے اِس وجہ سے جسم اطہر پر بوریئے کے نشانات بھی اُبھر آئے ہیں۔ خوبصورت بدن پر نشانات صاف نظر آیا ہی کرتے ہیں۔ اور سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ ہے۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے آپؐ کو سلام کیا۔ میں نے دیکھا کہ گھر کا کل سامان یہ تھا تین چمڑے بغیر دباغت دیتے ہوئے اور ایک مٹھی جَو ایک کونے میں پڑے ہوئے تھے۔ میں نے اِدھر اُدھر نظر دوڑا کر دیکھا تو اِس کے سوا کچھ نہ ملا۔ میں دیکھ کر رو دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیوں نہ روؤں کہ یہ بوریئے کے نشانات آپؐ کے بدن مبارک پر پڑ رہے ہیں اور گھر

کی کل کائنات یہ ہے۔ جو میرے سامنے ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ آپ کی اُمت پر بھی وسعت ہو۔ یہ روم و فارس بے دین ہونے کے باوجود کہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اُن پر تو یہ وُسعت یہ قیصر و کسریٰ تو باغوں اور نہروں کے درمیان ہوں اور آپؐ اللہ کے رسولؐ اور اس کے خاص بندہ ہو کر یہ حالت؟

نبی کریمؐ تکیہ لگائے ہوئے لیٹے تھے۔ حضرت عمرؓ کی یہ بات سُن کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ عمرؓ کیا تو اب تک اِس بات کے اندر شک میں پڑے ہوئے ہو۔ سُنو آخرت کی وُسعت دنیا کی وُسعت سے بہت بہتر ہے۔

اِن کفار کو اچھی چیزیں دنیا میں مل گئیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ میرے لئے استغفار فرمائیں کہ واقعی میں نے غلطی کی۔

حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپؐ کے گھر میں حضورؐ کا بستر کیسا تھا۔ فرمایا کہ چمڑہ کا تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہؓ سے بھی کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں حضورؐ کا بستر کیسا تھا۔ فرمایا ایک ٹاٹ تھا۔ جس کو دوہرا کر کے حضورؐ کے نیچے بچھا دیتی تھی۔ ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اِسی کو چوہرا کر کے بچھا دوں تو زیادہ نرم ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے بچھا دیا حضورؐ نے صبح کو فرمایا کہ رات کیا بچھا دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا کہ وہی ٹاٹ تھا اِس کی چوہرا کر دیا تھا۔ فرمایا اِس کو ویسا ہی کر دو جیسا پہلے تھا۔ اس کی نرمی رات کو اُٹھنے میں مانع بنتی ہے۔ اب ہم لوگ اپنے نرم نرم اور روئیں دار گدوں اور فوم دار گدوں پر بھی نگاہ ڈالیں کہ اللہ نے کس قدر وُسعت فرما رکھی ہے اور پھر بھی بجائے شکر کے ہر وقت تنگی کی شکایت ہی زبان پر رہتی ہے۔

نماز، اور شکر گزار بندہ:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز پڑھنا جو نہایت اطمینان سے تجوید اور ترتیل کے ساتھ ایک ایک آیت جُدا جُدا کر کے پڑھتے تھے۔ ایسی صورت میں نماز کی کتنی لمبی رکعت ہوتی ہوگی۔ انہیں وُجوہ سے آپؐ کے پاؤں مبارک پر نماز پڑھتے پڑھتے ورم آ جاتا تھا۔ مگر جس چیز کی لذت دل میں اُتر جاتی ہے۔ اُس میں مشقت اور تکلیف دُشوار نہیں رہتی۔

ہماری اماں عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کیئے ہوئے ہیں۔ پھر آپؐ اتنی مشقت کیوں اُٹھاتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

جبرائیل امینؑ کی آمد:

حجۃ الوداع سے واپسی کے کچھ روز بعد جبریل امینؑ ایک غیر معروف شکل میں سفید کپڑے پہنے ہوئے۔ بارگاہ نبوت میں تشریف لائے اور آپؐ کے قریب نہایت ادب کے ساتھ دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔

ایمان، اسلام، احسان، قیامت اور علامات قیامت کے متعلق سوالات کئے اور آپؐ نے جوابات دیئے۔ جب وہ اُٹھ کر چلے گئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا دیکھو کہ یہ کون شخص تھا۔

صحابہؓ دیکھنے کے لئے نکلے۔ مگر کوئی نشان نہ پایا آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل امینؑ تھے جو تم کو دین کی تعلیم دینے کے لئے آئے تھے۔ اور میں اِن کو ہمیشہ پہچان لیتا تھا۔ لیکن آج نہیں پہچانا۔

ابرہہ بادشاہ مردود:

یمن کا حاکم ابرہہ نامی تھا۔ جب اِس نے یہ دیکھا کہ تمام عرب کے لوگ حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔ اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں تو اس نے یہ چاہا کہ عیسائی مذہب کے نام پر ایک عالیشان عمارت بناؤں جو نہایت خوبصورت ہو۔ تا کہ عرب کے لوگ سادہ کعبہ کو چھوڑ کر اِس مصنوعی پُر تکلف کعبہ کا طواف کرنے لگیں۔ چنانچہ یمن کے دارالسلطنت مقامِ صنعاء میں ایک نہایت خوبصورت گرجا بنایا۔

عربوں میں جب یہ خبر مشہور ہوئی تو قبیلہ کنانہ کا کوئی آدمی وہاں آیا اور پاخانہ کر کے اور مال وغیرہ لے کر بھاگ گیا۔

یہ ابن عباسؓ سے منقول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عرب کے نوجوانوں نے اِس کے اردگرد آگ جلائی ہوئی تھی۔

ہوا سے اُڑ کر اس گرجا میں لگ گئی اور گرجا جل کر خاک ہوگیا۔ ابرہہ نے غصہ میں آ کر قسم کھائی کہ خانہ کعبہ کو گرا کر سانس لوں گا۔ اِسی ارادہ سے مکہ پر فوج کشی کی راستہ میں جس عرب کے قبیلہ نے رکاوٹ کی اُس کو قتل کر دیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ لشکر اور ہاتھی بھی ہمراہ تھے۔ چاروں طرف اہل مکہ کے مویشی چرتے تھے۔ ابرہہ کے لشکر نے مویشی پکڑے۔ جن میں ۲۰۰ سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے۔ اس وقت قریش کے سردار اور خانہ کعبہ کے متولی عبدالمطلب تھے۔ جب ان کو ابرہہ کی خبر ہوئی تو قریش کو جمع کر کے کہا کہ گھبراؤ مت مکہ کو خالی کر دو۔ خانہ کعبہ کو کوئی گرا نہیں سکتا۔ یہ اللہ کا گھر ہے وُہ خود اِس کی حفاظت کرے گا۔ عبدالمطلب چند قریشیوں کو ساتھ لے کر ابرہہ کو ملنے گئے۔

اندر اطلاع کرائی۔ ابرہہ نے عبدالمطلب کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے عبدالمطلب کو بے مثال حسن و جمال۔ عجیب عظمت وہبت اور وقار و دبدبہ، رُعب عطا فرمایا تھا۔

ابرہہ عبدالمطلب کو دیکھ کر اُس کے رُعب تلے آ گیا۔ اور نہایت اکرام اور احترام کے ساتھ پیش آیا۔ ابرہہ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ کسی کو اپنے تخت پر اپنے برابر بٹھلائے البتہ ان کے اعزاز و اکرم میں یہ کیا کہ خود تخت سے اُتر کر فرش پر اِن کو اپنے ساتھ بٹھلایا۔ عبدالمطلب نے اپنے اُونٹوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ ابرہہ نے بڑے تعجب سے کہا تم نے اپنے اُونٹوں کے بارہ میں کلام کیا اور خانہ کعبہ جو تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا دین اُور مذہب ہے۔ اس کے بارہ میں تم نے کوئی بات نہیں کی عبدالمطلب نے جواب دیا۔ میں اُونٹوں کا مالک ہوں اِس لئے میں نے اُونٹوں کا سوال کیا اور کعبہ کا اللہ مالک ہے وہ خود ہی اپنے گھر کو بچائے گا۔ ابرہہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ اُس کے بعد عبدالمطلب کے اُونٹوں کو واپس کرنے کا حکم دیا۔

عبدالمطلب اپنے اُونٹ لے کر واپس آ گئے اور قریش کو حکم دیا کہ مکہ خالی کر دیں اور تمام اُونٹوں کو خانہ کعبہ کی نذر کر دیا۔

چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ کے دروازے پر حاضر ہوئے کہ سب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔

عبدالمطلب نے یہ دُعا مانگی۔ اے اللہ بندہ اپنی جگہ کی حفاظت کرتا ہے۔ پس تو اپنے مکان کی حفاظت فرما۔

تیرے حرم کی بربادی کا ارادہ کر کے یہ آئے ہیں اور تیری عظمت اور جلال کا خیال نہیں کیا انہوں نے عبدالمطلب دعا سے فارغ ہو کر معہ اپنے

ساتھیوں کے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور ابرہہ اپنا لشکر لے کر خانہ کعبہ کے گرانے کے لئے بڑھا۔

یکا یک بحکم خداوندی چھوٹے چھوٹے پرندوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ نظر آئے۔ ہر ایک کی چونچ اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں۔ جو دفعتہً لشکر پر برسنے لگیں۔ اللہ کی قدرت سے وہ کنکریاں گولی کا کام دے رہی تھیں۔ سر پر گرتی تھیں اور نیچے نکل جاتی تھیں۔ جس پر وُہ کنکری گرتی تھی وُہ ختم ہو جاتا تھا۔ غرض یہ کہ اس طرح ابرہہ کا لشکر برباد ہوا۔ ابرہہ کے بدن پر چیچک کی طرح دانے نکل آئے۔ جس سے اِس کا تمام بدن سڑ گیا اور بدن سے پیپ اور لہو بہنے لگا۔ ایک ایک حصہ اِس کا کٹ کٹ کر گرتا جاتا تھا آخر کار اس کا سینہ پھٹ گیا اور دل باہر نکل آیا اور اس کا دم آخر ہوا۔ جب مر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب بھیجا جو سب کو بہا کر دریا میں لے گیا۔

دل کا توڑنا:

ایک موقع پر آپؐ ہشاش بشاش خوشی کی موج میں تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا اے عائشہؓ مانگ مجھ سے کیا مانگتی ہے۔ تو ہماری اماں جان سوچ میں پڑ گئیں ہماری اماں جان نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے تھوڑی دیر سوچنے کا موقع دیں آپؐ نے ہماری اماں جان کو سوچنے کا موقع دیا۔ اماں جان اپنے والد ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئیں اور عرض کی ابا جان آپؐ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے مانگ کیا مانگتی ہو۔ تو میں آپؐ سے کیا مانگو۔ ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا بیٹی آپ حضورؐ سے یہ مانگو کہ یا رسول اللہ آپؐ نے جو معراج میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں ہیں ان میں سے ایک بات مجھے عطا فرمائے۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا

اے عائشہؓ کسی کا دل نہ توڑنا۔ جو شخص کسی کا دل توڑے گا وہ جہنم میں جائے گا۔اور جو شخص کسی کا دل جوڑے گا۔ وہ جنت میں جائے گا۔

شفاعت نبی دی ہوئے نصیب اونوں
امت نبی دی نوں جنے جوڑیا اے
کی نبی نو منہ وکھائے گا او
اُمت بنی دی نون جنے توڑیا اے

آپؐ کی مہر ونبوت:

دونوں شانوں کے درمیان دائیں شانہ کے قریب مہر نبوت تھی صحیح مسلم میں ہے۔ کہ حضورؐ پُر نُور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوشانوں کے درمیان میں ایک سرخ گوشت کا ٹکڑا کبوتر کے انڈے کے مانند تھا۔ یہ مہر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خاص نشانی تھی جس کا ذکر کتب سابقہ اور انبیاء سابقین کی بشارتوں میں تھا۔ علماء بنی اسرائیل اِسی علامت کو دیکھ کر پہچان لیتے تھے۔ کہ حضورؐ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نبیؐ آخر الزمان ہیں کہ جن کی انبیاء سابقین نے بشارت دی ہے۔اور جو علامت مہر نبوت بتلائی تھی وہ آپؐ میں موجود ہے۔ گویا یہ مہر نبوت آپؐ کی نبوت کے لئے من جانب اللہ خدا تعالیٰ کی مہر اور سند تھی۔

نماز کا چھوڑنا:

(۱) جو نماز کا انکار کرے وُہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۲) نماز چھوڑنے والے کو شقی محروم کہتے ہیں۔ اور اسلام میں اِس کا کوئی حصہ نہیں۔

(۳) جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس سے جہنم خود روزانہ ۴۰۰ مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔

(۴) نماز چھوڑنے والے کو سانپ ڈھنسیں گے۔

(۵) نماز چھوڑنے والے کو بچھو ڈھنسیں گے۔

حافظہ:

(۱) مسواک کرنے سے حافظہ بڑھ جاتا ہے۔

(۲) روزہ رکھنے سے حافظہ بڑھ جاتا ہے۔

(۳) قرآن پاک پڑھنے سے حافظہ پڑھ جاتا ہے۔

(۱) مچھر کی ۱۰۰ آنکھیں ہیں۔

(۲) شہد کی مکھی کی ۵ آنکھیں ہیں۔

صحت:

ٹھنڈا کھا۔
تتا نہا
حکیم کے پاس کبھی نہ جا
لمبی زندگی پا

یعنی ٹھنڈا کھانے اور گرم پانی کے نہانے سے انسان صحت مند رہتاہ ہے۔ یہ دانا کا قول ہے۔

صبح کو کھانا کھائے تو ۶ گھنٹے کے بعد دوپہر کو کھانا کھائے پھر ۶ گھنٹے کے بعد شام کو کھانا کھائے پھر کیا ہے کہ صحت ہی صحت ہے اور تندرستی ہی تندرستی ہے اور راحت ہی راحت ہے۔

☆ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے۔
اور باوضو نورٌ علیٰ نور ہے۔

حضرت علیؓ کی بارات اور حضرت فاطمہؓ کی رخصتی:

فاطمہؓ کی بیٹیاں بنو۔

فاطمہؓ کا نکاح مسجد میں ہوا۔ بارات کا پتہ ہے کیسے گئی؟ بہت ساروں کو نہیں پتہ ہوگا۔ حضرت علیؓ نے آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ رخصتی ہو جائے۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ رخصتی کر دیتے ہیں۔ نکاح دو ماہ پہلے ہو چکا تھا۔

آپؐ مغرب کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لائے۔ فاطمہؓ کہتی ہیں کہ میں گھر میں کام کر رہی تھی۔ جسے گھر کی بیٹیاں گھر کا کام کرتی ہیں۔ میرے کانوں میں آواز پڑی کہ آپؐ نے کسی سے کہا اُمّ ایمنؓ کو بلاؤ۔ اُمّ ایمنؓ حضورؐ کی والدہ کی باندی ہیں۔ آپؐ ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ اِن کے بارے میں آپؐ نے فرمایا: جو جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے۔ وہ اُمّ ایمنؓ سے کرے۔ اس بات پر حضرت زید بن حارثہؓ نے اُن سے شادی کی اور ان کے بطن سے مشہور ننھے صحابی حضرت اسامہ پیدا ہوئے۔ اتنے میں وہ آ گئیں۔ تو آپؐ نے فرمایا اُم ایمنؓ۔ فاطمہؓ کو علیؓ کے گھر چھوڑ کر آؤ۔ یہ فاطمہؓ کی بارات جا رہی ہے اور اپنے قدموں پر چل کر جا رہی ہے۔ کوئی سواری نہیں ہے۔ نہ باپ چھوڑنے گیا اور نہ کوئی مائیں جو امہات المومنین میں سے ہیں۔ چھوڑنے گئیں سب موجود ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اُمّ ایمن فاطمہؓ کو علیؓ کے گھر چھوڑ کر آؤ۔

فاطمہؓ اپنے قدموں پر چل کر جا رہی ہیں نہ کپڑے بدلے۔ نہ مہندی رچائی۔ نہ ڈھول نہ تماشا نہ باجا، نہ گانا، نہ میلہ، نہ ٹھیلہ۔

اُمّ ایمنؓ نے حضرت علیؓ کے دروازے پر دستک دی حضرت علیؓ باہر

نکلے تو حیران ہو گئے اور کہا یہ کیا؟ اُم ایمنؓ نے کہا۔ اپنی امانت سنبھالو اور اللہ کا نبیؐ فرما رہا ہے کہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر آؤں گا۔ میرا انتظار کرنا۔ یہ حضرت فاطمہؓ کی بارات گئی جو دو جہاں کے سردار کی پیاری اور لاڈلی محبوب بیٹی تھی۔ آپؐ عشاء کی نماز پڑھ کر علیؓ کے گھر گئے پیالے میں تھوڑا سا پانی منگایا۔ اُس پر کچھ پڑھا اور حضرت علیؓ کی کمر پر پانی کے چھینٹے لگائے اور حضرت فاطمہؓ کے سینہ پر اور برکت کی دُعا فرمائی۔ اور تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر دونوں کو پیار دیا۔ پھر اپنے گھر واپس تشریف لے آئے۔

آپؐ جب دنیا سے جا رہے تھے تو حضرت فاطمہؓ سے کہا تو رو نہیں سب سے پہلے تو ہی مجھ سے آ کر ملے گی تیرے باپ کا لایا ہوا دین ہر کچے پکے گھر اور اُونی خیمے میں پہنچ کر رہے گا۔

حضرت فاطمہؓ جب پل صراط سے گزرے گی۔ تو میدان حشر میں اعلان ہوگا۔ نظریں جھکا لو فاطمہؓ پُل صراط پر آ رہی ہیں۔

حضرت فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اے علیؓ جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہوگا۔

عُتبہ بن ابی وقاص کا آنحضرتؐ پر حملہ:

سعد بن ابی وقاص کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے موقع پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک پتھر پھینکا۔ جس سے نیچے کا دندان مبارک شہید اور نیچے کا لب زخمی ہوا۔ سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں جس قدر اپنے بھائی کے قتل کا دشمن اور خواہش مند رہا اتنا کسی کے قتل کا دشمن اور خواہش مند نہیں ہوا۔

حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ کا حضورؐ پُر نور کو سہارا دینا:

آپؐ کے جسم مبارک پر چونکہ دو آہنی زرہوں کا بھی بوجھ تھا اِس لئے آنحضرتؐ ایک گڑھے میں گر گئے جو کہ ابو عامر فاسق نے مسلمانوں کے لئے بنایا تھا حضرت علیؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت طلحہؓ نے کمر تھام کر سہارا دیا۔ تب آپ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا جو شخص زمین پر چلتے پھرتے زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہؓ کو دیکھ لے۔

عبداللہ بن قمیہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ:

عبداللہ بن قمیہ نے جو قریش کا مشہور پہلوان تھا آپؐ پر اِس زور سے حملہ کیا کہ رخسار مبارک پر زخم ہوا اور خود کے حلقے رخسار مبارک میں گھس گئے اور عبداللہ بن شہاب زہری نے پتھر مار کر پیشانی مبارک کو زخمی کیا۔

چہرہ انور پر جب خون بہنے لگا تو ابو سعید خودری کے والد ماجد مالک بن سنانؓ نے تمام خون چوس کر چہرہ انور کو صاف کر دیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تجھ کو جہنم کی آگ ہرگز نہ لگے گی معجم طبرانی میں ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ ابن قمیہ نے آپ کو زخمی کرنے کے بعد یہ کہا کہ میں ابن قمیہ ہوں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل و خورا اور ہلاک اور برباد کرے۔ چند روز نہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک پہاڑی بکرا مسلط کیا۔ جس نے اپنے سینگوں سے ابن قمیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

آپؐ کا مشرکین پر اظہار افسوس:

حضرت انسؓ راوی ہیں کہ اُحد کے دن رسول اللہؐ اپنے چہرہ انور سے خون پونچھتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے۔ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلود کیا اور وُہ ان کو ان کے پروردگار کی طرف بلاتا ہے۔

عذاب:

جہنم چھوٹا عذاب ہے۔ سب سے بڑا عذاب اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہو جانا ہے۔

سلوک:

قیامت کے دن سب سے پہلے میاں اور بیوی کا سلوک تولا جائے گا۔

اچھا خاوند وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے اور اچھی بیوی وہ ہے جو اپنے خاوند سے اچھا سلوک کرے۔

ابوسفیان کی آواز اور حضرت عمرؓ کا جواب:

قریش نے جب واپسی کا ارادہ کیا۔ تو ابوسفیان نے پہاڑ پر چڑھ کر یہ پکارا۔ کیا تم لوگوں میں محمدؐ زندہ ہیں آپؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دے اسی طرح ابوسفیان نے تین (۳) بار آواز دی مگر جواب نہ ملا۔

بعد ازاں یہ آواز دی کیا تم لوگوں میں ابوبکرؓ صدیق زندہ ہیں آپؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دے اِس سوال کو بھی تین بار کہہ کر خاموش ہو گیا۔ اور پھر یہ آواز دی کیا تم میں عمر بنؓ خطاب زندہ ہیں۔ اس فقرہ کو تین مرتبہ دُہرایا۔

مگر جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ اپنے ساتھیوں سے خوش ہو کہ اُس نے یہ کہا۔ بہرحال یہ سب قتل ہو گئے ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب

دیتے۔ حضرت عمرؓ تاب نہ لا سکے اور بلند آواز سے کہا اے اللہ کے دُشمن خدا کی قسم تو نے بالکل غلط کہا تیرے رنج وغم کا سامان اللہ نے باقی رکھ چھوڑا ہے۔ بعد ازاں ابوسفیان نے (وطن اور قوم کے ایک بت کا نعرہ لگایا اور یہ کہا۔)

اے ھبل تو بلند ہو اے ھبل تیرا دین بلند ہو۔

رسول اللہؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اِس کے جواب میں یہ کہو اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور بلند اور بزرگ اور برتر ہے۔ پھر ابوسفیان نے یہ کہا۔

ہمارے پاس عُزّیٰ تمہارے پاس عُزّیٰ نہیں یعنی ہم کو عزت حاصل ہوئی۔

رسول اللہ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ جواب دو۔

اللہ ہمارا آقا اور والی معین اور مددگار ہے۔ تمہارا والی نہیں۔ یعنی عزت صرف اللہ سبحانہ سے متعلق میں ہے۔ عُزّیٰ کے تعلق میں عزت نہیں بلکہ ذلّت ہے۔

ابوسفیان نے کہا:

یہ دن بدر کے دن کا جواب ہے لہٰذا ہم اور تم برابر ہوگے اور لڑائی ڈولوں کے مانند ہے۔ کبھی اُوپر اور کبھی نیچے یہ صحیح بخاری کی روایت ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا۔ ہم اَور تم برابر نہیں اور ہمارے مقتول جنت میں ہیں اور تمہارے قاتل ومقتول جہنم میں ہیں۔

بعد ازاں ابوسفیان نے حضرت عمرؓ کو آواز دی اے عمرؓ میرے قریب آؤ۔

آپؐ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ جاؤ اور دیکھو کیا کہتا ہے حضرت عمرؓ اس کے پاس گے تو ابوسفیان نے کہا اے عمرؓ تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں سچ بتاؤ کہ ہم نے محمدؐ کو قتل کیا ہے؟

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

اللہ کی قسم ہرگز نہیں اور البتہ تحقیق وہ تیرے کلام کو اس وقت سن رہے ہیں۔

ابوسفیان نے کہا:

تم میرے نزدیک ابن قمیہ سے زیادہ سچے اور نیک ہو بعد ازاں ابوسفیان نے کہا:۔

ہمارے آدمیوں کے ہاتھ سے تمہارے قاتلوں کی بے حرمتی ہوئی۔ اللہ کی قسم میں اس فعل سے نہ راضی ہوں اور نہ ناراض ہوں۔ نہ میں نے منع کیا اور نہ میں نے حکم دیا۔ اور چلتے وقت للکار کر یہ کہا سال آئندہ بدر پر تم سے لڑائی کا وعدہ ہے۔ رسول اللہ نے کسی کو یہ حکم دیا کہ کہہ دیں ہاں ہمارا اور تمہارا یہ وعدہ ہے۔ انشاء اللہ۔

ابوسفیان نے یہ کہا تھا کہ جب تک یہ تینوں زندہ ہیں تو اللہ کی قسم ان کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

محمدؐ......ابوبکرؓ......عمرؓ......

مشرکین کی واپسی کے بعد مسلمانوں کی عورتیں خبر لینے اور حال معلوم کرنے کی غرض سے مدینہ سے نکلیں۔ حضرت فاطمہؓ نے آ کر دیکھا کہ آپ کا چہرہ انور مبارک سے خون جاری ہے۔

حضرت علیؓ پانی لے کر آئے فاطمہؓ دھوتی جاتی تھیں۔

لیکن خون کسی طرح نہیں تھمتا تھا۔ جب دیکھا خون بڑھتا ہی جاتا ہے تو ایک چٹائی کا ٹکڑا لے کر جلایا اور اُس کی راکھ زخم میں بھری تب خون بند ہوا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیماری میں دوا کرنا جائز ہے۔

قریش کا مسلمانوں کی لاشوں کی بے حرمتی کرنا:

اور مشرکیں نے مسلمانوں کی لاشوں کی بے حرمتی کرنا شروع کی یعنی

ناک اور کان کاٹے پیٹ چاک اور اعضاء وتناسل قطع کیئے۔

عورتیں بھی مردوں کے ساتھ اس کام میں شریک رہیں ہندہ نے جس کا باپ عتبہ جنگ بدر میں حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ اُس نے حضرت حمزہؓ کی بے حرمتی کی پیٹ اور سینہ چاک کر کے جگر نکالا اور چبایا لیکن حلق سے نہ اُتر سکا۔ اِس لئے اس کو اُگل دیا اور اس خوشی میں وحشی کو اپنا زیور اُتار کر دیا اور جن مسلمانوں کے ناک اور کان کاٹے گئے تھے۔ اُن کا ہار بنا کر گلے میں ڈالا۔

آپؐ کے قتل کی غلط خبر کا مشہور ہونا:

جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ نصیبِ دشمناں رسولؐ اللہ قتل ہوگئے۔ تو بعض مسلمان ہمت ہار کر بیٹھ گئے اور یہ بولے کہ رسول اللہ تو شہید ہوگئے اب بڑھ کر کیا کریں تو انسؓ بن مالک کے چچا حضرت انسؓ بن نضیر نے یہ کہا اے لوگو! اگر محمدؐ قتل ہوگئے تو محمدؐ کا رب تو قتل نہیں ہوگیا۔

جس چیز پر آپؐ نے جہاد وقتال کیا اِسی پر تم بھی جہاد وقتال کرو اور اس پر مر جاؤ۔ رسولؐ اللہ کے بعد زندہ رہ کر کیا کروگے۔ یہ کہہ کر دشمنوں کی فوج میں گھس گے اور مقابلہ کیا۔ یہاں تک شہید ہوگئے۔

متروکاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

آپؐ کی تمام زندگی درویشانہ اور فقیرانہ تھی۔ دو دو مہینہ تک گھر میں چولہا نہیں چلتا تھا۔ پانی اور کھجور پر گزر تھا۔ کچے حجروں میں زندگی بسر فرماتے تھے۔ آپؐ کمبل پوش تھے اور بوریے اور ٹاٹ پر بیٹھتے تھے آپؐ کے پاس کیا رکھا تھا کہ جو وفات کے بعد وارثوں کے لئے چھوڑ جاتے۔

حضرت عمرو بن حارث جو اُم المومنین جویریہؓ کے بھائی تھے فرماتے ہیں۔

آپؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ باندی اور نہ کوئی شئے۔

مگر ایک سفید خچر اور ہتھیار اور کچھ زمین جس کو اپنی زندگی میں مسلمانوں کے لئے صدقہ (وقف) کر گئے تھے۔

مہمان:

جنتی جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہے ہوں گے۔ ایک جنتی اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا۔ کہ اے اللہ دنیا میں میں نے آپ کو بن دیکھے سجدے کیئے۔ اب میں نے آپ کو دیکھ لیا ہے۔ اب مجھے آپ از جات فرمائے تاکہ میں آپ کو ایک سجدہ کر لوں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے میرے بندے اب تو میرا مہمان ہے۔ اب میرے ہاتھوں سے کھا پی موج لے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مہمان کو ایک سجدے کی مشقت نہیں دی۔

میرے دوستو آپ کے ہاں اگر کوئی مہمان آئے تو اُس کی ایسی عزت کرو کہ وہ باغ باغ ہو جائے۔

پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا مہمان کو جلدی کھانا کھلاؤ تاکہ تم جنت کے وارث بن جاؤ۔

حضرت فاطمہؓ کا رونا اور ہنسنا:

اِسی بیماری میں آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور سرگوشی کی تو حضرت فاطمہؓ رو پڑیں اِس کے بعد کچھ اور سرگوشی کی تو ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے آپؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ سے اِس کا سبب

دریافت کیا۔ تو یہ کہا کہ اوّل آپؐ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ جبرئیلؑ مجھ سے ہر سال رمضان میں قرآن کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے اس سال دو مرتبہ کیا۔ میرا خیال ہے کہ اسی بیماری میں میری وفات ہوگی۔ یہ سن کر میں رو پڑی۔

بعد ازاں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے گھر والوں میں تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی۔ چنانچہ چھ ماہ بعد ہی حضرت فاطمہؓ دنیاء فانی سے رحلت فرما گئیں۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دوسری بار یہ فرمایا کہ تو بہشت کی تمام عورتوں کی سردار ہوگی۔ آپؐ کا معمول تھا کہ جب آپؐ سفر میں جاتے تو سب سے اخیر میں حضرت فاطمہؓ سے ملتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ کے پاس جاتے۔

حیاء:

آپؐ اکیلے کھانا نوش فرما رہے تھے کہ ایک بداخلاق عورت آپؐ کے پاس سے گزری اُس نے آپؐ کو طنزاً مذاق کیا کہ کیسے نبیؐ ہیں کہ اکیلے کھانا کھا رہے ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ آ تو بھی کھانا کھا لے وہ آئی اور آپؐ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ تو آپؐ نے کہا لے کھا وہ کہنے لگی وہ جو آپؐ کے مُنہ میں ہے وہ کھلاؤ۔ آپؐ نے اپنے مُنہ سے لُقمہ نکالا اور اپنے دستِ مبارک سے اُسے دیا تو کیا ہوا کہ آپؐ کا وہ لُقمہ اُس کے پیٹ میں جب گیا تو اُس کی ایک دم حالت ہی بدل گئی۔

اُسی وقت اُس نے کلمہ پڑھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کو ایسی حیاء والی عورت بنایا کہ سارے مدینہ میں اِس جیسی حیاء والی کوئی عورت نہ تھی۔

کپڑے کا جوڑا:

ایک صحابیؓ نے ایک عدد کپڑے کا جوڑا خریدا تو آپؐ کی خدمت میں لے کر آیا اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کتنے کا خریدا تو اُس صحابیؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ۲۷ عدد اُونٹ دے کر یہ ایک کپڑے کا جوڑا خریدا ہے۔ اُس وقت ایک اُونٹ کی قیمت ۲۰۰۰ روپے تھی تو ۵۴۰۰۰ روپے کا یہ کپڑے کا جوڑا ہوا۔

آپؐ نے اس کپڑے کے جوڑے کو پہنا اور پھر اُس جوڑے کو اُتار دیا۔ تاکہ میری اُمت کے مالداروں کو گنجائش دی تاکہ وہ قیمتی کپڑے بھی پہن سکیں۔

اخلاق:

آپؐ پانی پی رہے تھے کہ ایک صحابیؓ نے آ کر عرض کیا کہ یارسول اللہؐ تھوڑا سا پانی چھوڑ دینا آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا کرنا ہے۔ اُس صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ اپنے باپ کو پلانا ہے تاکہ وہ ایمان لے آئے۔ آپؐ نے وہ بچا ہوا پانی اُس صحابیؓ کو دیا۔ وہ صحابی پانی لے کر اپنے باپ کے پاس گیا اور کہا کہ ابا جان آپ یہ پانی پی لیں اُس نے پوچھا یہ کیا ہے۔ صحابیؓ نے کہا کہ یہ حضورؐ کا بچا ہوا پانی ہے۔ اُس کے باپ نے کہا کسی کا پیشاب لے آؤ وہ میں پی لوں گا۔ یہ اُن کا بچا ہوا پانی نہیں پیوں گا۔ اُس صحابیؓ کو بڑا غصہ آیا اُس صحابیؓ نے حضورؐ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپؐ مجھے اجازت فرما دیں اس کا سر کاٹ دوں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ نہیں یہ تیرا باپ ہے۔ اس کی آپ خدمت کرو۔ آپؐ کے اخلاق پر میں قربان جاؤ کہ آپؐ نے صحابیؓ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ خدمت کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت عمرؓ رات اور دن کو کیوں نہیں سوتے تھے:

حضرت عمر بنؓ خطاب کا بھی یہی حال تھا آپ ؐ کا سونے کا کوئی وقت نہیں تھا۔ بس وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ لیتے تھے۔ ان سے عرض کیا گیا۔

اے امیر المومنین آپؓ سوتے کیوں نہیں ہیں؟

فرمایا کیسے سوؤں؟ اگر دن کو سوؤں تو لوگوں کے حقوق ضائع کرتا ہوں اور اگر رات کو سوؤں تو اللہ تعالیٰ سے اپنے نصیب کو ضائع کرتا ہوں۔

دنیا ہمارا امتحان ہے   عبادت ہماری پہچان ہے

دعوت ہمارا کام ہے

توبہ کرنے والوں کیلئے تین انعام:

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

(۱) توبہ کرنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے سے کستوری کی خوشبو پھوٹے گی۔

(۲) توبہ کرنے والے جنت کے دستر خوان پر آ کے کھانا کھائیں گے۔

(۳) توبہ کرنے والے عرش کے سایہ میں رہیں گے جب کہ بہت سے لوگ حساب کتاب کی سختی میں ہوں گئے۔

دُعا:

(۱) یا اللہ دشمنوں کی دشمنی سے بچا:

(۲) جادوگروں کی جادوگری سے بچا۔

(۳) بدنظروں کی بدنظری سے بچا۔

(۴) حسد کرنے والوں کی حسد سے بچا

(۵) ساری دنیا کے مسلمانوں کو دین پر کھڑا فرما۔

(۶) اور ساری دنیا کے کافروں کو ایمان کی دولت سے سرفراز فرما۔

نسخہ مفیدہ:

(۱) گری بادام ۱۱ عدد چھلکا اُتار کر

(۲) شہد خالص اچھوٹی چمچی   (۳) کالی مرچ ۳ عدد

صبح کی نماز کے بعد کھا لے اُس کے بعد اُوپر سے دودھ پتی کا ایک عدد کپ پی لے۔

فائدہ:

گھٹنوں کے درد کے لیئے شرطیہ علاج ہے۔ بحکم اللہ تعالیٰ طبیعت ہلکی پھلکی اور ہشاش بشاش رہے گی۔

نظر کو تیز کریگی   جوڑوں کے لئے مفید ہے۔

کتاب قمر الاسلام:

یا اللہ جو بھائی بھی یہ کتاب قمر الاسلام لے اُس کو یہ کتاب پڑھنے کی توفیق عطا فرما آگے بیان کرنے کی توفیق عطا فرما اور اللہ کے راستے میں نکل کر وقت لگانے کی توفیق عطا فرما اور اس کو دُور سے دُور کے لئے قبول فرما۔

یا اللہ یہ کتاب صرف صِرف حضورؐ کی اُمت کے فائدے (آمین ثم آمین) کے لئے لکھی گئی ہے۔ اگر اس میں کوئی کمی ہو تو معاف فرما۔

دُعا کرنے والی اُٹھ گئی ہے:

والدہ کی وفات کے بعد جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے تو اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتے کہ اے موسیٰؑ اب تو سنبھل کر آیا کر کیونکہ تیرے پیچھے سے اب دعا کرنے والی اُٹھ گئی ہے۔ (ماں)

غرق کیا:

کسی کو غرق کیا اور کسی کو زمین دھنسایا اور کسی پر آسمان سے پتھر برسائے اور کسی پر زلزلہ بھیجا کسی پر تند ہوا مسلط کی اور کوئی بندر اور سور بنایا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فتوے کے مالک تھے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بڑے مشہور صحابہ میں ہیں اور ان صحابہؓ میں شمار ہیں جو فتوے کے مالک تھے۔ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہوگے تھے اور حبشہ کی ہجرت بھی کی تھی تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے ہیں اور مخصوص خادم تھے۔

جوتے والے۔ تکیہ والے۔ وضو کے پانی والے مشہور تھے کیونکہ حضورؐ کی تمام خدمتیں اکثر ان کے سُپرد رہتی تھیں حضورؐ کے ان کے بارے میں یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر میں کسی کو بغیر مشورہ امیر بناؤں تو عبداللہ بن مسعودؓ کو بناؤں۔ حضورؐ کا یہ بھی ارشاد تھا کہ تمہیں ہر وقت حاضری کی اجازت ہے۔ حضورؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف بالکل ایسی طرح پڑھنا ہو جس طریقہ سے اُترا ہے۔ تو عبداللہ بن مسعودؓ کے طریقہ کے موافق پڑھے۔ حضورؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ابن مسعودؓ جو حدیث تم سے بیان کریں اِس کو سچ سمجھو۔

ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب یمن سے آئے تو ایک زمانہ تک ابن مسعودؓ کو اہل بیت میں سے سمجھتے رہے۔ اس لئے کہ اتنی کثرت سے ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت حضورؐ کے گھر میں تھی۔ جیسی گھر کے آدمیوں کی ہوتی ہے۔

آپ کا ارشاد ہے کہ جو میری طرف سے جھوٹ نقل کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

ہدایت:

ہدایت اور ضلالت، سعادت اور شقاوت کا فرق کون سمجھاتا۔ معاش اور معاد اور دین اور دنیا فقیری اور درویشی، اور حکمرانی اور عدل عمرانی کی راہیں ہم کو کون سمجھاتا مسجد کے بوریے پر بیٹھ کر کیسے حکومت کی جاسکتی ہے۔ اور قیصر و کسریٰ کا تختہ کیسے الٹا جاسکتا ہے مسجد کا امام بھی اور امیر مملکت بھی ہو اور شیخ طریقت بھی اور مسجد کے صحن میں قیصر و کسریٰ کے خزانے مسلمانوں میں تقسیم کرتا ہو۔ یہ امر سوائے حضرات انبیاء علیہم السلام کے کوئی نہیں بتلاسکتا۔

ہماری ناقص عقلیں بغیر نور نبوت کی رہنمائی اور ہدایت کے بالکل معطل اور بے کار ہیں۔ یہ اندھی اور لُولی لنگڑی عقل ہے۔

آپ کی بددُعا:

عتیبہ بن ابولہب نے آپؐ کی بیٹی کو طلاق دی اور حضورؐ کی خدمت اقدس میں آکر نہایت گستاخی بے ادبی اور نامناسب الفاظ بھی زبان سے نکالے۔ حضورؐ نے بددُعا دی کہ یا اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اِس پر مسلط فرما۔ ابو طالب اس وقت موجود تھے۔ باوجود مسلمان نہ ہونے کے سہم گئے۔ اور کہا کہ اس کی بددُعا سے تجھے خلاصی نہیں۔ چنانچہ عتیبہ ایک مرتبہ شام کے سفر میں جا رہا تھا۔ اِس کا باپ ابولہب باوجود ساری عداوت اور دشمنی کے کہنے لگا کہ مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بددُعا کی فکر ہے۔ قافلہ کے سب لوگ ہماری خبر رکھیں۔ ایک منزل پر پہنچے وہاں شیر زیادہ تھے۔ رات کو تمام قافلے کا سامان ایک

جگہ جمع کیا اور اس کا ٹیلہ سا بنا کر اس پر عتیبہ کو سلایا اور قافلہ کے تمام آدمی چاروں طرف سوئے۔ رات کو ایک شیر آیا اور اُس نے سب کے مُنہ سونگھے۔ اِس کے بعد شیر نے ایک چھلانگ لگائی اور اِس ٹیلے پر پہنچ کر عتیبہ کا سر بدن سے جُدا کر دیا۔ اِس نے ایک آواز دی مگر ساتھ ہی کام تمام ہو چُکا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو میرے کسی ولی کو ستائے میری طرف سے اِس کو جنگ کا اعلان ہے۔

خریداروں میں نام ہوگا:

ایک بڑھیا یوسف علیہ السلام کو خریدنے کیلئے جا رہی تھی دھاگے کی ایک اَٹی لے کر کسی نے کہا بی بڑھیا وہاں تو یوسفؑ کو خریدنے کیلئے ہیرا جوہرات کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ تجھے اس کچے دھاگے کی اٹی سے کون خریدنے دے گا۔ بڑھیا نے جواب دیا تمہارا کہنا ٹھیک ہے۔ لیکن کل قیامت کے دن۔ جب یوسفؑ کے خریداروں کا شمار ہوگا تو میرا نام بھی یوسفؑ کے خریداروں میں شمار ہوگا۔

آگ بجھانے والوں میں نام ہوگا:

جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو بلبل اپنی چونچ میں پانی بھر بھر کر لاتی اور آگ کو بجھانے کی کوشش کرتی تھی۔ کسی نے بلبل سے کہا کہ بی چڑیا اتنا آگ کا آتش کدہ تیری چونچ کے پانی سے کس طرح بجھ سکتا ہے۔ چڑیا نے جواب دیا یہ تو میں بھی جانتی ہوں مگر جب قیامت کے دن آگ بجھانے والوں کا شمار ہوگا تو میرا نام بھی آگ بجھانے والوں میں شمار ہوگا۔

دو سنتیں افضل:

آپ ﷺ کی تمام سنتوں میں دو سنتیں سب سے زیادہ افضل ہیں۔

(۱) اخلاق اچھے کر لو۔ (۲) معاف کرنا سیکھ لو۔

ضمانت:

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ دو چیزوں کی آپ مجھے ضمانت دیں دیں تو میں آپ کو اللہ تعالیٰ سے جنت لے دوں گا۔

(۱) زبان کی (۲) شرم گاہ کی

آپ ﷺ کی آمد:

محبوب دو عالم فخر دو عالمؐ شانِ دو عالمؐ پیغمبر ہدایت پیغمبر رحمت کی صحیح سیرت اللہ تعالیٰ ہمیں گاؤں گاؤں قریہ قریہ بستی بستی میں حضورؐ کی غلامی میں پہچانے کی توفیق عطا فرمائے اور عرش سے لے کر فرش تک چار دانگ عالم میں جب آقائے نامدار آیا مدینے کا تاجدار آیا محبوب رب غفار آیا تو موسم بہار آیا۔ خدا کی خدائی میں بہار آئی بیواؤں کو بتا دو کہ اب تمہارے سر پر دوپٹہ رکھنے والا محمدؐ عربی آ گیا۔ یتیموں کو کہہ دو کہ تمہارے آنسو پوچھنے والا پیغمبر آ چکا ہے۔ روتے ہوؤں کو کہو کہ تمہیں ہنسانے والا آ گیا۔ اجڑے ہوؤں کو بسانے والا آ گیا جہنم سے بچانے والا جنت کے راستے پر چلانے والا مصطفیٰ آ گیا ہے۔

ظلمت مٹی تھی اور روشن ہو گیا جہاں
ایسی شمع جلائی محمد رسول نے
بھٹکا ہوا انسان تھا دوزخ کو جا رہا
جنت کی راہ دیکھائی محمد رسول نے

نبوت کی ابتداء آدم سے ہوئی اور کملی والے پر ختم ہوئی:

سیّدہ آمنہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوئے تو میں بکریوں کو آگے ہانکتی تھی۔ لیکن بکریاں میری پشت کے پیچھے آ کر کھڑی ہوجاتی تھیں میں کافی مارتی اور ہانکتی تھی بکریاں میرے آگے نہیں چلتی تھیں بلکہ میرے پیچھے چلتی تھیں گویا بکریاں کہتی ہونگی اے آمنہ اللہ کی قسم تیرے شکم اطہر میں تمام نبیوں کا سردار ہے ہم تیرے آگے نہیں چلیں گی۔ بلکہ ہم زیارت کرتی ہوئی تیرے پیچھے چلیں گی بکریاں بھی ادب کرتی تھیں۔ سیّدہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ میں سڑک پر چلتی تھی تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ موم پر پاؤں رکھتی ہوں۔ جب کنویں پر پانی لینے کیلئے جاتی تو بغیر ڈول و رسی کے پانی خود بخود کنوئیں کی منڈھیر پر آ جاتا تھا۔ آمنہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ جب پانی کا گھڑا اُٹھانے کا ارادہ کرتی تھی تو فرشتے مٹکا اُٹھا کر میرے سر پر رکھ دیتے تھے۔

جنابہ سیّدہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ جب میں باہر جنگل کی طرف نکلی تھی تو تمام حجر و شجر نباتات و جمادات درندے پرندے تمام مبارک باد دیتے تھے اور چاروں طرف لا الہ الا اللہ کی آواز آتی تھی آپ کی والدہ محترمہ سیّدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جب رسول عربی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے تو تمام بت اُوندھے مُنہ گر پڑے اور سب نے بآواز بلند کلمہ پڑھا۔

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ قیصر و کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے لے گر گئے۔ فارس کا ہزاروں سال کا آتش کدہ بجھ گیا اور قیصر و کسریٰ کے محلوں میں زلزلہ آ گیا اور کعبۃ اللہ خوشی میں جھوم رہا تھا تمام حجر و شجر تمام درندے

پرندے تمام نباتات و جمادات زمین آسمان عرش و کُرسی لوح و قلم چاند و سورج اور ستارے تمام اُٹھارہ ہزار مخلوق آمد کی خوشیاں منا رہی تھی۔ عجب عالم تھا سیّدہ آمنہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریمؐ اس دنیا میں تشریف لائے اُس رات میرا گھر روشن تھا تمام گلیاں روشن اور تمام مکان روشن تھے حتیٰ کہ ملک شام کے محلوں کو میں نے دیکھا۔

صرف ایک ہی پھول اور آخری پھول تھا جو اُمّتِ محمدؐ کو عطا کر دیا گیا۔ لیکن آنحضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تمام پھولوں کی صفتوں کا گلدستہ تھے۔

میرے محبوب مدنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں آدم سے لے کر عیسیٰؑ تک سب میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔ سارے رسول پیالے لے کر میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ سب کو حوض کوثر کا پانی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پلاؤں گا۔

حضورؐ آئے تو عورتوں کو مقام ملا۔ حضور آئے تو ماں کے قدموں کے نیچے جنت ملی حضورؐ آئے تو بزدل بہادر بن گئے۔ حضورؐ آئے تو لوگ نمازی بن گئے۔ قرآن اچھا پڑھا تو قاری بن گئے۔ کعبے کو دیکھا تو حاجی بن گئے بلالؓ حبشی غلام سیدنا جوتے سمیت جنت کا وارث بن گیا۔

(محمدؐ کے شہر کی کھجوریں ختم نہیں ہوں گی۔)

روز حشر کو پینا ہے دست نبی سے جام
اُن کے پلانے اُمت کے پینے کی خیر ہو

عشق نبی میں جو مرے مرنے کی خیر ہو
حُب نبی میں جو جئیں جینے کی خیر ہو

حصے میں تیرے آئی ہے نعت نبی حکیم
نسبتِ نبی سے عمر بھر جینے کی خیر ہو

اللہ کا خوف:

ہماری اماں عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ اللہ کا خوف مجھ پر ایسا تھا۔ کہ فرمایا کرتیں کہ کاش میں درخت ہی ہوجاتی کہ تبلیغ کرتی رہتی اور کوئی آخرت کا مطالبہ مجھ سے نہ ہوتا کاش میں پتھر ہوتی۔ کاش میں مٹی کا ڈھیلہ ہوتی۔ کاش میں پیدا ہی نہ ہوتی۔ کاش میں درخت کا پتہ ہوتی۔ کاش میں کوئی گھاس ہوتی۔

میری ضرورت کا دن:

میری ضرورت کا دن وہ ہے جس دن میں قبر کے گڑھے میں اکیلا ڈال دیا جاؤنگا۔ وہ دن میری ضرورت اور احتیاج کا ہے۔

مال کے اندر تین حصہ دار ہیں۔ ایک تقدیر جو مال کے لے جانے میں کسی چیز کا انتظار نہیں کرتی اچھا برا ہر قسم کا لے جاتی ہے۔ دوسرا وارث جو اس کے انتظار میں ہے تو مرے تو وہ لے لے اور تیسرا حصہ دار تُو خود ہے۔

اس کا مال صرف وہ ہے جو کھالیا اور ختم کردیا یا پہن لیا اور پرانا کردیا یا اللہ کے راستہ میں خرچ کردیا اور اپنے لیئے خزانہ میں جمع کردیا۔ اور جو آگے بھیج دیا جائے۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس وقت عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل کا سر کاٹنا چاہا اُس وقت ابوجہل نے کہا اے عبداللہ تم اپنے محمدؐ سے کہہ دو کہ جب سے میں

اس کو دشمن جانتا ہوں تب ہی سے یہی بولتا ہوں کہ محمدؐ رسول اللہ کا رسول نہیں۔

پس قیامت کے دن حشر کے میدان حضرت بلال حبشی نماز کے لئے اذان دیں گے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَسُوْلُ اللّٰه

یہ سن کر ابوجہل وہاں بھی بولے گا۔

محمد اللہ کا رسول نہیں۔

اولادِ آدمؑ دوزخ میں:

ایک روز حضرت نوحؑ نے پوچھا شیطان ابلیس ملعون سے کون سا فعل ہے کہ جس کے کرنے سے اولاد آدم دوزخ میں جائے گی۔ وہ بولا کہ چار چیزیں ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) حسد کرنے سے (۲) حرص کرنے سے
(۳) تکبر کرنے سے (۴) بخل کرنے سے

(۱) حضرت نوحؑ نے اس کی وجہ اس سے پوچھی۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے ستر ۷۰ ہزار سال اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا ور اس کی عبادت بجالایا۔ جب آدم کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور اس کو سجدہ کرنے کے لئے سب فرشتوں کو حکم دیا۔ سب فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا۔ تو میں نے حسد کیا۔ اس لیئے میں سزاوار لعنت کا ہوا۔

(۲) دوسری یہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ارشاد فرمایا کہ تو نے آدم کو سجدہ کیوں نہیں کیا۔ اِس وقت پھر میں نے تکبر کیا اور کہا میں اِس سے بہتر

ہوں کیونکہ تو نے آدم کو بنایا خاک سے اور مجھ کو بنایا نار سے اس لیئے اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ سے مردود کیا۔

(۳) اور تیسری وجہ یہ ہے کہ حرص ہوئی آدمؑ کو گیہوں کھانے کی کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا تا کہ وہ ہمیشہ بہشت میں رہیں اور میں نے ان کو گیہوں کھلایا اِس لیئے وہ بہشت سے نکالے گئے۔

(۴) اور چوتھے بخل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بخیلوں پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔اور وہ ہرگز جنت میں نہ جائیں گے۔

بہشت سے نکال دیا:

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اے جبرائیلؑ ان پانچوں کو بہشت سے نکال کر دنیا میں بھیج دو۔

(۱) آدمؑ (۲) حوا (۳) شیطان (۴) سانپ (۵) مور

بہشت میں چار چیزیں نہیں۔ بھوک، پیاس، سردی، دھوپ

اسلام پھیلا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمرؓ بن خطاب کو ایک سواری ملے گی عمرؓ بن خطاب سواری پر سوار ہو کر سارے میدان محشر کا چکر لگائیں گے تو تمام لوگوں کو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں عمرؓ بن خطاب جن کی وجہ سے اسلام میں ترقی ہوئی اور اسلام پھیلا۔

ایمان عمر سے پہلے عبادت چھپ کہ ہوتی تھی
ایمان عمر سے گویا کہ تھا اب اذن عام آیا
تو اصحاب نبی سے پیار کر یہ تجھ پہ لازم ہے
فرشتے کہیں گے تجھ کو صحابہ کا غلام آیا

پانچ عورتوں کی پاکی اور بزرگی:

ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ عورتوں کی پاکی اور بزرگی بیان فرمائی۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں

(۲) مریم بنت عمران (۳) خدیجۃ الکبریٰؓ

(۴) حضرت فاطمۃؓ (۵) بی بی آسیہ رضی اللہ عنہم

یہ سب صالحہ تھیں

اللہ کا حکم ہے:

حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے باپ ابراہیم خلیل اللہ سے عرض کی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کس کام کے سبب سے نبوت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تین سبب سے مجھے نبوت سے اللہ تعالیٰ نے نوازا۔

(۱) اوّل میں نے کبھی بھی روزی کا غم نہیں کیا کہ میں کل کیا کھاؤں گا۔

(۲) اور دوسرا بغیر مہمان کے کھانے کو نہیں کھایا اور

(۳) تیسرا یہ کہ جب کوئی کام دنیا وآخرت کا آپڑتا تو پہلے آخرت کا کام کرتا پیچھے دنیا کا کرتا۔ یہ تین کام کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو خلافت ونبوت و کرامت بخشی خلیل اللہ کیسے بنے۔

گلے پر چھری چلا کر:

(۱) بیٹا ملا تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔

(۲) مال ملا تو مہمانوں پر قربان یعنی کھلایا

(۳) جان ملی تو اللہ تعالیٰ پر قربان کر کے آگ میں کود پڑا۔

خالص شہد کے فائدے:

شہد کیمیائے صحت مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ دل، دماغ، معدہ جگر کو تقویت بخش کر حرارت غریزی میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ جگر میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے جسم میں وافر مقدار میں خون پیدا کرتا ہے۔ بلغمی امراض مثلاً فالج، لقوہ رعشہ، استرخاء میں بہت نافع ہے۔ گردے کی پتھری کو توڑتا ہے۔ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مصفی خون ہے۔ رنگ کو نکھار کر حسن میں نئی رعنائی پیدا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ دل کے جملہ امراض کے لئے مفید ہے علاوہ ازیں جذام، جیران جلن، کھانسی، خفقان، پیاس، فساد خون، پاگل پن ہچکی، دمہ، پسلی کے درد، امراض چشم۔ قبض کیلئے انتہائی مفید ہے۔ شہد امراض زنانہ، مردانہ میں نہایت موثر ہے۔

ٹھنڈے پانی کے ایک گلاس میں دو چمچ شہد ملا کر پینے سے اچھی نیند آتی ہے۔ جسم کی گرمی دور ہوتی ہے۔ دماغ کو فرحت ملتی ہے۔ اگر تازہ زخم پر شہد کا پھایہ رکھ دیا جائے تو زخم جلد بھر جاتے ہیں۔ جلی ہوئی جگہ پر شہد کا لیپ بڑا مفید ہے۔ سفید پیاز کا پانی شہد میں ملا کر پینے سے تولید منی بڑھ جاتی ہے۔ شہد کی سلائی آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں میں چمک پیدا ہوتی ہے۔ اور آنکھوں کے امراض دور ہوتے ہیں پانی کے گلاس میں لیمو اور شہد ملا کر پینے سے سارے جسم کی صفائی کے ساتھ رنگ نکھر جاتی ہے۔ شہد السر میں بہت مفید ہے۔ دماغ کی تقویت اور جھریوں سے نجات کیلئے غذا میں دودھ، مکھن شہد کا

استعمال بہت فائدہ مند ہے۔ کینسر کے مریض کیلئے روزانہ ایک چمچ شہد فائدہ مند ہے۔ اِس کے علاوہ شہد فشل ماسک اور بینڈ لوشن کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

صحبت کا اثر پڑتا ہے:

جو شخص متقیوں کے پاس رہتا ہے اس کے اُوپر غیر محسوس طریقہ سے تقویٰ کا اثر پڑتا ہے اور جو فاسقوں کے پاس رہتا ہے۔ اس کے اوپر فسق کا اثر ہوتا ہے۔ اِسی وجہ سے بُری صحبت سے روکا جاتا ہے۔ آدمی تو درکنار جانوروں تک کے اثرات پاس رہنے سے آتے ہیں (۱) حضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ فخر اور بڑائی اونٹ اور گھوڑے والوں میں ہوتی ہے اور عاجزی بکری والوں میں ہوتی ہے۔

(۲) حضورؐ کا ارشاد ہے کہ صالح آدمی کے پاس بیٹھنے والوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مشک والے کے پاس بیٹھا ہے کہ اگر مشک نہ بھی ملے تب بھی اس کی خوشبو سے دماغ کو فرحت ہوگی اور بُرے ساتھی کی مثال آگ کی بھٹی والے کی سی ہے۔ کہ اگر چنگاری نہ بھی پڑے تو دھواں تو کہیں گیا ہی نہیں۔

صحبتِ صالح تُرا صالح کُند
صحبتِ طالع تُرا تالع کُند

اللہ کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰؑ زمین پر عصا مار عصا مارا تو پھٹ کر دریا نکلا پھر حکم ہوا دریا پر عصا مار جب مارا تو اُس کے اندر سے ایک پتھر سیاہ ظاہر ہوا پھر حکم ہوا اس پتھر پر عصا مار جب عصا مارا تو وہ پتھر بھی دو ٹکڑے ہو گیا اِس

میں سے ایک کیڑا نکلا وہ کیڑا اپنے منہ میں گھاس لے کر اللہ کا ذکر کرتا ہوا تسبیح پڑھ رہا تھا۔

یُسبح لِلّٰہِ مَافِی السموات وَمَا فی الارض

یعنی زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی آواز:

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو ایسی خوش الحانی آواز عطا فرمائی تھی۔ کہ جب وہ اپنی آسمانی کتاب زبور کو پڑھتے تو اِن کی خوش الحانی سے بہتا پانی بھی تھم جاتا تھا۔ چرند وپرند جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہو کر سنتے تھے اور پھر سن کے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ اور درختوں کی پتیاں بھی زرد ہو جاتی تھیں اور پتھر موم کی مانند ہو جاتے تھے اور بڑے بڑے پہاڑ جنبش میں آ جاتے تھے۔

زبور پڑھتے وقت حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز تقریباً چالیس فرسنگ تک پہنچتی تھی اس آواز سے کافر لوگ بے ہوش اور مردہ ہو جاتے تھے۔ یہ درحقیقت ان کی نبوت کا معجزہ تھا اور دوسرا معجزہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کی انگلیوں میں ایسی تاب اور گرمی دی تھی کہ لوہا ان کے ہاتھ میں آتے ہیں موم کی طرح پگل جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے سکھائی کاریگری داؤد علیہ السلام کو داؤد علیہ السلام زرہ بنایا کرتے تھے۔

ایک زرہ اُس وقت چار سو درہم میں فروخت ہوتی تھی اور ان کا یہ معمول تھا۔ کہ وہ دو سو درہم درویشوں اور محتاجوں کو دیتے تھے اور ایک سو درہم اپنے خویش واقارب کو دیتے اور ایک سو درہم اپنی عبادت کے لیئے اپنی غذا میں

صرف کر دیتے تھے اور اپنے جملہ اوقات کو بھی تین طرح پر تقسیم کیا تھا۔ اور وہ طریقہ کار یہ تھا۔ کہ چند روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور چند روز لوگوں کا انصاف کرتے تھے۔ اور چند روز اپنے کام میں مصروف رہتے تھے۔

یہ ان کی زندگی کا معلوم بن چکا تھا۔

حضرت سلمانؑ کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا:

خود حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زنبیل سیتے اور پھر اُس کو بیچتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے جَو کو پیس کر آٹا بناتے اور پھر اسی کی روٹی پکاتے اور ہر شام کو بیت المقدس میں جا کر مسلمان روزہ دار اور درویش غریبوں کو ساتھ لے کر کھاتے تھے اور اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔ اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتے رہتے تھے اور کہتے تھے کہ یا الٰہی میں درویشوں کے ساتھ بھی شامل ہوں اور بادشاہوں کے ساتھ بھی بادشاہ ہوں اور پیغمبروں میں بھی ایک پیغمبر ہوں اے میرے مالک میں تیری نعمتوں کا کہاں تک شکر ادا کروں اس کی ادائیگی کی مجھ مین طاقت نہیں ہے۔ فقط

نافرمان:

آپؐ جب معراج پر گئے تو آپؐ نے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ آگ کے جنگل میں قید ہے اور آگ اِن کو سختی سے جلاتی ہے اور تمام بدن میں زخم مانند جذام کے ہیں۔ آپؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبرائیلؑ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی ہے اور کھانے پینے اور رہنے کے مکان کے واسطے ان کو تکلیف دی اور اپنے ماں باپ سے بے

ادبی کرتے تھے ناشائستہ گفتگو کرتے تھے۔

ہیرے قیمتی نے میاں قدر کرلے کی فائدہ خاک رُلایاں دہ
ہوگئے گم تے فیر نیں ہتھ اونے کی فائدہ فیر پچھتائیاں ؎

روح کا قبض کرنا:

آپؑ نے ارشاد فرمایا اے عزرائیلؑ حقیقت میں روح کیا ہے بیان کرو وہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا کہ روح کیا چیز ہے۔ لیکن وقت قبض کے ایک بوجھ سا میری ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے پھر آپؐ نے پوچھا کہ تمہارے چار منہ ہونے کی کیا وجہ ہے۔ کہا عزرائیلؑ نے یارسول اللہ سامنے کا مُنہ جو ہے نور سے ہے۔ ان سے میں مومنوں کی روح قبض کرتا ہوں اور داہنی طرف کا جو مُنہ ہے وہ غصہ سے ہے۔ اِس سے میں گنہگاروں کی جان قبض کرتا ہوں اور بائیں کا مُنہ جو ہے وہ قہر سے ہے اس سے میں منافقوں کی روح قبض کرتا ہوں اور جو پیچھے کا مُنہ ہے وہ دوزخ کی آگ سے ہے اِس سے میں مشرکوں اور کافروں کی روح قبض کرتا ہوں۔

آپؐ کا معجزہ:

ایک روایت میں ہے۔ کہ مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تین مہینے کی راہ کا سفر ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو قدم میں وہاں پہنچے۔ یہ آپؐ کو معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔

بدعات:

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور اُنہوں نے مجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ تو کچھ بھی نہ ہوا تو میں نے ان کو ہوائے نفس یعنی بدعات سے ہلاک کیا اور وہ اپنے کو ہدایت پر سمجھتے رہے ہوائے نفس سے ہلاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ناحق کو حق سمجھنے لگے اور جو دل میں آجائے اُسی کو دین اور مذہب بنالے۔

لیکن جب کسی ناجائز کام کو وہ عبادت سمجھتا ہے۔ تو اِس سے توبہ کیوں کرے اور کیوں اس کو چھوڑے بلکہ دن بدن اس میں ترقی کرے گا یہی مطلب ہے شیطان کے اس کہنے کا کہ میں نے گناہوں میں مبتلا کیا لیکن ذکر اذکار توبہ استغفار سے وہ مجھے دِق کرتے رہے تو میں نے ایسے جال میں پھانس دیا کہ اِس سے نکل ہی نہیں سکتے۔

نیکی برباد گناہ لازم:

ایک روایت ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ میں نے اُمت محمدیہ کے سامنے گناہوں کو زیب و زینت کے ساتھ پیش کیا مگر اِن کے استغفار نے میری کمر توڑ دی تو میں نے ایسے گناہ اِن کے پاس پیش کیئے جن کو وہ گناہ ہی نہیں سمجھتے کہ ان سے استغفار کریں اور وہ ہوائے نفس یعنی بدعات ہیں کہ وہ اِن کو دین سمجھ کر کرتے ہیں۔

شرک:

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا اگر تو چھ باتوں پر عمل کرے تو

بہت بڑا دانا ہے۔

(۱) دنیا کے لئے اتنی محنت کر جتنا تجھے دنیا میں رہنا ہے۔

(۲) آخرت کے لئے اتنی محنت کر جتنا وہاں رہنا ہے۔

(۳) گناہ اتنا کر جتنا تجھ میں عذاب سہنے کی طاقت ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈر جتنا تو اُس کا محتاج ہے۔

(۵) صرف اُس ذات سے مانگ جو کسی دوسرے کا محتاج نہیں۔

(۶) شرک نہ کرنا یہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

پتّل کدی نئی بندا سونا پاویں جڑیئے لال نگینے
بلھے شاہ باج توحید نجات نئیں ہونی پاویں مریئے وچ مدینے

خلوص نیت:

اللہ کی رضامندی کے لئے کھجور کا ایک دانہ بے شمار ثواب کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن اخلاص کے بغیر پہاڑوں سونا خرچ کر دیا جائے تو وہ نہ صرف یہ کہ کوئی ثواب نہیں بلکہ اُلٹا گناہ اور پکڑ کا ذریعہ ہوتا ہے۔

کلام بلھے شاہ:

راتی جاگ بزرگ کہاوئیں راتیں جاگن کُتے تیں تھیں اُتے
ساری رات دا جاگا کُٹ دے دِنے جاڑاں وچ سوتے تیں تھیں اُتے
در مالک دہ مول نیں چھڈ دے
پاوئیں سو سو مارئیے جُتے تیں تھیں اُتے
بُلھے شاہ کر رب نوں راضی نئیں تے بازی لے گئے کُتے تیں تھیں اُتے

جنت میں داخل اور جہنم سے دُور:

حضرت مُعاذؓ نے حضورؐ سے عرض کیا۔ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے۔ جو جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دُور رکھے۔ حضورؐ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی اور وُہ بہت آسان چیز ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ) آسان کر دے اور وُہ یہ ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی اخلاص سے عبادت کرو۔

(۲) کسی کو اِس کا شریک نہ بناؤ۔

(۳) نماز کو قائم کرو۔

(۴) زکوۃ ادا کرتے رہو۔

(۵) رمضان المبارک کے روزے رکھو۔

(۶) اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں خیر کے دروازے بتاؤں۔

(۱) روزہ ڈھال ہے۔

(۲) صدقہ خطاؤں کو بجھا دیتا ہے۔

سب کا سر اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

اللہ کی لعنت:

آپؐ کا ارشاد ہے۔ کہ میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کا اقتدار کیا کرو۔

ایک حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں۔ جس کا اتباع کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میرے صحابہؓ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے اچھا نہیں ہوسکتا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص میرے صحابہؓ کو اَذیّت دے اُس نے مجھ کو اَذِیّت دی اور جس نے مجھ کو اَذیّت دی اُس نے اللہ کو اَذیّت دی اور جو شخص اللہ کو اَذیّت دیتا ہے قریب ہے کہ پکڑ میں آ جائے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہؓ کو گالیاں نہ دیا کرو۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص صحابہؓ کو گالیاں دے اُس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام آدمیوں کی لعنت نہ اُس کا فرض مقبول ہے نہ نفل۔

☆☆☆